

جنونِ قلب



از: سجاد قریشی

جنونِ قلب

سجل قریشی

مکمل ناول

ہو خادس خان "وہ بڑے زودو شور سے بول
"ہا ہمیشہ کی طرح اور جیتوں گا بھی ہمیشہ کی طرح "وہ بھی کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا

آخر کار بائیر دیس ختم ہوئی اور خادس خان نے جیت
خاویل کی تھی

"شازل کہاں جا رہے ہو " وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ شاہد صاحب نے اسے روکا

وہ ان کہی طرف متوجہ ہوا "زمینوں کا کچھ کام ہے دادا جی "

"اچھا جلدی واپس آ جانا "

خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

"خیریت"

"ارے آج میری بچیاں آرہی ہیں " وہ خوشی سے بولے

"دادا جان میں نے کون سا آپ کی بچیوں کو اٹھا کر لانا ہے "

"شازل " ان کو غصہ آیا

"اچھا آ جاؤں گا " کہ کر باہر نکل گیا شازل بلا کا ہینڈ سم اور خوبصورت لڑکا تھا اور اس کی سر میسی آنکھیں اسے اور دلکش بناتی تھی

یہ شاہد صاحب کی خویلی کا منظر تھا جن کے تین بیٹے تھے اور ایک بیٹی

وہاب خان دوسرے صادق خان اور تیسری بیٹی تھی جس کا نام زرنش خان نام تھا

وہاب صاحب کے دو بچے تھے نورالعیین وہاب خان اور دانش خان

اور صادق صاحب کی ایک ہی اولاد تھی شازل خان زرنش کا پہلا بیٹا خارس تھا دوسری بیٹی ابیہ تھی

سب سے چھوٹے بیٹے عمر کی پہلی بیٹی حیاتھی اور دوسرا بیٹے کا نام احمد تھا

وہاب صاحب کو نوکری ملنے کے باعث وہ اپنے بچوں کو لے کر کچھ سال پہلا اسلام آباد شفٹ ہو گئے تھے لیکن

بد قسمتی سے ان کا اپنے بیٹے کے ساتھ کاد ایکسیڈنٹ ہوا جس کے باعث وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے

صادق صاحب بھی بیماری کے باعث اس دنیا میں نہیں رہے

"حیا وہ دیکھو کبوتر وہ زخمی ہے بھائی آپ گاڑی روکے"

"عینا میری بات " پر وہ گاڑی سے نکل سے چکی تھی

وہ جا کے اس زخمی کبوتر کو دیکھنے لگ اور پریشان ہو کر اس کو دیکھنے لگی

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اسی وقت شازل کی نظر اس پر پڑی اور وہ اسی کو دیکھتا رہا کتنے وقت وہ اسی کو دیکھتا رہا وہ سفید

فراک پہنے آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی
کیونکہ وہ بہت سالوں بعد آ رہی تھی اس لیے شازل اسے
پہچان نہیں سکا

"کیا ہوا شازل کو ہی تھا وہاں کس کو دیکھ رہے ہو " داہم نے پاس آتے پوچھا

"نہیں کوئی نہیں تھا چلو واپس دادا جان کا حکم تھا کہ گھر جلدی آ جانا"

"ارے جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ سب " شاہد صاحب کا تو خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا اسی وقت ان کی

نظر اپنی شہزادیوں پر پڑی

"دادا جان" پہلے حیا بولی اور نورالعین تو ابھی تک دروازے پر ہی کھڑی سب دیکھ رہی تھی کیونکہ ساتھ سال کی تھی جب یہاں سے گئی تھی اور آج واپس آہی

تھی وہ بھی شاہد صاحب اور حیا کے بہت بار کہنے کے بعد شاہد صاحب حیا سے مل چکے تو نورالعین کی طرف دیکھا اور اس کی طرف بڑھ کر اسے گلے لگایا

"کیسا ہے میرا بچہ"

(4)

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں"

میں تمہارے سامنے ہوں بیٹا "کہتے ساتھ ہی آنکھوں میں آنسو آگے کیونکہ نورالعین کی شکل بالکل اپنے باپ جیسی تھی

"چلو اندر چلو" ان کے بعد وہ دونوں باری باری سب سے ملی

"کیا ہوا عینا بیٹا" کوثر نے آ کے پوچھا (حیا کی ماں)

"کچھ نہیں چچی" شاید اس کی آنکھیں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی

شازل کچھ دیر جب گھر آیا تو اس ک نظر حیا پہ پر پڑی وہ اس کے قریب آیا

"اسلام علیکم کیسی ہو حیا"

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں شازل بھابی"

"پڑھائی کیسی گئی"

"ٹھیک تھی"

"چلو تم بھیسٹو میں دادا جان سے مل کر آتا ہوں" کہتے ساتھ ہی وہاں سے چلا گیا تھا شازل بہت ہی خاموش طبعی انسان تھا باپ ک موت کے بعد کم عمر میں ہی ساری ذمہ داری سھنمبال لی تھی بس جتنی بھی بات ہو اپنے دوست داہم کے ساتھ تھی

(5)

کوثر کیچن میں کھانا بنا رہی تھی تبھی نورالعین کیچن میں داخل ہوئی "ارے عینا بیٹا تم کیوں آ گی جاو جا کر باہر بیٹھ جاو اتنا لمبا سفر تھا"

"ارے نہیں چچی جان میں ٹھیک ہوں آپ کیا بنا رہی ہیں بڑی اچھی خوشبو آ رہی ہے " اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"بریانی بنائی ہے تمہیں پسند ہے نا " اس نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور نورالعین کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ پریشان ہوئی

"ارے کیا ہوا عینا " انھوں نے اسے گلے لگاتے کہا

"چچی ماما"

"ایسے نہیں روتے بیٹا میں بھی تو تمہاری ماں ہوں نا"

اس نے بھی روتے ہوئے سر ہلایا

پانچھ مہینے پہلے جب نورالعین کے بھائی اور باپ کا ایکسڈنٹ ہوا تو عینا کی ماں یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکی اور اب تک قومہ میں ہیں

ماما ماما باہر سے خیاک آواز پر وہ دونوں ہوش میں آہی

"ایک تو یہ لڑکی اب پتا نہیں کیا ہوا ہے اسے میں ذرا دیکھ کر آتی ہوں" وہ کہہ کے چلی گئی

وہ بھی باہر جانے کے لیے پلٹی تھی کہ سامنے سے آتے شازل کے ساتھ بری طرح ٹکراہی اور ابھی گرتی ہی کہ

شازل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اب بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا جو گر جانے کے خوف سے ابھی تک آنکھیں بند کیے ہوئے تھی شازل ابھی تک اسے دیکھ رہا تھا

(6)

یہ یہاں کیا کر رہی ہے اس نے دل میں سوچا کیونکہ جب سے اس نے اسے دیکھا تھا وہ اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا اور وہ خود بھی خیران تھا کہ وہ کیوں سوچ رہا ہے

"تم ٹھیک ہو" اس نے اسے سیدھا کرتے ہوئے کہا

"جی" وہ اس سے کچھ دور ہو کے بولی اس نے اسے پہچان لیا تھا کیونکہ حیا اسے شازل کی تصویریں دیکھاتی رہتی تھی

"تم یہاں میرا مطلب تم کون"

"شازل بھائی آپ عینا کو کیسے نہیں پہچان سکتے "

باہر سے آتے حیا نے بولا اور نورالعیین اب تک شازل کو دیکھ رہی تھی ایک منٹ کے لیے شازل اس کی نیلی جھیل جیسی آنکھوں میں کھوسا گیا نورالعیین کی آنکھیں اپنی ماں پر گئی تھی آنکھوں میں نمی آگئی تھی کیا وہ اسے بھول گیا تھا اتنی جلدی

"نور" وہ حیا کی بات سمجھ کے بولا اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا وہ باہر چلی گئی آنکھوں میں آنسو لیے اور وہ اس کو جاتے دیکھتا رہا

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آہی اور رونے حیا بھی اس کے پیچھے آہی اور اس کو چپ کروانے لگی وہ دونوں بچپن سے ہر وقت ساتھ رہتی تھی دونوں دوستوں سے بڑھ کر بہنیں تھی یہی وجہ تھی کہ حیا اسلام آباد میں اس کے ساتھ ہی پڑھ رہی تھی

"عینا میری جان تم کیوں رو رہی ہو چپ ہو جاو " وہ اس کے آنسو صاف کرتے بولی

(7)

"حیا وہ مجھے سچ میں بھول گئے ہیں کیا " وہ اس کی طرف آس سے دیکھ رہی تھی کہ یہ نہیں بول دے

"یار تم چھ سات سال کی تھی جب یہاں سے گئی تھی ان کو پتا بھی نہیں تھا اسی لیے شاید اب چپ ہو جاو کسینے دیکھ لیا تو نجانے کیا کیا سوچے گا "

"تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو آو کھانا کھا لو " وہ دونوں باتیں کر رہی تھی تبھی کوثر نے آ کے بولا لاور کہہ کر واپس چلی گئی

"چلو اور اب خبر دار جو تم روی ویسے بھی میری دوست لڑتے ہوئے ہی اچھی لگتی ے " اس نے اس ک طرف ایک انگلی اٹھا کر کہا

کیا کہا تم نے میں نہیں لڑتی تم لڑائی کرتی ہو وہ آنسو صاف کرتے ہوئے یک دم متوجہ ہو کر بولی

"ہاں میری ماں میں سب کچھ کرتی ہوں اب چلو نہیں تو میرے پیٹ میں چوہے بچارے خودکشی کر لے گے" وہ کہتی اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گئی

"ڈرامہ باز" وہ بھی اس کے ساتھ چلی گئی

اس کے بعد سب نے کھانا کھایا نورالعین نے ایک دفعہ بھی شازل کی طرف نہیں دیکھا تھا اور شازل نے یہ بات نوٹ بھی کی تھی

شام کے وقت حیا اور نورالعین باہر لون میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب اندر کسی کی آواز دینے پر اندر چلی گئی شازل اپنے کام سے باہر جا رہا تھا کہ اس کی نظر نورالعین پر پڑی اس سے پہلے وہ اس کے پاس جاتا باہر سے آتے خارس کو اس کے پاس جاتے دیکھا

(8)

"ہائے بیوٹیفول لیڈی اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو آپ نورالعین وہاب ہیں " وہ بہت شوق لہجے میں بولا

"جی آپ کا اندازہ بالکل ٹھیک ہے پر میں نے آپ کو پہچانا نہیں" اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

"نور یار تم نے مجھے نہیں پہچانا میں خارس ہوں"

"او اچھا کیسے ہیں آپ " ان دونوں کو ایسے باتیں کرتے دیکھ اور خارس کے منہ سے نور سنتے شازل کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئی بچپن میں حویلی میں بس شازل ہی نورالعین کو نور کہا کرتا تھا باقی سب میں سے کوئی عینا تو کوئی نورالعین کہا کرتے اور حارث کی عادات ک وجہ سے وہ ویسے ہی شازل کو پسند نہیں تھا

"کچھ جلنے ک سمیل آرہی ہے شازل " پیچھے سے داہم کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا

"تجھے میرے خیال میں پٹنا ہے میرے ہاتھوں "

"آج صبح تم نورالعین کو ہی دیکھ رہے تھے نا" اس نے شازل کے سر پر بومب پھوڑا شازل اس کی بات سنتے ہی اس کی طرف پلٹا

"تمہیں کیسے " شازل نے نا سمجھی سے پوچھا

"دیکھ لیا تھا " داہم بولا

"تجھے پتا تھا نہ کہ وہ نور ہے " اس سے پہلے شازل کچھ اور بولتا داہم نو دو گیارہ ہونا بہتر سمجھا

(9)

صبح کی اذانوں سے نورالعین کی آنکھ کھلی اور معمول ک مطابق پہلے اس نے حیا کو جگایا اور وظو کرنے چلی گئی ان دونوں کو ساتھ سونے کی عادت تھی اس لیے ایک ہی کمرہ شیر کیا دونوں نے ساتھ ہی نماز آدا کی

کچھ دیر بعد سب نے اگٹے ناشتہ کیا

"نور بیٹا " وہ اپنے کمرے میں جاری تھی کہ کوثر کی آواز سے رکی

جی چچی جان " نورالعین نے ان کی طرف دیکھتے کہا

یہ کافی ذرا باہر شازل کو دیے او

"میں چچی ----- وہ میں " اس کو بہانہ بنانے کے لیے کوئی اچھی بات نہیں ملی

"ہاں تم کیوں کوئی مسئلہ ہے " کوثر نے پوچھا

"نہیں مسئلہ کیا ہو گا " اس نے کافی کا مگ پکڑا اور باہر جانے لگی دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے لون میں بیٹھے شازل کو دیکھا سفیدٹی شرٹ کے ساتھ کالی پینٹ پہنے نہایت خوبصورت لگ رہا تھا نورالعین پہلے کچھ دیر اسے دیکھتی رہی اور پھر آہستہ آہستہ چلتے اس ک پاس پہنچی

"یہ چچی نے آپ کے لیے دی ہے" اس نے کافی کاگ میز پر رکھتے کہا اور واپس جانے کے لیے دوسری طرف منہ کیا ہی تھا کہ شازل کی آواز سے پیر وہی فریز کر لیے

"رکو" اس نے شازل کی طرف نہیں دیکھا پر وہی پر کھڑی رہی

"بیٹھ جاو" شازل نے کہا اور وہ بیٹھ گئی

"کل تم کیچن سے ایسے کیوں چلی گئی تھی کوئی بات بھی نہیں کی" شازل نے اس کی طرف دیکھتے کہا

(10)

"میں کیا بات کرتی آپ نے تو مجھے پہچانا ہی نہیں" اس نے سچ بولا

شازل اس کی بات پر مسکرایا "اتنے سالوں کے بعد اوگی تو یہی ہو گا نہ حیا کے ساتھ چھٹیاں منانے آ جاتی"

"میں ماما کی وجہ سے نہیں آتی تھی آپ کو تو پتا ہے ان ک حالت کے بارے میں "کہتے ہوئے آنکھوں میں آنسو آئے

"میں جانتا ہوں پر ایک دو دن ہی آ جایا کرتی دادا جان کو میں نے تمہاری یاد میں روتے دیکھا
ے "نورالعین شازل ک باتیں سر نیچے کیے سنتی رہی کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی
پھر نورالعین بولی

"آپ کو میری یاد نہیں آتی تھی "اس نے کچھ سوچتے پوچھا

"وہ دیکھ رہی ہو "شازل نے دور بنے بڑے سے پنجرے کی طرف اشارہ کرتے کہا جس میں
مختلف رنگوں کے آسٹریلین طوطے تھے

"یہ میں نے خود بنوایا تھا کیونکہ یہ تمہیں بہت پسند ہیں ان کو میں جب بھی دیکھتا تھا مجھے
تمہاری یاد آتی تھی "

"بس انھی کو دیکھ کر "نورالعین اس کی بات سن کے مسکرائی اور پھر بولی

"نہیں جب کسی گلاس والی بچی کو دیکھتا تھا تب بھی "

"آپ مجھے چڑائے مت اب میں گلاس نہیں پہنتی دیکھے "اس نے اپنی آنکھیں اسے دیکھتے

بولا جبکہ وہ اس کی حرکت پر گہرا مسکرایا اور پھر اٹھتے بولا

"میں تو تمہیں اب بھی چشمش ہی بلاؤں گا "

نورالعین نے اس کی بات سنتے برا سا منہ بنایا واپس جاتے جاتے سنازل ک قدم رکے اور پھر نور کی آنکھوں میں دیکھتے کہا

(11)

"تمہیں نور کہنے کا حق صرف میرے پاس ہے اب اگر کوئی اور کہتا ہے تو اسے تم خود منع کرو گی
"کہتے ہی وہاں سے چلا گیا اور نورالعین اسے نا سمجھی سے جاتا دیکھتی رہ

دو دن گزر گئے تھے اور ان دونوں کی کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی یہ اس وقت رات کا عالم تھا نورالعین شاہد صاحب کے کمرے میں ان کو دوائی دینے جا رہی تھی اس نے دروازہ کھٹکھٹایا

"آ جاؤ کون ہے" آندر سے آواز آئی

"میں ہوں دادا جان نورالعین نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان کی طرف جانی لگی

"ارے عینا بیٹا آؤ" شاہد صاحب اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے

"آپ نے آج دواہی لی ہے" نورالعین نے پوچھا

"نہیں یاد ہی نہیں رہتی بیٹا پہلے شازل روز کھیلاتا تھا اور اب تمہیں یاد رہتا ہے"

نورالعین آگے بڑھی اور دراز سے دوائی نکال ک شاہد صاحب ے ہاتھ میں رکھی اور پانی کا گلاس پکڑایا

"یہ لے جلدی سے لے لیں میں نے نماز نہیں پڑھی سوچا پہلے آپ کو دوائی دیے اوں"

"عینا مجھے تمہاری یہ عادت بہت پسند ہے تم نماز باقاعدگ سے پڑھتی ہو میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کتنی ہی مشکل کیوں نہ آجائے نماز نہیں چھوڑنی اور اللہ سے ہمیشہ دعا مانگتے رہنا"

شاہد صاحب نے کہا تو نورالعین مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی

"دادا جان میں نے اور حیا نے ایک دو چیزیں لینے باہر جانا تھا" شاہد صاحب متوجہ ہوئے

"شازل تو آج کل بہت مصروف ہوتا ہے چلو صبح حارث اے گا تو اسے بول دوں گا وہ لے جائے گا"

(12)

"ٹھیک ہے" نورالعین نے کہا اور اجازت لیتے ہوئے باہر چلی گئی

اگلا دن شام کے وقت شازل حویلی واپس آیا سیدھا کیچن میں داخل ہوا تو دیکھا سامنے مختلف قسم کے سنیکیس آئسکریم چاکلیٹس پڑی تھی اس نے آگ بڑھ کر آئسکریم نکالی اور کھانے لگا تبھی کوثر کیچن میں آہی

"چچی یہ سب کچھ کون لایا ہے" اس نے کوثر کو آتے ہوئے دیکھا تو پوچھا

"بیٹا حیا اور عینا گئی تھی وہ لے کر آئی ہیں ان کے علاوہ یہ بچوں والی چیزیں کون کھا سکتا ہے" اس کی بات سنتے شازل کے چہرے پر ایک مسکان آہی پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا

"کس کے ساتھ گئی تھی دونوں"

"حارث کے ساتھ" جبکہ یہ سنتے ہی شازل کے ہاتھ کھاتے کھاتے رکا اور کچھ کہے بغیر آئسکریم رکھ کر اپنے کمرے میں آیا اور بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا رات کے وقت وہ کھانے کی نیت سے باہر نکلتا سیڑھیوں کے پاس آیا کہ نیچے دیکھا تو نورالعین اور حارث دونوں صوفے پر

بیٹھے تھے اور حارث نورالعین کو اپنے فون میں کچھ دیکھا رہا تھا اور دونوں کافی ہنس رہے تھے جبکہ یہ دیکھتے ہی شازل نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بنا لی اور غصے سے انھیں گھورنے لگا اور اسی طرح نیچے آیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا

"عینا بیٹا آ جاو کھانے کے لیے حارث تم بھی آ جاو" کوثر کی آواز دینے پر وہ دونوں چلے گئے اور اس بار شاید وہ دکھی ہوا کے وہ نورالعین کو اس کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا

(13)

کھانا کھانے کے بعد سب اپنے کمرے میں چلے گئے رات کے وقت شازل کیچن میں آیا تو نورالعین اپنے لیے کافی بنا رہی تھی وہ بھی اسی غرض سے ہی وہاں آیا تھا

"آپ یہاں کچھ چاہیے تھا" اس نے شازل کو دیکھا تو پوچھا

"وہ میں اپنے لیے کافی بنانے آیا تھا"

"میں بنا دیتی ہوں ویسے بھی میں اپنے لیے بنا رہی تھی " شازل نے سر ہاں میں ہلایا اور وہی پیچھے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا

"آج کہ بعد اگر تم نے باہر جانا ہو گا تو صرف مجھے بولو گی " کچھ دیر بعد بولا

"جی " نورالعین نے بھی حامی بھری اور اور اپنے کام میں مگن ہو گئی اور اب کچھ دیر بعد نورالعین بولی

" آج آپ مجھے کھانا کھاتے ہوئے گھور کیوں رہے تھے "

"اپنی حرکتیں درست کرو تو نہیں گھوروں گا "

"میں نے کیا کیا " وہ معصومیت سے بولی

"ہر کسی کے ساتھ فری نہیں ہوا کرتے" اس نے نورالعین کے ہاتھ سے کافی کا مگ پکڑتے ہوئے کہا نورالعین اپنا مگ اٹھا کے جانے لگی تھی کہ شازل بولا

"بیٹھ جاو کچھ دیر یہیں پر یا میرے ساتھ بیٹھنا تمہیں پسند نہیں" شازل کی باتیں نورالعین ک سر کے اوپر سے گزر رہی تھی

"ایسی کوئی بات نہیں ہے" نورالعین نے کہا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئی دونوں نے کافی پیتے بہت ساری باتیں کی اور پھر اپنے اپنے کمرے میں سونے چلے گئے

(14)

حیا صبح صبح لون میں آہی تو دیکھا نورالعین سامنے ہی ٹہل رہی تھی وہ اس کے پاس پہنچی

"کیا کر رہی ہو اکیلے ادھر" حیا نے پوچھا

"کچھ نہیں ابھی فروہ کی کال آئی ہوئی تھی" فروہ ان دونوں کے ساتھ کالج میں پڑھتی تھی پر وہ حیا کو اتنی پسند نہیں تھی نورالعین نے کہا تو حیا نے منہ بنایا

"مجھے سمجھ نہیں آتا تم اس سے جیلس کیوں ہوتی ہو کیا تمہیں نہیں پتا کہ میری زندگی میں تمہاری کیا اہمیت ہے " نورالعین نے حیا بنا ہوا منہ دیکھا تو بولی

"میں جانتی ہوں پر جتنا پیار تم مجھ سے کرتی ہو میں اس سے زیادہ تم سے محبت کرتی ہوں اچھا "

اس نے جتلاتے ہوئے کہا

"اچھا کتنا " نورالعین نے پوچھا

"اتنی کے تمہارے لیے اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کروں گی " حیا نے کہا تو نورالعین کی آنکھوں میں آنسو آگے

"عینا ای ایم سوری یار " حیا نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"تم نے یہ بات کیوں کی پہلے بابا اور بھائی چھوڑ کے چلے گئے اور اب تم یہ مرنے کی باتیں کر رہی ہو"

"اچھا سوری اب نہیں کرتی نہ" اس نے اپنے کان پکڑتے کہا

"لیکن تم اب بھی اس فروہ سے زیادہ بات نہیں کرو گی کیونکہ بہت دکھ ہوتا ہے جب کوہی دوست نیا دوست ملنے اور بات کرنا ہی چھوڑ دیے" حیانے کہا

"او ہو آہی بڑی یہ ڈائلاگ مجھ پہ نہ جاؤ تمہیں میں کیوں چھوڑں گی تم تو میرا سب کچھ ہو میری بہن دوست اور کبھی کبھار ماما کا کردار بھی نبھاتی ہو" نورالعین نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا

(15)

"ہاں اب تم اپنا خیال نہیں رکھو گی تو یہی کروں گی نہ" حیانے کہا ان دونوں کی دوستی بہت گہری تھی ایک کو تکلیف پہنچتی تو دوسرے کی جان پہ بن آتی

نورالعین کو یہاں آئے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے اب وہ یہاں پر بور ہونے لگی تھی اور اب وہ اس بوریت کو ختم کرنے کے بارے میں سوچ رہی تھی پھر ایک دم سے اٹھی اور باہر جانے لگی شاید اسے راستہ مل گیا تھا وہ نیچے صوفے پر بیٹھے شازل کہ پاس پہنچی اور اس کے سامنے بیٹھ گئی وہ اپنے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا وہ آتو گئی تھی لیکن بات کرتے ہوئے ہچکچا رہی تھی کے آگے سے ڈانٹ ہی نہ دے شازل کافی دیر سے اسے نوٹ کر رہا تھا پھر آخر کار بولا

"کیا ہوا کوئی بات کرنی ہے"

"وہ" نورالعین کی نظریں اب بھی نیچے تھی

"کیا وہ" نورالعین ب بھی نہ بولی

"ادھر دیکھو میری طرف" شازل نے کہا تو نورالعین نے اس کی طرف دیکھا

"کیا ہوا ہے"

"وہ مجھے سمندر جانا ہے آپ نے خود ہی کہا تھا کہیں جانا ہو تو مجھے کہنا اب مجھے جانا ہے لے کر چلے " اس نے ایک ہی سانس میں ساری بات کر دی

"کہا تھا پر ابھی میں مصروف ہوں پھر کسی دن لے چلوں گا " شازل نے کہا تو نورالعین اداس ہو گئی

"آپ تو ہر وقت ہی مصروف ہوتے ہیں یہ نہیں کہ تھوڑا ٹائم ہمیں بھی دیں دے " نورالعین تیز تیز بول گئی پھر ایک دم یاد آئی کہ یہ کیا بول گئی جبکہ شازل اس کے انداز اور بات میں مسکرایا

"اچھا تو آپ کو میرا ٹائم چاہیے "

"آپ مجھے لے کے چلے گئے کہ نہیں " اس نے بات گھمانی چاہی

"نہیں نور فلحال مجھے کام ہے" جبکہ اس کے صاف انکار پر اسے غصہ آیا

"اچھا نہ لے کر جائیں میں حادث کے ساتھ چلی جاتی ہوں" اور جانے لگی جبکہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے شازل نے غصے سے اس کی کلاہی پکڑ لی اور بولا

(16)

"خبردار تم کسی اور کے ساتھ کہیں بھی گئی تو" اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہی

"آپ کیا چاہتے ہیں نہ آپ مجھے لے کر جائیں گے اور نہ میں کسی اور کے ساتھ جاؤں آپ"

"جاو بلا لاو اپنی دوست کو لے چلتا ہوں" شازل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا وہ بھی ان دونوں کی دوستی سے واقف تھا اسے بھی پتا تھا کہ وہ حیا کہ بغیر کہیں نہیں جاتی

"میرا بازو" نورالعین کی بات سنتے اس نے جلدی سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور نورالعین بھاگ گئی اور کمرے میں جا کر اس بازو کو مسکراتے ہوئے دیکھنے لگی حیا جو اسے نوٹ کر رہی تھی بولی

"او میڈم کیوں اکیلے اکیلے مسکرا رہی ہو" حیا کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں آہی اور اس کے پاس پہنچ کر بولی

"تم مجھے چھوڑو جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم سمندر جا رہے ہیں"

"اور کون لے کر جائے گا" اس نے دونوں بازو فولڈ کرتے ہوئے کہا

"شازل" نورالعین نے فوراً جواب دیا

"کیا اور شازل بھاہی مان گئے انھوں نے تمہیں غصہ بھی نہیں کیا" اسے یقین نہ آیا

"ہم"

"بڑی بات ہے"

"اتنے بھی غصے والے نہیں ہیں یار" نورالعین نے کہا

"ہاں ہاں آپ کو کیوں لگے گے وہ غصے والے" اس نے الماری میں سے کپڑے نکالتے ہوئے کہا

"اچھا بھئی اب تم نہ شروع ہو جانا" نورالعین نے کہا

(17)

کچھ دیر بعد وہ دونوں تیار ہو کے نیچے آہی نورالعین نے آسمانی نیلے رنگ کی لمبی فراک پہنی تھی اور ساتھ سفید جینز جبکہ حیا کا بس رنگ مختلف تھا وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جب شازل کی نظر نورالعین پر پڑی تو وہ اسے ہی دیکھتا رہ گیا اسے وہ اس لباس میں کوئی آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی وہ دونوں چلتی ہوئی اس کے پاس آگی پر وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جب حیا کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا

"شازل بھائی چلے" اس نے شازل کو کھویا ہوا دیکھا تو بولی

"ہاں آ جاو " شازل آگے چلتے ہوئے بولا

وہ دونوں گاڑی کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گئیں ان کو پیچھے بیٹھ دیکھتے شازل بولا

"میں تم دونوں کا ڈرائیور نہیں ہوں ایک کوئی آگے آ کے بیٹھو " شازل نے کہا تو نورالعین نے حیا کو اشارہ کیا کہ وہ جاہے حیا نے منع کیا لیکن نورالعین کے سامنے اس کی کہاں چلنے والی تھی سو آٹھ کے آگے چلی گئی شازل یہ سب شیشے سے دیکھ رہا تھا اور اسے اس بات پر غصہ آیا کہ نورالعین آگے نہیں آہی لیکن وہ ضبط کر گیا

سمندر جا کر حیا اور نورالعین نے بہت مزہ کیا اور شازل سامنے بیٹھے انھی کی حرکتوں کو دیکھتا تو کبھی دیکھ کر مسکراتا دن کو انھوں نے کھانا کھایا اور نورالعین کی خواہش پر بعد میں آسکریم کھاہی

واپس آئے تو دیکھا خاٹ شاید انھی کے انتظار میں بیٹھا تھا نورالعین اور حیا اس کی طرف بڑھنے لگی لیکن اس سے پہلے وہ اس کے پاس پہنچ کر کوئی بات کرتی شازل بولا

"نور مجھے کافی بنا کے کمرے میں دیے جاوا بھی " اس نے ابھی پر زور دیتے ہوئے کہا نورالعین کافی بنانے چلی گئی اور اس کے جاتے ہی شازل بھی چلا گیا

دو دن سے حیا کو بخار تھا اور نورالعین اس کا بہت خیال رکھ رہی تھی سب نے اسے بولا کہ ہسپتال چلے پر اس نے منع کر دیا وہ دونوں اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کہ کوثر بیگم کمرے میں آہی

(18)

"حیا کیسی طبعیت ہے اب " وہ حیا کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

"ٹھیک ہے ماما " اب وہ نورالعین کی طرف متوجہ ہوئی

"وہ دراصل عینا داہم کی کزن کی شادی ہے اور ان کی فیملی کے ساتھ ہمارا بھی اچھا تعلق ہے اب حیا تو نہیں جاسکتی اگر تم چلتی تو اچھا ہوتا "

"چچی اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے آپ نے کہا ہے تو میں ضرور چلوں گی پر حیا " اسے حیا کی واقع کافی پریشانی تھی

"عینا تم چلی جانا کل تک میں ویسے بھی کچھ بہتر ہو جاؤں گی "

"کب جانا ہے چچی " اس نے کوثر سے پوچھا

"کل دن کو "

"ٹھیک ہے میں چلوں گی " مسکراتے ہوئے کہا

اگلے دن سب تیار تھے اور داہم بھی آیا ہوا تھا نیچے کھڑے نورالعین اور کوثر کا انتظار ہو رہا تھا شازل اپنے موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا جب اس کی نظر سیڑھیوں سے آتی نورالعین پر پڑی اور اس کی نظر وہی رک گئی نورالعین نے کالے کلر کی میکسی پہن رکھی تھی جس پر کالے رنگ

کا ہی کام ہوا تھا بال کرل ہوئے تھے اور ہلکا سا میکاپ کیا ہوا تھا شازل کتنے ہی لمحے اس دیکھتا رہا نورالعین نے اسے دیکھا تو اس کے پاس اکر رکی اور پوچھا

"شازل میں کیسی لگ رہی ہوں" اس نے اپنی میکسی کو پکڑ کر گھومتے ہوئے کہا

"چڑیل لگ رہی ہو"

"کیا کہا میں سچ میں اچھی نہیں لگ رہی" وہ ایک رم دکھی ہو گئی

"ہاں ہاں چڑیا لگ رہی ہو اسی لیے لوگوں کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھی" پاس کھڑے داہم نے شازل کے کان میں بولا تو شازل نے اسے سخت نگاہ سے دیکھا

"ہاں تو اتنا تیار کون ہوتا ہے اور میکاپ" شازل نے نورالعین کو جواب دیا

"اتنا بھی نہیں کیا ویسے"

"ہاں عینا تمہیں تھوڑا تیار ہونا چاہیے تھا وہ کیا ہے نہ لوگوں کے جذبات قابو میں نہیں رہتے"
اس نے آدھی بات اونچی بولی جبکہ آدھی شازل کی کان میں بولتے ہی باہر نکل گیا دیکھ لوں
گا تجھے بھی شازل نے دل میں کہا

جبکہ حارث کی گاڑی کے ہاڑن پہ نورالعین باہر جانے لگی

"تم کہاں جا رہی ہو" اس کو باہر جاتے دیکھ بولا

"وہ حارث اور ابیہ بول رہے تھے کہ ہمارے ساتھ چلنا" نورالعین کی بات پر شازل کو عینا پر
بے تحاشہ غصہ آیا

"کوئی ضرورت نہیں ہے تم ہمارے ساتھ ہی جاو گی"

"لیکن" اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن شازل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"میں نے کہا نہ نہیں تو مطلب نہیں" شازل نے غصے سے بولا اور نورالعین نے نظریں نیچے جھکا لی وہ کہاں اس کے آگے کچھ بول سکتی تھی

"اور ہاں حیا نہیں جا رہی تو تم مجھے اکیلی کہیں گھومتی نظر نہ او سمجھی چچی کے ساتھ ہی رہنا" کہتے ساتھ ہی باہر نکل گیا

حویلی سے حارث کی گاڑی اور دوسری گاڑی شازل کی گاڑی نکلی شازل کی گاڑی میں شاہد صاحب کوثر بیگم اور نورالعین تھی اور حارث کی گاڑی میں ابیہ اور اس کے امی ابو دونوں گاڑیوں کے آگے اور پیچھے ایک ایک گاڑی گاڑ دس کی تھی وہاں پہنچے تو لون میں ہی بارات کے فنکشن کا انتظام کیا گیا تھا ان کا کافی اچھے سے استقبال کیا گیا تھا داہم کی امی سب خواتین کو اپنے ساتھ اندر لے گئی نورالعین اور ابیہ ساتھ ہی رہی اور ان کی کافی اچھی بات چیت ہوئی فنکشن ختم ہونے لگا تھا جب نورالعین واشروم کا کہہ کر اندر گئی شازل جسکو کافی دیر سے اس کی نور نظر نہیں آ رہی تھی اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اندر تک

آیا اور سامنے دیکھا تو نورالعین کافی پریشان دڑی سہمی سی باہر بھاگ کر ارہی تھی ڈوپٹہ ایک طرف لٹکا ہوا تھا

وہ نورالعین کو دیکھتے پریشانی سے اس کے قریب آیا جبکہ وہ اسے بغیر دیکھے باہر کو بھاگ رہی تھی کہ شازل نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے آگے کیا اور بولا

(20)

"کیا ہوا نور تم اتنی گھبراہی ہو ہی کیوں ہو" وہ کافی پریشانی سے بولا
نورالعین کی سانس پھولی ہو ہی تھی تو وہ اب بھی چپ تھی

"بولو یار تم کچھ بول رہی کیوں نہیں ہو کیا ہوا ہے" اس بار وہ اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا

"شازل وہ ---- وہ وہاں وہ لڑکا وہ اس نے" اس نے اوپر کی جانب اشارہ کرتے کہا

شازل اس کی آدھی بات سنتے ہی سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے اسی وقت اسے اوپر سے ایک لڑکا آتا دیکھا ہی دیا اور اس کو دیکھتے ہی شازل نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی گردن اور ماتھے کی رگیں پھول

چکی تھی اور آنکھوں میں اتنی وحشت اتر آہی کہ سامنے والے کو بھسم کر دیتی اس نے ایک ہاتھ سے نورالعین کو بازو سے پکڑ کر اپنے پیچھے کیا اور خود اس کی طرف بڑھنے لگا اور لڑکے کو جا کر ناک پر زوردار پیچ مارا اس کے ناک سے بری طرح خون نکلنے لگا نورالعین یہ سب دیکھ کر بہت خوفزدہ ہو گئی

"شازل بس کر دے وہ ---- وہ مر جائے گا" وہ شازل کے پاس پہنچ کر اس کو پیچھے کھینچنے ہوئے بولی

"اس کی ہمت کیسے ہوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی دیکھو تمہاری بازو سے خون نکل رہا ہے" اس نے اپنی بازو کی طرف دیکھا جہاں سے چوڑیاں ٹوٹنے کی وجہ سے خون نکل رہا تھا اتنی دیر میں دائم وہاں پر آیا اور اسے پیچھے کیا ابھی بھی اس کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا کہ اچانک وہ نورالعین کی جانب مڑا اور فکر مندی سے اس کی بازو پکڑ کر دیکھنے لگا اور داہم کی طرف دیکھا تو وہ اس کا اشارہ سمجھتے ہی فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا گیا وہ واپس آیا تو شازل نے نورالعین کو صوفے پر بیٹھا کر اس کے ہاتھ میں پٹی کی نورالعین کے آنسو ابھی تک جاری تھے

"کیوں رو رہی ہو اب کہا تھا نہ چچی کے ساتھ رہنا" وہ اس کی جانب دیکھتے غصے سے بولا

"آنسو صاف کرو اور ڈوپٹا ٹھیک کر کے باہر چلو تمہاری شکل دیکھ کے سب سوال کریں گے کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"

نورالعین نے بغیر کچھ کہے شازل کی بات پر عمل کیا اور دونوں باہر آئے
واپسی پر نورالعین گاڑی میں کچھ نہیں بولی

(21)

"عینا بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے اتنی خاموش کیوں ہو" نورالعین کو چپ بیٹھے دیکھ کوثر بیگم بولی

"جی----- میں ٹھیک ہوں بس تھک گئی" ہوں نورالعین نے جواب دیا

شازل ہر تھوڑی دیر بعد شیشے سے نورالعین کے اداس چہرے کو دیکھ رہا تھا جو اسے بہت زیادہ معصوم لگ رہی تھی

گھر پہنچتے ہی نورالعین حیا کے گلے لگ کے رونے لگی جو اسی کے انتظار میں جاگ رہی تھی

"عینا کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ" اور پھر نورالعین نے اسے ساری کہانی سنا دی اتنے سالوں میں ان دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپائی

شازل ان کو چھوڑنے کے بعد گاڑی لے کر باہر نکل گیا
اور بلاوجہ سڑکوں پر گاڑی گھومنے لگا پھر داہم کے پاس چلا گیا
داہم کب سے اس کی خاموشی نوٹ کر رہا تھا وہ بولا

"عینا کے بارے میں سوچ رہے ہو"

"پہلی بار میں اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر سکا" اس نے اداس لہجے میں بولا

"مان کیوں نہیں لیتے کہ دل دے بیٹھے ہو اسے"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہی ہوگی محبت نام کی کوئی بھی چیز میری زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی میں اس سے کبھی محبت نہیں کر سکتا محبت بے بس کر دیتی ہے اپنی عادت ڈال کر اور بے جان کر کے چھوڑ دیتی ہے "

"کیا تم محبت کرنے کا اختیار رکھتے ہو نہیں محبت کی نہیں جاتی شازل ہو جاتی ہے ماضی کو بھول جاو دنیا کی ہر عورت ایک جیسی نہیں ہوتی "

"وہ بھی چھوڑ جائے گی مجھے جیسے ماما چھوڑ گئی " آنکھوں میں آنسو آگے تھے
(22)

"شازل کب تک ماضی میں جیو گے " اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

کافی دن ہو گئے تھے اس بات کو لیکن نورالعین اس واقعے کے بعد شازل کے سامنے نہیں آئی لیکن رات کو روزانہ شازل کے لیے کافی وہی بناتی پر خود کبھی دینے نہیں گئی

اج صبح نورالعین اپنے کمرے سے آرہی تھی کہ اچانک اس نے شازل کو آتے ہوئے دیکھا اور واپس جانے لگی شازل نے بھی اسے دیکھ لیا اور دیکھتے ہی پکارا وہ بھی بہت دنوں سے نوٹ کر رہا تھا کہ وہ اس واقعے کے بعد اس کے سامنے نہیں آتی

"نور مجھے کافی بنا دو میں نیچے بیٹھا ہوں اور ملازمہ کے ہاتھ نہ بھیجوانا خود انا "

وہ اب خود کو کوس رہی تھی کہ آج جلدی باہر کیوں آہی ویسے جب شازل حویلی سے چلا جاتا تب ہی باہر آتی

وہ سر ہاں میں ہلاتی چلی گئی کچھ دیر بعد وہ مرے قدموں کے ساتھ اس کے لیے کافی بنا کے لائی تو دیکھا وہ کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا اس نے اس کو مصروف دیکھا تو فوراً رکھ کے بھاگنے لگی شازل نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو بولا

"رکو " اور وہ وہی رک گئی وہ فون بند کر کے اس کے سامنے بیٹھ گیا اور کافی پیتے ہوئے بولا

"مجھ سے بھاگ کیوں رہی ہو اتنے دن سے"

"نہ --- نہیں تو --- ایسا تو کچھ ----- نہیں ہے" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا

"ایسا ہی ہے تمہیں کیا لگتا ہے میں نے جو اس دن کیا وہ غلط تھا" اس نے پوچھا

"آپ نے اسے کتنے برے طریقے سے مارا تھا اگر داہم بھائی نہ آتے تو وہ مر جاتا"

"تو مارتا نہ تو اس کو پھولوں کی مالا چڑھاتا اور کہتا آئیے آپ نے بہت اچھا کام سرانجام دیا ہے تمہیں پتا بھی ہے کہ اس دن کیا ہو سکتا تھا کیوں اکیلی گئی تھی وہاں" لہجے میں اب سختی تھی

"دیکھے آپ مجھ پر غصہ کرنا بند کریں اس دن بھی آپ مجھے ڈانٹ رہے تھے اس میں میری کیا غلطی" اس نے اب مکمل روتے ہوئے کہا

"میں تمہیں ڈانٹ نہیں رہا بس سمجھا رہا ہوں" اس نے اسے پیار سے بولا

(23)

"جو بھی ہے اپ نے مجھے ڈانٹا ہے " وہ ضدی لہجے میں بولی

"کیا چاہتی ہو اب " اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"آپ----آپ مجھے سوری بولے " نور نے سوچتے ہوئے کہا

"یہ زیادہ ہو رہا ہے " نورالعیین اس کی بات سنتے ہی اٹھ کے جانے لگی

"اچھا اچھا سوری " اس نے اسے روکتے ہوئے کہا

"آپ مجھے آج کے بعد نہیں ڈانٹے گے نہ " اس نے شازل کی طرف شہادت والی انگلی اٹھاتے ہوئے کہا

"نہیں ڈانٹوں گا"

"اور اپنی ان سنہری آنکھوں کو سرخ مت کر لیا کریں یہ ایسے ہی پیاری لگتی ہیں اور آج کے بعد آپ مجھ پر بالکل بھی غصہ نہیں کریں گے"

"اگر تم نے کوئی غصہ دلانے والی حرکت نہ کی تو نہیں کروں گا" تبھی نورالعین کو حیا کی آواز آئی اور وہ اٹھ کے جانے لگی

"سنو نور آج کے بعد مجھے اگنور نہ کرنا" اس نے التجا کرتے ہوئے کہا نورالعین نے اس کی آنکھوں میں مسکراتے ہوئے دیکھا اور چلی گی

آج عمر صاحب اور ان کے بیٹے احمد یعنی حیا کا بھائی اور بابا آ رہے تھے وہ دونوں زمینوں کے سلسلے سے شہر سے باہر تھے حیا اور نورالعین باہر لون میں ان رنگ برنگے طوطوں کو دانہ ڈال رہی تھی کہ احمد اور عمر صاحب گیٹ سے داخل ہوئے حیا ان کو دیکھتے ہی ان کی بھاگنے لگی پہلے عمر صاحب کے گلے لگی

"بابا میں نے آپ کو بہت مس کیا" اس نے بہت کو لمبا کرتے کہا اور پھر اپنے بھائی کے گلے لگی نورالعیین ان کو دیکھتے اسے اپنے بابا اور بھائی کی یاد آہی اور آنکھیں نم ہو گئی

"بیٹا یہ" عمر صاحب نے نورالعیین کو دیکھتے بولے

"بابا یہ نورالعیین ہے آپ کے بھائی کی بیٹی" وہ حیا کی بات سنتے ہی اس کی طرف بڑھے اور اسے بھی گلے لگا لیا اور پیار کیا

"بیٹا تم تو بالکل وہاب بھائی کی طرح ہو" ----- نہیں نورالعیین رونا نہیں ہے بچے مجھے اپنا بابا سمجھو میرے لیے تم اور حیا ایک برابر ہو" انھوں نے اسے روتے ہوئے دیکھا تو اس کے آنسو صاف کیے نورالعیین پھر سے ان کے گلے لگ گئی

"ہمیں بھی کوئی ہماری پچھڑی بہن سے ملنے دیے گا" پیچھے سے احمد بولا

"ہاں بھئی ملو ملو میں ذرا باقی سب سے مل لوں " نورالعین یہاں آکے بہت خوش تھی اسے سب رشتے دوبارہ مل گئے تھے احمد کی صورت میں دانش وہاب صاحب کی صورت میں عمر صاحب اور کوثر بیگم نے بھی اسے بالکل حیا کی طرح پیار کیا ان حویلی کے سبھی افراد اس کی ہر خواہش پوری کر رہے تھے لیکن نورالعین بھی ان کی دل سے عزت کرتی تھی اور کبھی ان کے پیار کا ناجائز استعمال نہ کیا

"ویسے بابا آپ نہ بہت اچھے وقت پہ آئے آپ کو پتا ہے نہ کل کیا ہے "

"جی بالکل کیسے بھول سکتے ہیں" وہ اب بھی ان کے ساتھ چپکی ہوئی تھی

شازل بہت جلد شاہد صاحب کی جگہ لینے والا تھا اور گاؤں کا سر پنچ بننے والا تھا وہ بہت ہی انصاف پسند تھا کسی کے ساتھ زیادتی برداشت نہیں کر سکتا تھا شاہد صاحب نے اس کا لوگوں کے ساتھ رویہ دیکھتے ہی یہ فیصلہ کیا

آج بھی اسے پتا چلا کہ ایک سولہ سترہ سال کی بچی کی زبردستی شادی ہو رہی ہے

جب وہ وہاں پہنچا تو ایک لڑکی دلہن بنی ڈری سہمی سی بیٹھی تھی چہرے پر دھڑوں کے نشان واضح تھے وہ شازل کو دیکھتے ہی اس کی طرف بھاگی اور اس کے قدموں میں بیٹھ گئی بھاگتے ہوئے ڈوپٹہ وہی پر گڑ گیا تھا

"پلیز مجھے بچا لے میں----- میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی----- آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں یہ میرے بابا کی عمر کے ہیں----- پلیز مجھے اپنی بہن سمجھ لے "وہ شدت سے اس کے سامنے رو رہی تھی شازل کو اس لڑکی پر بیت ترس آیا اس نے اسے اپنے قدموں سے اٹھایا

"اگر تم یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تو کوئی تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا "

"تم اسے یہاں سے لے کر نہیں جاسکتے " پیچھے سے ایک آدمی بولا

"اچھا اور کون روکے گا مجھے ---- تم ہمت ہے تو روک لو "

"وہ میری بیٹی ہے میں چاہے جس مرضی کے ساتھ اس کی شادی کروں تم کس حیثیت سے اسے لے کر جاؤ گے" وہ غصے سے بولا

"اس گاؤں کے ہونے والے سرینچے وہی چپ ہو گیا شازل پیچھے آیا اور اپنی چادر اپ س لڑکی کو اڑھا دی عین اسی وقت کسی نے اس کے ہاتھ پر گولی ماری تو اس کے گاڑدس نے ان سب کو اچھا سبق سکھایا شازل اس لڑکی کو محفوظ جگہ پہنچا کر گھر آیا گولی بس ذرا سی چھو کر گئی تھی اس لیے اس نے ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری نہیں سمجھا گھر پہنچتے پہنچتے بہت دیر ہو چکی تھی جانتا تھا سب پریشان ہو گے وہ دروازے سے داخل ہوا تو دیکھا سامنے سب ہال میں بیٹھے اسی کے منتظر تھے

"شازل کہاں تھے تم لا پرواہی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ---- یہ -- یہ تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا

"

شاہد صاحب اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے اور پھر اس کے ہاتھ کو دیکھتے کافی پریشان لہجے میں بولے تو سب ہی ان کی طرف آگے اور اسے دیکھنے لگے نورالعین تو اس کا ہاتھ دیکھتے وہی پر کھڑی رہی اور آنکھیں نم ہو گئی

(25)

"یہ کیسے ہوا اور تم ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گئے" اب کی بار عمر صاحب بولے

"آپ لوگ پریشان نہ ہوا اتنی بڑی چوٹ نہیں ہے" شازل نے ان کو تسلی دینی چاہی

"حیا فرسٹ ایڈ باکس لے او" احمد بولا

"نور بیٹا تم پیٹی کر دو گی" شاہد صاحب بولے کیونکہ وہ میڈیکل کر رہی تھی اور بہت ہی لائق طلبہ تھی جبکہ حیا بس مر کے ہی پاس ہوا کرتی تھی

"ج---جی" وہ آ کے اس کی بینڈج کرنے لگی شازل اس کے کانپتے ہاتھ آسانی سے محسوس کر رہا تھا جب نورالعین کا ایک آنسو شازل کے ہاتھ پہ گرا اور شازل کی دنیا جیسے وہی رک گئی

جیسے کسی نے اس کے دل کو جکڑ لیا ہو وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا پر اس نے اپنی نیلی آنکھیں اوپر نہ اٹھائی

"نور" وہ جانے لگی جب شازل نے آہستہ سے اس کا نام لیا لیکن اس بار وہ رکی نہیں چلی گئی شازل کی نظریں بہت دور تک اس کا پیچھا کرتی رہی

صبح حیا کی آنکھ کھلی تو ساتھ ہی نور العین کو ساتھ ہوئے پایا

"پپی برتھ ڈے میری جان" وہ اس کو حصار میں لیتے ہوئے بولی

"یو ٹو اللہ تمہیں ہمیشہ مسکراتے رکھے اور تم ہمیشہ مجھے پہلے برتھ ڈے وش کرو" وہ بھی مسکراتے ہوئے بولی آج ان دونوں کی برتھ ڈے تھی

"آپ کا ہاتھ کیسا ہے اب" وہ اور شازل چھت پر کھڑے تھے کافی تیز ہوا چل رہی تھی

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تم رات کو کیوں رہی تھی مجھے چوٹ لگنے پر میں نے سب کو اپنے لیے پریشان دیکھا ہے پر شاید پہلی بار کوئی میرے لیے رویا ہے"

"آپ کو پتا ہے آج میری برتھ ڈے ہے" اس نے بات کو گھمانا چاہا

"جی پتا ہے" شازل نے بھی اتنا زور نہ دیا

(26)

"تو میرا گفٹ دیے" وہ اپنی ہتھیلی آگے کرتی ہوئی بولی

"شازل اپ میرے لیے گفٹ نہیں لایے" اس نے شازل کی خاموشی دیکھی اور پھر رونی صورت بنا کر بولی

"تمہارے پاس میرے جیسا اتنا ہینڈ سم دوست ہے تمہیں اور کیا چاہیے" وہ جتلاتے ہوئے بولا

"آپ میرے دوست ہیں"

"ہاں تو اور کیا ----- اچھا چھوڑو بتاؤ کیا چاہیے"

"آپ مجھے کوئی گفٹ نی دیے بس سمندر لے چل"

"اس بار معاف کر رہی ہوں لیکن اگلی بار کوئی گفٹ لوں گی پر اگلے سال شاید یہاں نہیں ہوں
ایسا کریے گا میرا ہر سال کا گفٹ لے کر رکھ لینا کیا پتا اب میں کتنے سالوں بعد آؤں گی کیا پتا اوں
گی بھی یا نہیں اپ"

"چپ بلکل چپ ہر بات غصہ دلانے والی کرتی ہو اور پھر بولتی ہو کہ ڈانٹا ہے" وہ اس کی بات
ادھوری چھوڑتا سختی سے بولا

دو منٹ ہیں جانا ہے تو جلدی او

"اوکے میں حیا کو لے کر آتی ہوں"

"نہیں اس کو نہیں"

"کیوں نہیں میں اس کے بغیر کہیں نہیں جاتی"

"اچھا نہیں جاتی تو تمہاری مرضی" وہ نیچے جانے لگا

"اچھا نہ آتی ہوں" اس نے اس کو روکتے ہوئے کہا تو شازل کے چہرے پر ایک مسکان نمایاں ہوئی

وہ دونوں سمندر کے کنارے بیٹھے تھے کیونکہ نورالعین شرارت کرتی کرتی تھک گئی تھی

"ویسے آپ فائیننگ بہت اچھی کرتے ہیں" اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا واقعہ"

"آپ پولیس آفیسر کیوں نہیں بن جاتے-----آپ کو پتا ہے میرا خواب تھا میرا بہت دل کرتا تھا میں اپنے بھائی کو پولیس کی وردی میں دیکھوں لیکن-----آپ نے کبھی دیکھا ہے پولیس آفیسرز کو وہ اس وردی میں کتنے پیارے لگتے ہیں"

"نہیں میں نے نہیں دیکھا میں اس دنیا میں تھوڑی نہ رہتا ہوں" وہ چڑتے ہوئے بولا شاید اسے نورالعین کے منہ سے ان کی تعریف کرنا پسند نہیں آیا تھا

"آپ بن جائیں نہ پولیس آفیسر میری خواہش پوری کر دیں" اس نے پھر التجا کی

(28)

"نہیں شکریہ تمہارے مشورے کا میں یہی ٹھیک ہوں"

"اکڑو کہیں کے" اس نے شکل بناتے کہا

"کچھ کہا تم نے"

"نہیں تو -----ویسے آپ جتنی سڑی ہوئی شکل بنائے رکھتے ہیں نہ اتنے غصے والے ہیں نہیں دل کے تو بہت اچھا ہیں میری باتوں پہ بھی تو غصہ کرتے ہیں لیکن بعد میں ہر زد پوری بھی کر دیتے ہیں دیکھ لینا میری یہ خواہش بھی آپ ضرور پوری کریں گے"

"دیکھتے ہیں"

واپسی پر اس نے گاڑی ایک مال کے سامنے روکی نور اس کو نا سمجھی سے دیکھنے لگی

"تم یہیں پر بیٹھنا نیچے نہیں اترنا میں آتا ہوں" وہ اس کو ہدایت کرتا چلا گیا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا وہ گاڑی کے اندر بیٹھا اور اس کو کھولنے لگا اور ایک بہت پیارا سا نازک سا بریسلٹ نکال کر نور العین کی جانب بڑھایا

"یہ میرے لیے ہے"

"نہیں وہ جو باہر گجرے بیچ رہی ہے نہ اس کے لیے" اس نے باہر کھڑی ایک عورت کی طرف اشارہ کیا

"شازل یہ بہت پیارا ہے پر یہ تو گولڈ کا ہے"

"ہاں تو"

"تو میں اسے نہیں رکھ سکتی" وہ بوجب شازل نے اس کے ہاتھ سے وہ بریسلٹ لیا اور خود اس کو پہنانے لگا نورالعیین نے بس اسی کو دیکھے جا رہی تھی

"اس کو ہمیشہ پہنے رکھنا" نورالعیین نے اثبات میں سر ہلایا

وہ گھر آہی تو حیا نے اسے دیکھا لو ہو گی اب میری کلاس اس نے دل میں سوچا

"عینا تم میرے بغیر گھومنے کیسے جاسکتی ہو میں نے اب تم سے کبھی بات نہیں کرنی کیا میں تمہیں کبھی چھوڑ کر گئی" وہ اس کو ڈانٹنے والے انداز میں کہہ رہی تھی اور شازل جو باہر سے آ رہا تھا وہ اسکی کلاس ہوتے دیکھ ایک نظر نورالعین کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور پھر اپنے کمرے میں چلا گیا

"یار میری بات تو سنو"

(29)

"مجھے تمہاری کوئی" وہ کہہ رہی تھی جب اچانک اس کی نظر اس کے بریسٹ پر گئی

"عینا یہ کس نے دیا کتنا خوبصورت ہے"

"شازل نے" اس نے جواب دیا

"کیا واقعی ہی شازل بھائی نے دیا دیکھو تم مانو یا نہ مانو وہ بھی تمہیں پسند کرتے ہیں میں بھی تو ان کی کزن ہوں انہوں نے مجھے تو کبھی کچھ نہیں دیا تم سیشل ہو ان کے لیے" وہ ساری باتیں

بھول کر اسے سمجھانے لگی نورالعین نے کبھی اس سے کچھ کہا نہیں تھا پر وہ جانتی تھی کہ وہ شازل کو پسند کرتی ہے

"جی نہیں انھوں نے بولا کہ میں ان کی دوست ہوں صرف دوست "

کچھ دنوں بعد حارث اور ابیہ حویلی آئے تھے حارث صبح سے احمد کے پاس تھا اور ابیہ کی بھی نورالعین اور حیا کے ساتھ اچھی دوستی ہو گئی تھی آج سب ہی حویلی میں ہی تھے نورالعین، حیا، احمد اور حارث لڈو کھیل رہے تھے جس میں حیا اور احمد اور نورالعین اور حارث ساتھی تھے اور ابیہ بھی ان کے پاس ہی بیٹھ کر گیم دیکھ رہی تھی شازل لائبریری روم کے پاس سے گزرا تو اس کو ہسنے کی بہت آواز آئی اس نے دروازہ کھول کر اندر دیکھا تو شدید غصے نے اسے آن گھیرا بازو کی رگیں تن گئی نورالعین اور حارث بہت قریب بیٹھے تھے نورالعین بہت ہنس رہی تھی اس نے پہلے حارث کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور پھر حیا اور احمد کو لوزر لوزر کہنے لگی نورالعین کو ہنستے ہوئے دیکھ حارث یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ حارث کو ایسی نظر سے نورالعین کو دیکھتے دل کر رہا تھا کہ وہ جا کہ اس کی ہڈی پسلی ایک کر دیے

"کیا ہو رہا ہے یہ" وہ غصے میں دھاڑا اب نظریں نورالعین پر تھی نور اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ بہت خوفزدہ ہو گئی

"شازل بھائی وہ عینا اور حارث گیم جیت گئے نہ" ابیہ بولی

"تم میری بات سن جاو" وہ نورالعین سے محاتب ہوا

وہ باہر نکلی تھی کہ شازل اس کا ہاتھ پکڑے اپنے کمرے میں لے گیا اور اندر اسے دیوار کے ساتھ پن اپ کیا

"کیوں تھی ----- کیوں تھی تم اس کے اتنے پاس کتنی بار بول چکا ہوں کہ دور رہو" وہ دھاڑ رہا تھا نورالعین اس کے اتنے قریب ہونے اور غصے کی وجہ سے کانپتے لگی تھی

"آ --- آپ نے کب ---- کب بولا" وہ ہمت کرتے رک رک کر بولی

"ہر بات منہ سے بولنا ضروری ہوتا ہے تمہیں پتا بھی ہے وہ تمہیں کن نظروں سے دیکھ رہا تھا"

"آپ پلیز تھوڑا دور ہو جائیں" اسنے بے بسی سے کہا چہرہ پسینے سے بھیگ چکا تھا

"کیوں کیوں دور ہوں میرے قریب آنے سے تمہاری جان جا رہی ہے اور جب --- جب وہ تمہارے اتنے قریب بیٹھا تھا تو تم نے اسے منع کیوں نہیں کیا" وہ اب بھی غصے سے چیخ رہا تھا

(30)

"آپ یہ کیا --- کیا بول رہے ہیں"

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو اگر آج کے بعد تم اس سے بات کرتی بھی نظر آہی تو مجھے نہیں پتا میں کیا کر گزروں گا کم از کم دس فٹ دور رہو گی تم اس سے" وہ اسے ایک سائنڈ پہ دھکا دیتے باہر چلا گیا

رات کو وہ اپنے کپچن میں کافی بنا رہی تھی جب شازل اندر آیا

"نور مجھے پتا ہے میں نے زیادہ غصے کیا ہے " نور نے اس کی جانب نہ دیکھا

"ادھر بیٹھو" اس نے ایک کرسی آگے کرتے ہوئے بولا نور العین پہلے کھڑی رہی پھر بیٹھ گئی

"اب میں غصہ نہیں کر رہا آرام سے سمجھاؤں گا اور امید ہے کہ تم دوبارہ وہ غلطی نہیں کرو گی
حادث ایک اچھا لڑکا نہیں ہے سیگڑٹ آوارہ گردی اس قسم کی عادات ہیں اس کی تین تین
دن تک گھر سے غائب رہتا ہے نہ جانے کتنی لڑکیوں سے بات چیت ہے اس کی نظر تمہارے
لیے بھی اچھی نہیں ہے اس لیے امید کرتا ہوں کہ اب تم اس سے دور رہو گی "

نور العین اثبات میں سر ہلا گئی

صبح وہ باہر جا رہا تھا کہ شاید صاحب کی آواز پہ رکا اور آکر ان کے قریب گئے

"آج زرنش آہی ہوئی ہے اس نے مجھ سے نورالعین اور حارث کے رشتے کی بات کی ہے " یہ سنتے ہی جیسے شازل کے نیچے سے زمین نکل گئی

"کیا ---- آپ نے کیا جواب دیا"

"میں نے ابھی کچھ نہیں کہا"

"آپ منع کر دیے"

"مگر کیوں"

آپ کو پتا بھی ہے حارث کی عادات کا پھر بھی آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں

عادات وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتی ہیں میں نورالعین کی شادی اسی خاندان میں کرنا چاہتا ہوں خاندان احمد تو چھوٹا ہے اسے پیچھے تم دونوں ہی بچتے ہو تم تم کرو گے اس سے شادی

دادا جان مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ شادی کی اتنی جلدی کیا ہے وہ ابھی چھوٹی ہے پڑھ رہی ہے ابھی تھوڑے دن پہلے ہی وہ اٹھارہ سال کی ہوئی ہے "نورالعین اس سال اٹھارہ سال کی ہوئی تھی اور سنازل بائیس سال کا اس سے چار سال بڑا

"تم مجھے اپنا بتاؤ" انھوں نے بات ختم کرنا چاہی

نہیں میں نے نہیں کرنی ابھی شادی----- نور سے نہیں بلکہ کسی سے بھی نہیں کرنی

"میں نور سے اس کی مرضی جانوں گا مجھے لگتا ہے ان انڈرسٹینڈنگ ہے لیکن اگر اس نے انکار کر دیا تو میں اس پر دباؤ نہیں ڈالوں گا"

"جیسے آپ کی مرضی" وہ اب مطمئن تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کی کل کی کہی باتوں کے بعد نورالعین اس رشتے سے انکار کر دیے گی

"نور ادھر او"

(31)

وہ اپنے کمرے میں سونے جا رہی تھی جب شازل نے اسے پکارا وہ اس کی طرف آہی

"دادا جان نے تم سے کوئی رشتے کی بات کی ہے" دو دن سے وہ بے چین تھا نورالین کا کیا جواب

ہو گا

"ج۔۔۔۔جی کی تھی" اس نے ڈرتے ڈرتے بولی

"تو تم نے کیا جواب دیا تم نے منع کر دیا نہ" وہ جیسے ایک امید لیے اس سے پوچھ رہا تھا

"جی میں نے منع کر دیا"

"I knew it"

وہ خوشی سے جھومتے ہوئے بولا جبکہ نورالین کو اس کی خوشی کی وجہ سمجھ میں نہ آہی

کچھ ہفتوں بعد

آج شازل کے دوست آرہے تھے اور نورالعین اس بات سے ناواقف تھی حیا اسے کب سے کہی رہی تھی کہ وہ شازل کو جا کے کہہ کہ ان دونوں نے گھومنے جانا ہے اور وہ لے کر جائے وہ دونوں بس اتنا جانتی تھی کہ وہ ڈرائنگ روم میں ہے اس بات سے انجام کہ ساتھ اور بھی بہت سے لڑکے ہیں اسے حیا نے دھکا دیا دروازہ کھلا اور نورالعین میڈم اندر جات ہی گرتے گرتے بچی اور پھر اس نے دیکھا تو دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے تقریباً سارے لڑکے ہی اسے گھوڑ رہے تھے جبکہ داہم اسے دیکھ یہ سوچ رہا تھا کہ اس معصوم لڑکی کو شازل سے اللہ ہی بچا سکتا ہے اس نے شازل کی طرف دیکھا تو اسے لگا اس کی آنکھیں ابھی باہر نکل آئیں گی ہاتھ کی مٹھیاں بنا لی

"باہر جاو" اسے کہنے کی دیر تھی نورالعین ایک سیکنڈ میں غائب ہو گئی

"یہ لڑکی تو" اس کے جاتے ہی ایک لڑکا بولا

"آوے کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ وہ شازل کی کزن ہے اور" وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات پوری کرتا کہ شازل نے اسے سخت نگاہوں سے دیکھا اور وہ وہی چپ ہو گیا کچھ دیر بعد سب گئے تو شازل نورالعین کو ڈھونڈتے ہوئے اس کے کمرے میں آیا لیکن وہاں صرف حیا ہی تھی

"نور کہاں ہے" اس نے حیا سے پوچھا نور نے اس کو اپنی کمرے کی کھڑکی سے دیکھ چکی تھی اور دیکھتے ہی اور کو ہی جگہ نہ مل تو پردے کے پیچھے ہی چھپ گئی

"وہ ---- وہ شازل بھاہی مجھے نہیں پتا" حیا انجان بنی

"جھوٹ مت بولو تمہیں نہیں پتا وہ کہاں ہے ایسا کیس ہو سکتا ہے" اس نے پردے کو ہلتے ہوئے دیکھا اور پھر پردے کے نیچے سے اس کے پاؤں

"نور باہر او" شازل کی اتنی سخت آواز پر حیا ڈر کر فوراً باہر بھاگ گئی جب نور باہر نہ آہی تو شازل نے آگے بڑھ کر خود ہی پردہ ہٹایا اور دیوار پر اس کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ کر راہ فرار بند کر دیا

"تمہارا نہیں خیال کہ تمہارے لیے گرلز ہو سٹل ہی ٹھیک تھا فوراً سے پہلے وہاں جانے کی تیاری کرو" وہ غصے سے بول رہا تھا

"اور اب مجھے اپنی شکل بھی مت دیکھانا" اور تم

(32)

"بس----- کیا تم ہاں آپ مجھے ایک بات بتائیں کس حق سے آپ مجھ پر آ کے اپنا روب جمانا شروع کر دیتے ہیں میں آج تک آپ کے سامنے کبھی کچھ نہیں بولی لیکن اب نہیں اور میں خود نہیں آہی تھی دادا جی بہت بار کہ چکے تھے اس لیے آہی تھی مگر مجھے نہیں پتا تھا ایک دن مجھ سے یہ کیا جائے گا کہ یہاں سے چلی جاو "

اس کی جیسے برداشت ختم ہو گئی تھی شازل بت بنے اسے سن رہا تھا

"آپ نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے میں یہاں سے بہت جلد چلی جاؤں گی اور واپس نہیں آؤں گی آپ خود بولے گے تب بھی نہیں" کہہ کر چلی گئی اور شازل کو اس کی باتیں سننے کے بعد ہوش آیا کہ وہ غصے میں کیا کہہ چکا ہے

اگلے دن

سب گھر والے نیچے چائے پی رہے تھے جب حیا بھاگتی ہوئی نیچے آئی

"ماما نورالعین کو بیت سخت بخار ہے اسے بار بار جھٹکے بھی لگ رہے ہیں" وہ پھولی ہوئی سانس میں بولی جب اس کی بات سنتے ہی اس کے کمرے میں آئے شازل کی تو مانو دنیا ہی رک گئی

سب اس کے کمرے میں پہنچے تو سامنے ہی اسے بے ست لیٹے ہوئے

"شازل ڈاکٹر کو فون کرو" شاہد صاحب بولے

"کیا ہو گیا تمہیں میری بچی" وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے سب ہی بہت پریشان ہو گے اسے دیکھ کر اور حیا تو اسے چپک کر بس روہے جا رہی تھی

کچھ دیر بعد ڈاکٹر صاحب آہی اور انہوں نے اس کا چیک اپ کیا اور انجیکشن لگایا

"ڈاکٹر صاحب سب ٹھیک ہے نہ اسے اتنا تیز بخار کیوں ہو گیا" کوثر بیگم بولی

"جی انہوں نے ایک دن سے کچھ نہیں کھایا اور کسی چیز کو اپنے ذہن میں سوار کر لیا ہے جس کو سوچ سوچ کر وہ کافی پریشان بھی ہیں" شازل ڈاکٹر کو سنتے ہی اسے کل کا سارا واقعہ یاد آیا اور آنکھیں نم ہو گئی

وہ سب کو ہدایت کرتی باہر چلی گئی اور سب بھی کچھ دیر بعد اس کے آرام کا خیال کرتے باہر چلے گئے اس وقت صرف حیا اس کے پاس تھی جب اسے ہوش آیا نورالعین کو وہ روٹھی روٹھی نظر آہی

"حیا تم مجھ سے ناراض ہو کیا"

"میں کون ہوتی ہوں تم سے ناراض ہونے والی"

"ایسے مت بولو میرا سب کچھ تم ہی ہو" نم آنکھوں سے بولی

"عینا میری جان نکال دی تم نے مجھے بتاؤ تمہیں کیا چیز پریشان کر رہی ہے زندگی میں شاید پہلی بار کوئی بات تم مجھ سے چھپا رہی ہو" نورالعین نے بھی روتے ہوئے ساری بات بتائی اس کی بات سنتے ہی حیا کو شازل پر بے تحاشا غصہ آیا

(33)

"میں جا کے پوچھتی ہوں ان سے وہ ہوتے کون ہیں تمہیں یہ سب بولنے والے" وہ جانے لگی جب نورالعین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

"اس بات کو چھوڑ دو میں اس بارے میں دوبارہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتی" حیا اثبات میں سر ہلا کر وہی بیٹھ گئی

رات کو شازل شاہد صاحب کے ساتھ ان کے کمرے میں داخل ہوا شازل میں تو اس کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی لیکن شاہد صاحب کے اثرات پر اسے جانا پڑا

"کیسا ہے میرا بیٹا" انھوں نے اسے کے سر پر ہاتھ پھیلے بولے

"اب ٹھیک ہے دادا جان" اسنے ایک بار بھی شازل کی طرف نہیں دیکھا

"کیا ہوا تھا تمہیں بیٹا کون سی چیز پریشان کر رہی ہے مجھے بتاؤ" اب اس نے ایک نظر شازل کو دیکھا کیونکہ وہی تو تھا اس کی وجہ

"کچھ --- کچھ نہیں ماما بابا اور دانش کی یاد آ رہی تھی شاید اس لیے"

بیٹا ہم بھی تو تمہاری فیملی ہی ہیں

"یہ تو دادا جان صرف آپ کے خیال میں نہ " وہ چپ ہو گئے کافی دیر بعد نورالعین ہمت کرتے ہوئے بولی

"دادا جان میں واپس ماما کے پاس جانا چاہتی ہوں " شازل نے پٹ سے اس کی طرف دیکھا وہ غصے میں وہ سب بول تو گیا تھا پر واقع اب وہ کیا اپنی نور کے بغیر رہ سکتا تھا

"کیوں عینا یہاں کوئی مسئلہ ہے تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے تو مجھے بتاؤ " انھوں نے نرمی سے کہا

نہیں دادا جان کسی نے کچھ نہیں کہا بس مجھے ماما کی یاد آرہی ہے

"لیکن "

"دادا جان اگر آپ مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہیں تو بھیج دیں شاید اب میں یہاں خوش نہ رہ سکو پلیز
" وہ اداسی سے بول رہا تھی

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری خوشی تم چلی جانا"

"تھینکیوں"

(34)

دو دن بعد انہوں نے نکلنا تھا نورالعین نے حیا کو بہت کہا کہ وہ نہ جائے لیکن وہ بضد تھی کہ وہ اس کے ساتھ ہی جائے گی آخر کار نورالعین کو ہی اس کی بات مانی پڑی اس وقت نورالعین اپنے کمرے میں سامان پیک کر رہی تھی

"نور" جب اسے پیچھے سے شازل کی آواز سنا دی آواز میں بہت تھکن سی تھی لیکن اس نے پیچھے نہ دیکھا اور اپنے کام میں مصروف رہی

"آئی ایم سوری مجھے پتا تم ناراض ہو مجھ سے مجھے اس دن ایسا نہیں بولنا چاہیے تھا میں کون ہوتا ہوں یہ بولنے والا کے یہاں سے چلی جاو یہ گھر جتنا میرا ہے اتنا تمہارا بھی ہے -----
----- مجھ سے بات تو کرو"

"آپ چلے جائیں یہاں سے آپ اس طرح کیوں بول رہے ہیں آپ کو تو خوش ہونا چاہیے آپ کی تو خواہش پوری ہو رہی ہے

آپ چاہتے تھے نہ کہ میں آپ کو اپنی شکل نہ دیکھاؤں میری اللہ سے دعا ہے کہ آپ میری صورت کبھی نہ دیکھے۔۔۔۔۔ میرے مرنے کے بعد بھی نہیں" اس نے ساری بات روتے ہوئے کی اور چلی گئی لیکن شازل کو اب بھی اس کے الفاظ سنائی دے رہے تھے اس کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے پورے جسم پر کسی نے تیزاب پھینک دیا ہو وہ وہی نیچے بیٹھتا چلا گیا اور روتا رہا ابھی اسے کوئی دیکھ لیتا تو کوئی نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ اس گاؤں کا بننے والا سرینچے جو ہر وقت روب میں رہتا تھا

دو دن کے بعد وہ گھر واپس آیا تھا اور آتے ہی اس نے دیکھا کہ ان کا سامان گاڑی میں رکھا جا رہا ہے وہ بوجھل قدموں کے ساتھ اندر آیا چپ چاپ سب دیکھ رہا تھا نورالعیین بھی اسے دیکھ چکی تھی سب باہر آئے تو وہ بھی ان کے پیچھے باہر آ گیا نورالعیین اور حیا گاڑی میں بیٹھ چکی تھی ایک منٹ کے لیے نیلی آنکھیں سنہری آنکھوں سے ملی دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ

رہے تھے شازل آنکھوں سے ہی جیسے اس سے التجا کر رہا تھا کہ نہ جائے لیکن دل کی بات زبان پر نہ اسکی اور نورالعین چلی گئی

"وہ مجھ سے ناراض ہو کے گئی ہے داہم میں نے اسے بہت تکلیف پہنچائی ہے"

"تو روک لیتے اسے اپنی محبت کو تسلیم کیوں نہیں کرتے ہو"

"مجھے کوئی محبت نہیں ہے اس سے وہ بس میری اچھی دوست تھی جس کو میں ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا"

"اپنی شکل دیکھی ہے نجانے کب سے نہیں سکے ہو کوئی اندھا بھی بتا سکتا ہے کہ تم محبت میں مبتلا ہو اپنی محبت کو تسلیم کرو اس سے پہلے بہت دیر ہو جائے ماضی میں جینا چھوڑ دو میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ دنیا کی ہر عورت ایک جیسی نہیں ہوتی

اسلام آباد

"ڈیول میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے بخش دو میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں" وہ زمین میں لیٹا تھا جگہ جگہ کپڑے پھٹے تھے اور نہایت ہی زخمی تھا اس کا ڈیول کا پاؤں اس کے سینے پر تھا وہ اس سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا

"معافی نام کی کوئی چیز میری زندگی میں شامل نہیں ہے اور تم نے تو میرے سے غداری کی ہے بتاؤ کس طرح مرنا پسند کرو گے گولی سے تیزاب کا آپشن بھی موجود ہے یا پھر میرا پسندیدہ" وہ اپنے ہاتھ میں بلیڈ دیکھتا بولا اس کے لیے یہ سب کچھ ایک کھیل ہی تھا اس نے کہتے ہی اس کے دونوں بازوؤں کی نسیں کاٹ دی اور اس کی چیخوں کے ساتھ اسے ایک اور چیخ بھی سنائی دی

"دیکھو کون ہے ادھر" حیا یہ سب دیکھ کر بس بھاگ رہی تھی اسے نہیں پتا تھا وہ کہاں جا رہی ہے جب اسے

لگا وہ لوگ کہیں پیچھے رہ گئے ہیں تو وہ رکی

"یا اللہ یہ میں کہاں پھس گئی وہ لوگ مجھے بھی مار دیے گیے میری مدد کر" پھر اس نے دیکھا کہ وہ اس کے ہوٹل کے پچھلی دیواریں ہیں وہ گیڈ کو دیکھتے بہت ہی خوش ہوئی اسر کسی طرح بہت خوش ہوئی

"میں نے تم لوگوں کو کہا تھا نہ کے اسے نہ بھیجو وہاں آج کے بعد یہ ڈیر والی گیم کوئی نہیں کھیلے گا" نورالعین اس کے ابھی تک نہ آنے کی وجہ سے بہت پریشان تھی کہ اسے حیا اندر آتی نظر آہی

"حیا تم ٹھیک ہو نہ تمہیں کچھ ہوا تو نہیں" وہ اس کے گلے لگے اسے آگے پیچھے سے دیکھنے لگی

"ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں میں نے اپنا ٹاسک پورا کر لیا اب اور نہیں کھیلنا تم لوگ اپنے اپنے کمرے میں جاؤ"

"وہ گئی تو اس نے نورالعین کو ساری کہانی سنائی" نورالعین بھی کافی پریشان ہو گئی تھی

"اس لڑکی کو ڈھونڈو ایک ہفتے تک وہ مجھے چاہیے وہ آگے چل کر مسئلہ کر سکتی ہے" پہلی بار اس کو کسی نے اس طرح دیکھ لیا تھا

داہم کمرے میں داخل ہوا تو کمرے میں داخل ہوا تو اندھیرے نے استقبال کیا یہ سازل کا فارم ہاوس تھا نورالعین کو گئے ہوئے ایک مہینہ ہونے والا تھا اس دوران وہ بہت کم خویلی جاتا تھا کیونکہ اسے ہر طرف وہی نظر آتی تھی

(35)

"سازل یہ کیا خالی بنا رکھی ہے کمرے کی" داہم اس کے پاس نیچے بیٹھتے بولا

"میں اس کے سحر میں جکڑ گیا ہوں داہم میں اپنی محبت کو تسلیم کرتا ہوں اسے بولو واپس آ جائے دیکھو ایک مہینے کی دوری نے میرا کیا حشر کر دیا تین سال اس کے بغیر اس کی آواز سننے بغیر کیسے رہوں گا" وہ بے بسی سے بول رہا تھا

"چلو دیر آئے درست آئے اچھا ایسا کرو حیا کی طرف فون کرو اور کہو اسے واپس آنے کے لیے"
"کیونکہ نورالعین نے شازل کا نمبر بلاک لیا ہوا تھا اس نے حیا کی طرف فون کی

"ہیلو شازل بھابی کیسے فون کیا" حیا بھی اس دن سے شازل پر غصہ تھی

"وہ نورالعین سے-----سے بات " وہ رک رک کے بولا

"نہیں آپ اس سے بات نہیں کر سکتے وہ بہت مشکل سے سب بھولی ہے میں نہیں چاہتی وہ
دوبارہ اداس ہو "

حیا میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا ایک بار بات کروا دو میں اس کے جانے کے بعد آندازہ ہوا
ہے کہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا

او تو آپ کو پتا چل گیا کہ آپ نے غلط کیا پر آپ کو یہ پتا ہے کہ وہ صرف آپ کے لیے حویلی
واپس آہی تھی اور آپ نے ہی اسے جانے کے لیے کہا

"میں--- میرے لیے "

"جی-- آپ نے کہا نہ آپ اس سے محبت کرنے لگے ہیں اور وہ آپ سے تب سے محبت کرتی
ہے جب سے اسے محبت کا مطلب بھی نہیں پتا تھا " حیا نے جیسے بہت بڑا انکشاف کیا ہو شازل کو
لگا سب وہ سانس نہیں لے پایے گا

(36)

"میں-- میں شرمندہ۔ ہوں میں اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں ایک بار اس کی آواز سنا دو مجھے
یقین ہے میں اسے بولوں گا تو وہ واپس آجایے گی "

"نہیں شازل بھاہی اس کے زحم تازہ ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا وہ اب واپس نہیں آئے گی اس نے آپ کا اتنا انتظار کیا آپ اس کا تین سال انتظار نہیں کر سکتے"

"تین سالوں میں میں اسے نہیں دیکھا تو سانس رک جائے گی"

"اسے تکلیف ہو گی آپ مزید درد نہ دیے اسے"

"ٹھیک ہے میں اس کا انتظار کروں گا اپنی آخری سانس تک تین سال بھی گزر جائیں گے بس ایک بار اس کے منہ سے سنا دو کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے" وہ ہی جانتا تھا وہ یہ سب کیسے بول رہا ہے کیا وہ سچ میں تین سال بعد اسے دیکھ سکے گا حیا نے موبائل سپیکر پر ڈالا

"عینا ادھر او کہاں ہو" وہ بیڈ پر بیٹھتی بولی وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی

"کیا ہوا اور کس سے باتیں کر رہی تھی تم کسی کی کال تھی " شازل نے اس کی آواز سنی اور اسے اپنے رواں رواں میں سکون اترتا محسوس ہوا

"حویلی سے فون تھی " اب نورالعین چپ ہو گئی

"شازل کا فون تھانہ میں نے ساری باتیں سن لی " پر اسے علم نہیں تھا کہ شازل اب بھی اس کی باتیں سن رہا ہے

"عینا اب بھی محبت کرتی ہو شازل بھابی سے "

(37)

"ہاں اور شاہد ہمیشہ کرتی رہو گی محبت کتنی کمبخت ہوتی ہے نہ چاہے کتنی ہی تکلیفیں کیوں نہ ملیں یہ کم نہیں ہوتی اب اگ ان کا فون آئے تو ان کو کہنا کہ محبت انتظار مانگتی ہے " وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی

شازل کو دل کر رہا تھا کہ شرمندگی سے مر جائے اسے لگ رہا تھا کہ اس کے دل کو کسی نے زخمی زخمی کر دیا ہے

تین ماہ بعد

"سر اس لڑکی کا پتا چل گیا ہے " ایک لڑکا ڈیول کے پاس آکر بولا

"تم سے بھی حساب لوں گا ہفتے کا کہا تھا مہینے لگا یے سست لوگ مجھے پسند نہیں " وہ دونوں سڑک پر کھڑے باتیں کر رہے تھے بارش ہونے لگی تھی کچھ دیر بعد اسے ایک آواز سناہی دی

"فروہ جلدی کرو بارش ہونے لگی ہے " وہ کسی بکس کی شاپ کے آگے کھڑی تھی اس نے گھٹنوں تک سفید فرائی پہنی تھی بال میسی جوڑے کی شکل میں بند تھے

اچانک اس نے پیچھے دیکھا لیکن اس لڑکی کی پیٹھ ہونے لی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں سکا اور وہ وہاں سے چلی گئی اور شاید اس کے دل پر اپنی چھاپ چھوڑ گئی

"فروہ میں نے کہا تھا ابھی بارش ہونے لگی ہے اب دیکھو کیسے جائیں گے واپس" اس کے کپڑے آدھے سے زیادہ بھیگ چکے تھے

"چلے جائیں گے یار عینا ایک تو تمہیں بارش پتا نہیں کیوں نہیں پسند" تبھی ایک بس آہی اور وہ دونوں اس میں بیٹھ گئی

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو حیا اسے ہی دیکھ رہی تھی

"کہاں گئی تھی بندہ بتا کے جاتا ہے" وہ اس کے پاس آکر بیٹھی

"وہ تم سو گئی تھی نہ میں یہ بکس کی شاپ پر گئی تھی" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

اچھا وہ میری اسیمینٹ رہے گئی تھی میری دوست پوری کر دیے گی نہ وہ اس کے گلے لگ کر جھولتی ہوئی بولی

"کر دوں گی"

"ویسے میں کتنی خوش قسمت ہوں نہ مجھے تمہاری جیسی دوست ملی مجھے بہت دل کرتا ہے میں بھی تمہارے لیے کچھ کروں" وہ اب تھوڑی اداس نظر آرہی تھی

"دوستی کرنا اتنا آسان ہے جتنا مٹی سے مٹی پر مٹی لکھنا اوڈ بڑھانا اتنا مشکل ہی جتنا پانی سے پانی پر پانی لکھنا اور تم نے اپنی دوستی میرے ہر مشکل وقت میں نبھائی ہے میرے لیے تمہاری دوستی اللہ کی دی ہوئی سب سے خوبصورت شے ہے" وہ دونوں اب نم آنکھوں سے ایک دوسرے کے گلے ملی

وہ آواز کتنے دن سے اس کے کانوں میں گونج رہی تھی وہ اس دن کے بعد اس مارکیٹ بھی گیا تھا شاید اسے وہ دوبارہ نظر آجائے زندگی میں پہلی مرتبہ اس کی آنکھیں کب سے کسی کو ڈھونڈ رہی تھی

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا کسی کا انتظار رہی تھی جب وہ آج بھی اسے وہ آواز سناہی نہ دی تو اس کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا

"ڈیمٹ میں نجانے کیوں اس کے بارے میں سوچ رہا ہوں میری طرف سے بھاڑ میں جاے وہ اور اس کی آواز " وہ گاڑی چلا کر واپس آیا

اچانک یک سایہ اس کی گاڑی سے ٹکرایا وہ وہی مہربان تھی جس نے اس کی نیندیں حرام کر رکھی تھی

وہ اتر کر اس کے قریب آیا اور اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

"آپ کو گاڑی چلانی نہیں آتی تو کیوں چلا رہے ہیں پاؤں توڑ دیا میرا" جبکہ وہ آواز سن کر وہ اسی کی طرف دیکھتا رہا کتنی معصومیت تھی اس کے چہرے پر

"وہ غلطی سے میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں" جبکہ اسے اس طرح گھٹنوں کے بل بیٹھے اور اس سے اتنی نرمی سے بات کرتے دیکھ اس کے گاڑوس خیریت سے مرنے کو تھے

"نہیں اب اتنی بھی نہیں لگی" نورالین بولی اور آٹھ کر کھڑی ہو گئی

"آپ کو جہاں جانا ہے میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کی حالت ٹھیک نہیں ہے" وہ پہلے اسے دیکھتی رہی اور پھر شہادت کی انگلی اس کی طرف اٹھاتے بولی

"پکا آپ مجھے ہو سٹل چھوڑ دیے گئے ---- اگر آپ نے مجھے کڈنیپ کر لیا تو" اس کے انداز اور بات میں وہ مسکرایا

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا آجائیں " وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا

"ویسے تمہارا نام کیا ہے " وہ گاڑی چلاتے ہوئے بولا

"نورالعین وہاب " وہ جیسے اپنا پورا نام فخر سے کہہ رہی تھی

"نور " اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا

"نہیں نور نہیں بلا سکتے آپ مجھے سب عینا بلاتے ہیں "

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی " وہ دونوں اس کے ہوٹل کے سامنے پہنچے اور وہ اتر گئی پھر

اس نے اپنے موبائل سے اپنے سب سے خاص آدمی اسفند کو میسج کیا

(40)

"نورالعین وہاب نام ہے اس کا پوری ہسٹری معلوم کروا"

"تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا"

شازل اب بھی اس کی یادوں میں کھویا ہوا تھا اور ماضی یاد کر رہا تھا کبھی نور کے بارے میں تو کبھی اپنی ماں کے بارے میں

ماضی

آٹھ سال کا شازل بیٹھ کر پینٹنگ کر رہا تھا پانچویں بار جا کے وہ پینٹنگ اسے پسند آہی تھی اس کے آگے پیچھے ہر جگہ بس مختلف قسم کے رنگ پڑے تھے سب ہی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک ننھی سی پری دوڑتی ہوئی اس کے پاس آرہی تھی

"شازی شازی" وہ بھاگتے ہوئے آرہی تھی کہ پاؤں سے سارے رنگوں کو ٹھوکر لگی اور وہ سارے شازل کی پینٹنگ کو خراب کر گئے

"نور یہ کیا کیا یار" لہجے میں سختی نہیں تھی پر پھر بھی نور اپنا نچلا ہونٹ باہر نکال کر رونے والی صورت بنا چکی تھی

نور العین ہر وقت مستیاں کرتی رہتی ہو دیکھو اس کی ساری ڈرائنگ خراب کر دی نور العین کی ماں اسے ڈانٹ رہی تھی

"نہیں بڑی امی کوئی بات نہیں میں بنا لوں گا دوبارہ اپ اسے ڈانٹے مت" وہ کہاں دیکھ سکتا تھا اسے اداس جبکہ نور العین وہاں سے بھاگ گئی تھی شازل بھی اب اس کے پیچھے چلا گیا وہ اس کے کمرے میں آیا تو وہ گھٹنوں میں منہ دیے رو رہی تھی

(41)

"نور اچھا رونا بند کرو میں نے تو تمہیں نہیں ڈانٹا نہ مجھ سے کیوں ناراض ہو اچھا یہ دیکھو میرے پاس کیا ہے" وہ اس کے آنسو صاف کرتے بولا جبکہ اس کی بات سنتے اس نے منہ اٹھاتے اس کی طرف دیکھا

"چاکلیٹس" وہ خوشی سے چمکتے ہوئے بولی شازل بھی اسے دیکھتے خوش ہو گیا

"تھینکیوں" وہ بولتے اس کے گلے لگ گئی

"آہ نور نجانے یہ وقت کب گزرے گا تمہارے بغیر میرے لیے ایک ایک منٹ صدیوں کے برابر ہے" وہ سچ میں کوئی دیوانہ بنا کہہ رہا تھا

تم نے کہا تھا وہ اس لڑکی کا پتا چل گیا ہے وہ سامنے کرسی پر بیٹھا بول رہا تھا

"جی سر"

"تو نوٹس جاری ہونے کا انتظار ہے اٹھاو اسے دو دن تک اگر وہ میرے سامنے نہ ہوئی تو اپنے کفن کا انتظام کر لینا" وہ شدید غصے میں بول رہا تھا

آج وہ ساری دوستیں باہر گھومنے آہی ہوئی تھی نورالعین بہت دنوں بعد اتنی خوش تھی لیکن اس کی خوشی بس کچھ ہی پل کی مہمان تھی جیسے وہ آئسکریم کھا رہی تھی جب اس نے دیکھا کچھ آدمی حیا کو زبردستی گاڑی میں بیٹھا رہیں ہیں اس کی آئسکریم وہی گڑی اور وہ اس کی طرف بھاگنے لگی

چھوڑو اسے جنگلی انسان کہاں لے جا رہے ہو اسے چھوڑ دو اسے "وہ ان سب پہ اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برسا رہی تھی

"چپ کر کے چلی جا نہیں تو تجھے بھی ساتھ اٹھالیں گے" ان میں سے ایک آدمی بولا
(42)

"ہاں ویسے بات تو ٹھیک ہے ایک باس کے لیے اور ایک ہمارے لیے" دوسرے نے خباست سے مسکراتے ہوئے کہا

اور وہ ان دونوں گاڑی میں ڈال کر لے گئے وہ دونوں ہاتھ پاؤں مارتی رہی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا

داہم شازل سے ملنے آیا تو اس کی حالت اب بھی ویسے ہی تھ بال خراب ہوئے تھے داڑھی بھر گئی تھی وہ خاموشی سے اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا

"داہم اس نے کہا تھا کہ خدا کرے تم میری شکل کبھی نہ دیکھو اگر اس کی دعا قبول ہوگی تو میں کیا کروں گا تمہیں پتا ہے وہ بھی مجھ سے پیار کرتی ہے میں نے خود اسے اپنے آپ سے دور کر دیا" وہ کیسی چھوٹے بچے کی طرح رو رہا تھا

"ایسا کچھ نہیں ہو گا صبر کرو"

"تمہیں تو پتا ہے نہ مجھے محبت پہ یقین نہ تھا میں مانتا ہوں میں نے سمجھنے میں دیر کر دی پر وہ ماما اور بابا کی طرح چھوڑ کر تو نہیں جاے گی نہ " وہ رو رو کر تڑپ رہا تھا

"تم اس طرح کی باتیں کیوں کر رہے ہو انشاء اللہ تین سال بعد بہت دھوم دھام س شادی ہو گی تمہاری اب اٹھو حالت درست کرو نہیں تو اس بار وہ تمہیں نہیں پہچان پائے گی" اس نے اس کو تسلی دیتے کہا

ماضی

"مجھے تم سے طلاق چاہیے بس میں نے کہہ دیا" مریم چیخ رہی تھی (شازل کی ماں)

مریم کچھ تو رحم کرو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا میرے بارے میں نہ سہی تو ہمارے بچے کے بارے میں سوچ لو

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے میرا گزارا تمہارے ساتھ ناممکن ہے اور شازل کو تم اپنے پاس رکھنا اچھی زندگی جیے گا اور اس کو کیا چاہیے"

(43)

"اس کو ایک ماں کی ضرورت ہے وہ ابھی صرف آٹھ سال کا ہے"

صادق صاحب نے اپنی پسند کی شادی کی تھی لیکن شاید مریم یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے کچھ سال بعد ہی ان کے درمیان جھگڑے شروع ہو گئے شازل کی پیدائش بھی ان کے درمیان کی دوری کو کم نہ کر سکی

شازل ڈر سے پلر کے پیچھے چھپ کر سسکیوں میں انھیں سن رہا تھا وہ سامان پیک کر کے نیچے آہی اور باہر جانے لگی صادق اس کی منتیں کر رہا تھا شازل بھی آکر اسے کہنے لگا کہ وہ ان دونوں کو چھوڑ کر نہ جانے لیکن اس نے ان کی ایک نہ سنی اور چلی گئی کچھ ہفتوں بعد اسے خلع کا نوٹس آیا اور بہت کم وقت میں ہی ان کے راستے الگ ہو گئے صادق اس سے بہت محبت کرتا تھا وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکا اور بہت جلد وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے

ان سب نے شازل کے ذہن پر بہت برے اثرات مرتب ہوئے وہ سب سے جیسے کٹ سا گیا نورالعین بچپن میں اس کی بہت اچھی دوست تھی پر وہ اس سے بھی زیادہ بات نہیں کرتا اسے لگتا تھا اس نے جس سے بھی محبت کی ہے وہ اس سے دور چلا گیا اور وہ اپنی پوری بائیس سال کی زندگی میں محبت سے دور بھاگتا رہا

ان دونوں کی آنکھ کھلی تو ان دونوں نے خود کو ایک بند کمرے میں پایا اندھیرا چاہا ہوا تھا

"عینا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہ لوگ ہمیں مار دیں گے" وہ روتے روتے بولی اس کو اندازہ تھا کہ یہ وہی ہیں جن کو اس نے قتل کرتے دیکھ لیا تھا

"تم پریشان مت ہو ہم یہاں سے نکل جائیں گے" وہ حیا سے زیادہ خود کو تسلی دے رہے تھی

"سر ہم اس لڑکی کو لے آئیں ہیں وہ اس کے ساتھ ایک اور لڑکی بھی ہے وہ بہت زبان چلا رہی تھی"

(44)

"ٹھیک ہے مسئلہ نہیں ہے اس کو بھی ٹھکانے لگا دیے گے" وہ مسکراتا ہوا بولا

خیر ابھی مجھے کوئی کام ہے رات کو ملاقات ہو گی اس سے

وہ دونوں اسی حالت میں وہی پڑی رہی صبح سے دونوں نے کچھ نہیں کھایا تھا

رات قریب برہ بجے دروازہ کھلا اندھیرا ہونے کی وجہ سے کوئی بھی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا

"ڈپول ان کے پاس چلتا ہوا آیا "

"تم نے اس دن کیا دیکھا تھا " اس کے ہاتھ میں بٹل تھی

"دیکھو پلیز ہمیں جانے دو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی "

"مطلب تم نے سب دیکھ لیا " نورالعین خوف سے کچھ نہیں بول رہی تھی ورنہ وہ اس کی آواز پہچان لیتا

"ہم---ہمیں معاف کر دو "

"ڈارلنگ معاف کرنا میرے اصولوں کے خلاف ہے" وہ اس کے چہرے پر پستل پھیرتا بولا اور واپس جانے لگا ایک دم واپس پلٹا اور دو گولیاں چلائی

ٹھاہ کی آواز آئی اور سب ختم ہو گیا ان دونوں کی محبت پوری نہیں ہو سکی شاید شازل کا انتظار انتظار ہی رہ گیا نورالعین شاید اپنی کہی بات پوری کر گئی

"حدا کرے میرے مرنے لے بعد بھی آپ میری شکل نہ دیکھ سکے"

تین سال بعد

"تم کہاں جا رہے ہو" شازل گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب شاہد صاحب نے اسے پکارا

(45)

"وہ حیا اور نور نے آنا ہے نہ اج انھیں لینے جا رہا ہوں"

وہ ان کی طرف دیکھتے بولا

"وہ میں نے خارش کو بولا تھا وہ لے آئے گا"

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میں جا رہا ہوں نہ "شازل نے بولا تو وہ ٹھیک ہے بول کر چلے گئے تبھی شازل نے داہم کو اس کے پاس آتے دیکھا

"کیا بات ہے لوگ تو بڑے خوش لگ رہے ہیں " وہ بھی اپنے دوست کے لیے بہت خوش تھا اس نے تین سال اسے تڑپتے دیکھا تھا آج اس کا انتظار ختم ہو رہا تھا پر کیا سچ میں یہ انتظار ختم ہو گا

"داہم وہ مجھے معاف کر دیے گی نہ وہ سمجھے گی نہ مجھے"

"یار لڑکیاں تھوڑے نخرے تو کرتی ہی ہیں ماں جائے گی وہ بھی " وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

"میں اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھوں گا میں اسے بتاؤں گا کہ اب اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں ہوتا مجھے سمجھنے میں دیر لگی پر میں اس سے خود سے زیادہ محبت کرنے لگا ہوں "

"میں بھی چلتا ہوں آخر تمہارا چہرہ بھی دیکھنا جب مجنوں کو اس کی لیلیٰ کا دیدار ہو گا "

وہ دونوں ان کے کالج پہنچے گاڑی باہر کھڑی کی دونوں طرف سے دروازے کھلے اور وہ باہر نکلے

"جی ہمیں حیا اور نورالعین سے ملنا ہے " فیسبک پر ان کے کالج کا پیج تھا جس سے ان کے بارے میں معلومات رکھتا تھا

جبکہ وہ ان دونوں سے وہ نام سنتے فوراً اندر چلی گئی شازل کو کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی

(46)

"سر نورالعین اور حیا کے گھر سے آہیں ہیں " جبکہ اس کی بات سنتے ہی اس کا رنگ اڑ گیا

"جس کا ڈر تھا وہی ہوا خیر ایک دن تو یہ سچائی کھلنی ہی تھی انھیں اندر بھیجو"

وہ دونوں اندر آئے

"آپ ان سے نہیں مل سکتے" اس کی بات سنتے ہی شازل کا دماغ گھوم گیا

"کیوں نہیں مل سکتے اور تم کون ہوتے ہو ہمیں روکنے والے دو منٹ کے اندر ان دونوں کو بلواؤ
"اتنی سی بات پر وہ اس کے کالر تک آگیا تھا

"آپ ان سے نہیں مل سکتے کیونکہ اب وہ اس دنیا میں ہی نہیں ہیں" کالر کی گرفت ڈھیلی پر گئی
اس کے دل میں اچکچھبن سی لگی چہرے کا رنگ زرد پر گیا

"یہ کیا ہو اس کر رہے ہو تم جانتے بھی ہو کیا بول رہے ہو" داہم بولا جبکہ شازل اپنے حواس کھو
چکا تھا

اس نے ساری بات ابن دونوں کو بتائیں شازل کو بس ایک ہی لفظ سنا ہی دیے رہا تھا کہ وہ اس دنیا میں نہیں رہی

اس نے اپنی بات ختم کی

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ان کی موت کی خبر ان کے گھر والوں کو بتانا ضروری نہیں سمجھا میں تمہارے کالج کا نام و نشان مٹا دوں گا" داہم بول رہا نہیں دھاڑ رہا تھا شازل کی ٹانگوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا وہ کچھ ہی لمحوں میں زمین پر گرنے کو تھا وہ دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھتا چلا گیا اور کچھ ہی دیر میں ہوش کی دنیا سے بیہوشی کی وادیوں میں چلا گیا (47)

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو کسی ہسپتال میں پایا

نور --- نور وہ اٹھ کر بھاگنے لگا داہم اس کی آواز سن کر اندر کو آیا

"داہم --- مجھے میری نور لا دو وہ --- وہ پاگل ہے جھوٹ بول رہا ہے وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی اس نے کہا تھا اس نے خود کہا تھا کہ میں اس کا انتظار کروں اس کو بولو ا جائے میں مر جاؤں گا اس کے بغیر میرا دل پھٹ رہا ہے"

وہ رو رو کر تڑپ رہا تھا اور تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا ادھر کچھ ہی دیر میں ڈاکٹروں کی بھیڑ لگ گئی اور سب ہی اس دیوانے کو دیکھ رہے تھے

"کوئی تو مجھے میری نور لا دو میرا دل کہتا ہے وہ زندہ ہے میری سانسیں چل رہی ہیں تو اس کی بند کیسے ہو سکتی ہیں میرا دل بند ہو جائے گا داہم مجھے بہت درد ہو رہا ہے مجھ سے ----- مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا میں کیا کروں میری روح نکل رہی ہے کوئی تو میری مدد کرو میں مرنا نہیں چاہتا ----- وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں یہ برداشت نہیں کر سکتا"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے رہا تھا اور زمین پر بیٹھا اپنے ہاتھ مٹھیوں کی صورت میں نیچے مار مار کر زخمی کر چکا تھا داہم اس کو سھنبالتے سھنبالتے تھک گیا تھا

وہ پھر ہوشو ہواس بیگانہ ہو چکا تھا

وہ دونوں گھر آئے تو شاہد صاحب بھاگتے ہوئے آئے لیکن انھیں اکیلا دیکھ کر مایوس ہو گئے پھر
شازل کی حالت دیکھتے ان کو پریشانی نے ان گھیرا
(48)

"شازل میری بچیاں کہاں ہیں" وہ کچھ نہ بولا اس بار وہ داہم کے پاس آئے

"تم دونوں کچھ بولو گے" ان کی آواز سن کر سب باہر آئے

"داہم بتاؤ میری بیٹیاں کہاں ہیں" اس بار کوثر بیگم بولی

آنٹی وہ --- وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی ----- ہمیشہ کے لیے داہم نے کہا تو کوثر کا زناٹے

دار تھپڑ داہم کے منہ پر رسید ہوا

"بکواس بند کرو اپنی یہ ---- یہ کوئی مذاق کرنے کا وقت ہے شازل تم بتاؤ یہ جھوٹ بول رہا ہے نہ " اب وہ شازل کے پاس آہی اور ایک امید سے پوچھنے لگی لیکن وہ تو کچھ بولنے کی حالت میں تھا ہی نہیں

"تم دونوں جھوٹ بول رہے ہو ایسے کیسے دونوں چلی گئی کہہ دو یہ جھوٹ ہے " اب کی بار عمر صاحب بولے ان کی موت کی خبر پر کوئی بھی یقین نہیں کر رہا تھا کوثر اسی وقت بیہوشی ہو کر نیچے گر گئی تو سب اس کے ساتھ اندر آ گئے

شاہد صاحب کی خویلی میں اس وقت ماتم بچھا تھا ہر طرف سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی

شازل اپنے کمرے میں جا کر ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

"نور پلینز یہ ظلم نہ کرو واپس آ جاؤ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر ابھی تو میں نے تمہیں اپنی دل کی بات تک نہیں کی ----- میں نے تو تمہیں جی بھر کر دیکھا بھی نہیں ایک بار آ جاؤ خود کو دیکھ لینے دو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کبھی تم سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کروں گا لوٹو " وہ روتے روتے وہی پر نیند کی وادیوں میں پہنچ گیا

کچھ دنوں بعد

اس کی صبح آنکھ کھلی نیچے آیا تو دیکھا کمیشنر صاحب بیٹھے ہیں وہ عمر صاحب کے بہت قریبی دوست تھے حیا اور نورالعین کی موت کی خبر سن کر افسوس کرنے کے لیے آئے تھے ان کو دیکھتے ہی شازل کی سماعتوں میں ایک آواز گونجی

"آپ بن جائیں نہ پولیس آفیسر میری خواہش پوری کر دیں
مجھے یقین ہے آپ ایک دن میری خواہش ضرور پوری کریں گے"
اس کی آنکھیں پل بھر میں نم ہو گئی

وہ چلتا ہوا نیچے آیا جبکہ وہ اٹھ کر باہر چلے گئے تھے وہ کچھ سوچتا ہوا ان کے پیچھے آیا اور ان کو آواز دی

"شاہ صاحب" وہ بچپن سے انھیں اسی نام سے بلاتا تھا

انہوں نے پیچھے دیکھا "شازل بیت دکھ ہوا سن کے" وہ اس کے گلے لگے

"وہ کچھ سال پہلے آپ خویلی آئے تھے تو آپ نے مجھے پولیس میں آنے کی آفر دی تھی"

"وہ افراب بھی موجود ہے شازل تم جیسے قابل اور انصاف پسند لوگوں کی ضرورت ہے" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے وہ بہت اونچی پوسٹ پر تھے اور شازل کو آسانی سے کوئی اچھی پوسٹ دلوا سکتے تھے

"کل صبح میرے آفس ا جانا"

"وہ صبح ان کے آفس کے لیے نکلا" وہ اندر داخل ہوا تو

اف یہ کتنا ہینڈسم ہے یار کاش میری اس سے بات بن جائے لڑکیاں اسے دیکھ مختلف کومینٹس پاس کر رہی تھی

(50)

وہ تھا ہی بہت خوبصورت بلکل کسی شہزادے کی طرح اور اس کی پرسنیلیٹی کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کا ہنر رکھتی تھی

اس نے شاہ صاحب سے ملاقات کی اور چلا گیا وہ کچھ ہی مہینوں میں نورالعین کی خواہش پوری کرنے جا رہا تھا وہ اے ایس پی کے عہدے پر فائز ہونے جا رہا تھا

شازل اور داہم دونوں ان کے کالج آئے ہوئے تھے ان کے قبرستان کا پوچھنے

"مسٹر شازل" پیچھے سے اسی ماسٹر نے انہیں پکارا وہ ابھی خاموش تھا پر وہ اسے تباہ کرنے کا پورا پورا ارادہ رکھتا تھا

"یہ ان کی ڈیڈ باڈی سے کچھ چیزیں برآمد ہوئی تھی " اس نے دو پیکٹ ان کی طرف بڑھائے جن میں ان دونوں کے اہیڈی کارڈ اور ان کی ایک دو اور چیزے پڑی تھی شازل کو ان میں ایک بریسلٹ نظر آیا اسے کانپتے ہاتھ سے وہ نکالا اور اسے نم آنکھوں سے دیکھنے لگا

"یہ بریسلٹ کبھی نہ اتارنا"

"شازل یہ گولڈ کا ہے میں نہیں رکھ سکتی "

وہ وہی بریسلٹ تھا جو شازل نے نورالعیین کی برتھ ڈے پر اسے گفٹ دیا تھا

وہ اس وقت قبرستان ایک قبر کے ساتھ ساتھ ہی دوسر طرف بیٹھا تھا اس پر تازے سفید گلاب کے پھول پڑے تھے اور اس کی نظر اس قبر پر لکھ تحریر پر ہی تھ

نورالعیین وہاب

وہ نور جس سے شازل کو عشق ہوا تھا وہ عشق جو ادھورا رہنے کے لیے ہوا تھا

اب وہ اس کی قبر پر ہاتھ پھیر رہا تھا اس نے اپنے آنسوؤں پر جو ضبط لیا ہوا تھا وہ ٹوٹ چکا تھا وہ
سک سک کر رو رہا تھا

(51)

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں نور میں تمہارے قاتلوں کو ابرتناک موت دوں گا ان کا زندگی جینا
اجیرن کر کے ان کو موت کی بھیک مانگنے پر مجبور کر دوں گا پر ان کو موت نسیب نہیں ہونے
دوں گا" اس کی سنہری آنکھیں اس وقت انگارے برسا رہی تھی اچانک وہ نرم پڑا
"پر میں ان کو کیسے سزا دوں گا جب مجھے یقین ہی نہیں ا رہا کہ تم مجھے چھوڑ گئی ہو ہماری محبت
ہماری کہانی کو ادھورا چھوڑ کر ---- کیوں چلی گئی تم نور" وہ کسی لوٹے ہوئے انسان کی طرح
بول رہا تھا

وہ سمندر کے کنارے بیٹھ کر نورالعین کے ساتھ گزارے لمحے یاد کر رہا تھا

"نور یار کیوں پریشان کر رہی ہو" شازل کوہی بہت ضروری کام کر رہا تھا جب وہ اکر اسے پریشان کر ہی تھی

"شازل مجھے سمندر لے کر چلے مجھے نہیں پتا مجھے جانا ہے تو جانا ہے آپ کو شرم نہیں آتی اتنی پیاری سی معصوم سی لڑکی کو منع کرتے" وہ جلدی جلدی سب بول گئی

کتنا بولتی ہو یار تم اب اگر تم نے ایک لفظ بھی بولا تو تھپڑ لگ جائے گا

"ایک لفظ اب لگایے تھپڑ" وہ شوخ لہجے میں بولی اور بولتے ہی بھاگ گئی جبکہ اس کی سپیڈ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"پاگل" اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا

(52)

"نور دیکھو میں نے تمہاری خواہش پوری کر دی تم چاہتی تھی نہ کہ میں پولیس آفیسر بنوں اب ا
کر دیکھو نہ میں بھی تو یہ وردی پہنے پیارا لگ رہا ہوں ----- کاش میں اس
وقت اپنی محبت تسلیم کر لیتا تو آج تم میرے پاس ہوتی کہیں سے آجاؤ نور تمہارے بغیر جینا
محال ہے"

وہ سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا اور بہت دور اسے اپنا آپ اور نور العین نظر آرہی تھی وہ بہت
بار ادھر اچکے تھے

"ایک بار کہیں سے آجاؤ میں تمہیں اپنے دل میں چھپا لوں گا اور پھر کبھی نہیں جانے نہیں دوں
گا یہ سانسیں بہت بھاری ہیں مجھ پہ ----- آج شازل خان تسلیم کرتا ہے کہ اسے
نور العین وہاب سے بے پناہ عشق ہے اور وہ اپنی نور سے اپنی آخری سانس تک عشق کیے گا"

"السلام علیکم سر" وہ شازل کو سلیوٹ کرتے ہوئے بولے

"وعلیکم السلام" اس نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سب کے خولے نوٹ کیے

"یہ تم سب نے کیا حولیہ بنایا ہوا ہے مجھے کل سے ہر کوئی پراپر یونیفارم میں نظر آنا چاہیے
انڈرسٹینڈ" وہ ایک روب سے بولا

"یس سر"

"سر باہر ایک آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے" پولیس والا اس کے آفس میں آتے بولا

"کون ہے بھیج دو" کچھ دیر بعد ایک بوڑھا آدمی اندر آتے بولا

(53)

"آپ یہاں کے نئے اے ایس پی ہیں میں بہت امید امید لے کر آیا ہوں کچھ لوگوں نے میری بیٹی کو اغوا کیا ہوا ہے اور مجھ سے پیسوں کا مطالبہ کیا صاحب میں غریب آدمی ہوں اتنی بڑی رقم کہاں سے جمع کروں گا" وہ اب اس کے قدموں میں گر کر رو کر بول رہا تھا

"انکل اٹھے نیچے سے آپ کی بیٹی بہت جلد آپ کے پاس ہو گئی مجھے نہیں پتا یہاں پہلے کیا ہوتا رہا ہے لیکن اب یہاں کچھ غلط نہیں ہو گا" وہ اسے اپنے قدموں سے اٹھاتا ہوا بولا

"شکریہ صاحب بہت مہربانی" وہ ہاتھ جوڑتا باہر چلا گیا

شاذل اس وقت ایک مسجد میں بیٹھا تھا اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھ کانپنے لگے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا مانگیں وہ اپنی خالی ہتھیلیوں کو دیکھ رہا تھا بہت دیر ان کو دیکھنے کے بعد اب وہ رونے لگا تھا

یا اللہ میری نور----- وہ مجھ سے اتنی دور کیوں چلی گئی مجھے اب بھی یقین نہیں ہو رہا کہ وہ چلی گئی ہے میرا دل کہتا ہے وہ زندہ ہے یا اللہ تجھ سے تو کچھ نہیں چھپا اگر وہ زندہ ہے تو مجھے

اس سے ملا دیے میں زندگی میں ہمیشہ سجدہ گر کر تیرا شکر یہ ادا کروں گا اور اگر وہ اس دنیا میں نہیں ہے تو مجھے اس دنیا میں اس کا کر دینا وہ بیٹھا تھا جب ایک بزرگ اس کے پاس آکر بیٹھے

"کیا ہوا بیٹا اس طرح کیوں رو رہے ہو" وی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے

"تھک گیا ہوں"

"کس سے"

"زندگی سے تھک گیا ہوں"

(54)

"یہ آنسو تو کسی کے انتظار میں گر رہے ہیں" وہ حیرانگی سے ان کی طرف دیکھنے لگا اس کے خیرت دیکھ کر بولے

"ایک عمر گزاری ہے میں نے اللہ سے مانگو وہ تمہاری فریاد ضرور پوری کرے گا

"میری فریاد اب میری موت ہی ہے"

"یہ زندگی تمہیں خدا نے دی ہے موت کی دعا کرو گے تو وہ ناراض ہو گا اس سے کبھی بے زار نہیں ہوا کرتے دعا کرو دعائیں اپ قسمت بدلنے کا اختیار رکھتی ہیں تمہاری آزمائش ہے اور اس آزمائش کے بعد تمہاری یہ دعا قبول کی جائے گی"

ترجمہ:

"اور عنقریب تمہارا خدا تمہیں اتنا دیے گا کہ تم

خوش ہو جاؤ گے"

93:5 -

"سر ایک گینگ ہے جو لڑکیوں کو اغوا کرتا ہے اور پھر ان کے والدین سے پیسہ وصول کر رہا " وہ اسی آدمی کی بیٹی کو تلاش کر رہا تھا

"اور اس کے آدمی کراچی کے ساتھ ساتھ اسلام آباد او میں بھی پھیلے ہوئے ہیں " اسلام آباد کا نام سنتے ہی شازل کے دماغ میں کچھ کلک ہوا
نورالعین بھی تو اغوا ہوئی تھی اور اس کا کالج بھی اسلام آباد تھا
(55)

"مجھے اس کیس کے مطلق اور دیٹیل چاہیے اور جتنی بھی لڑکیوں کے اغوا ہونے کی رپورٹ لکھوائی گئی ہے وہ سارا ڈیٹا بھی چاہیے " شازل نے کہا تو وہ اسے سلیوٹ کرتے چلا گیا

تین ماہ بعد

شازل کو آج اس گینگ کے اڈے کا پتا چل گیا تھا اور وہ اسی کو پکڑنے جا رہے تھے -----
 --- وہ اس جگہ پہنچے بہت ویران جگہ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا ان سب نے اپنی گنز نکالی اور
 اندر جانے لگے اندر بہت زیادہ کمرے وہ باری باری سب کمروں میں گئے لیکن انھیں وہاں کچھ نہ
 ملا وہ واپس آنے لگے جب ایک افسر کی آواز آئی

"سر یہاں آئیے جلدی" شازل اس کمرے میں پہنچا تو فرش میں نیچے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں وہ
 وہاں سے نیچے آیا تو ادھر پورا طے خانہ بنا ہوا تھا دو آدمی بیٹھے تھے اور کماز کم پانچ چھ لڑکیاں نیم
 بے ہوشی کی حالت میں بندھی ہوئی تھیں ان آدمیوں کی شازل کی طرف پیٹھ تھی اس لیے وہ اسے
 نہ دیکھ سکے شازل کے اشارے پر دو نے جا کر ان دونوں کے سر پر بندوق رکھ لی
 "ہینڈز اپ تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے"

"ہا ہا ہا انسپکٹر شازل آپ کا ہی انتظار تھا آخر تم ابھی گے مانا پڑے گا ویسے بہت کم عرصے میں ہی اپنا
 نام بنا لیا ہے تم نے " وہ ڈھیٹ بنا کہہ رہا تھا

"بکواس بند کرو اور بتاؤ باقی لڑکیاں کہاں ہیں" شازل غصے میں دھاڑا

"تمہیں کیا لگا مجھ تک پہنچ جاو گے تو ساری لڑکیوں کو چھڑوا لو گے ساری لڑکیاں تمہیں کبھی نہیں مل سکتی"

"جس طرح تم تک پہنچا ہوں تمہارے آدمیوں تک بھی پہنچ جاؤں گا لے کر جاؤ اسے" وہ اسے کالر سے پکڑ کر پھینکتے ہوئے بولا

☆☆☆☆☆☆☆☆

شازل کے پاس جو بوڑھا آدمی آیا تھا اس کی بیٹی وہی سے مل گئی تھی لیکن ابھی اور بہت سی لڑکیاں ان کے قبضے میں ٹھیکہ اس وقت بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا کہ باقی لڑکیاں کہاں ہیں

"دیکھ سیدھا سیدھا بتا دیے نہیں تو اس کی ساری گولیاں تیرے بھیجے میں ہو گی" وہ دونوں اپنے سامنے بیٹھے تھے

"تم چاہے کتنی ہی کوشش کر لو میری زبان نہیں کھلوا سکتے" وہ ڈھیٹ لہجے میں بولا

"اچھا نہیں بتاؤ گے" کہتے ساتھ ہی شازل نے اس کے گھٹنوں پر گولی ماری وہ درد کی شدت سے بلبلا اٹھا اس کے گھٹنے سے خون کا فوارہ چھوٹ پرا

"اسلام آباد میں ہیں وہ سب" اس نے ساری جگہ بتا ہی اس نے بتایا تو شازل ذرا سا مسکرایا

"چھوڑ دو بے رحم انسان اب" وہ چلا رہا تھا تکلیف سے

تم جیسوں کے لیے بے رحم بنا پڑتا ہے اور اگر تم نے ابھی جو تقریر کی ہے وہ جھوٹی ہوئی تو تمہارا وہ حشر کروں گا کے تمہاری سست نسلیں یاد رکھے گی وہ اٹھ کے چلا گیا وہ اپنا بٹوہ ادھر ہی چھوڑ گیا پیچھے سے اس نے اس کے بٹوے میں لگی ہوئی تصویر دیکھی تو وہ بس اسی کو دیکھتا رہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا

"آوے اس انسپکٹر کو بلاؤ میں نے اسے کچھ بات کرنی ہے" اس نے بہر کھڑے خولدار سے کہا جب اس اس کی بات کو سرلیں فی لیا تو اس نے شازل کا بٹوہ اپنے پاس رکھ لیا یہ سوچ کر کے وہ اسے لینے ضرور آئے گا

شازل آج بہت دنوں بعد داہم سے ملنے جا رہا تھا شازل نے دور سے اسے دیکھا تو چہرے پر ایک مسکان نمودار ہوئی

"دل میں تباہی مچی ہے اور پتا نہیں کیسے مسکرا لیتے ہو" وہ اس کے گلے لگتے ہوئے بولا

حضرت علی فرماتے تھے
"مسکراتے رہو بے شک دل سے خون کیوں نہ ٹپک رہا ہو" شازل نے جواب دیا

"شادی کر لو شازل دادا جان بہت بار مجھ سے تمہیں راضی کرنے کی بات کر چکے ہیں"

"میرا دل ساری زندگی کسی اور کو قبول نہیں کریے گا میری تو اس کے علاوہ کسی دوسری لڑکی کو دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی اور تم شادی کی بات کرتے ہو "

"شازل کسی کے ساتھ مرا نہیں جاتا ساری زندگی پری ہے ابھی تمہاری "

"شازل خان تو اسی دن مر گیا تھا جب اسے نور کی موت کی خبر ملی تھی "

"شازل اپنی زندگی کو جیو تمہارے ساتھ اور بھی جانیں جڑی ہیں دادا جی کو دیکھ لو پورا دن تمہارا انتظار کرتے رہتے ہیں تمہاری چچی جنہوں نے تمہیں بیٹے کی طرح پالا ہے احمد چھوٹا ہے ان کا سہارا ہو تم احمد سے اس کی بہن چھین گئی اس کو بھی تمہاری ضرورت ہے "

"میں کیا کروں داہم میں حویلی جاتا ہوں مجھے اندر باہر بس وہی نظر آتی ہے اس کی آوازیں مجھے رات کو سونے نہیں دیتی میرے دماغ میں مبتلا وہ پری میری رگوں کو کمزور کر رہی ہے میرے دل کو کہیں چین نہیں ملتا اس کی محبت میرے وجود کو ناسور کر گئی "

وہ اپنے دوست کا کندھا ملتے ہی بلک بلک کر رونے لگا تھا داہم کو ہمیشہ وہ ایک روب میں نظر آتا تھا جو شخص اپنے ماں کے چھوڑ کر جانے میں اپنے باپ کی موت پر نہ رویا اسے ایک لڑکی سسکنے پر مجبور کر گئی اس کی حالت ایک داہم کے لیے دیکھنا بے حد مشکل ہو رہا تھا کون کہتا ہے محبت گناہگار کر دیتی ہے شازل کو تو نماز میں رونا محبت نے ہی سکھایا

"اچھا چپ کرو اس طرح ہارو مت تمہیں اپنی نور کے قاتلوں کو ان کے انجام تک پہنچانا ہے" اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں شازل کا چہرہ لیتے ہوئے کہا تبھی ان کے پاس ایک چھوٹی سی بچی آئی

"اللہ کے نام پر کچھ دے دو بھیا" وہ چھوٹی سی لڑکی سچ میں بہت پیاری تھی اور اس کی نیلی آنکھیں شازل کو بالکل نور جیسی لگی تھی وہ بہت دیر تک اس کے آنکھوں میں دیکھتا رہا اس کے دوبارہ آواز دینے پر اس نے اپنی سینگی پاکٹ سے بٹوہ نکالنا چاہا پر وہ ادھر نہیں تھا شازل کے اشارے پر داہم نے اسے پیسے دیے

"پولیس سٹیشن گیا تھا شاید وہی رہے گیا لینے جا رہا ہوں" کہہ کر گاڑی کی طرف جانے لگا

"رکو میں بھی چلتا ہوں"

وہ دونوں پولیس سٹیشن پہنچے اس نے جا کر اپنا بٹوہ ڈھونڈا لیکن اسے نہ ملا پھر وہ اسی کمرینل کے کمرے میں گیا اس کی پٹی وغیرہ کروادی گئی تھی

"او آگئے تم مجھے تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" وہ کرسی پر بیٹھے مسکراتا ہوا بولا اسی وقت اس نے شازل کا بٹوہ اس کے سامنے کیا اس نے میز میں سے اٹھایا اور باہر جانے لگے

"اس میں تم نے جس لڑکی کی تصویر لگائی ہوئی ہے اسے میں جانتا ہوں" شازل کے پاؤں جہاں تھے وہی رک گئے اسے لگا شاید نور کو بھی اسی نے اغوا کر کے جان لی ہے وہ اس کی طرف آیا اور اسے مارنے لگا

"تم نے لی اس کی جان بول بغیر آدمی تم میں ذرا رحم نہ آیا ان دونوں پر" وہ غصے میں پاگل ہو چکا تھا اور بس اسے مارے جا رہا تھا اس کے چیخوں سے داہم بھی اندر آگیا

"میں نے نہیں مارا اسے"

"تم نے نہیں مارا تو کیسے جانتے ہو اسے کس نے مارا اسے ----- داہم دیکھو اس نے کیا نور کو مجھ سے دور میں کیا کروں اس کا قاتل میرے سامنے بیٹھا ہے تمہیں ----- تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے" اس نے اپنی گز نکالی اور اسے مارنے لگا جب یک دم وہ چیخا

"وہ مری نہیں ہے زندہ ہے" سب وہی رک گیا کالر سے گرفت ڈھیلی پڑی شازل کو آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی گن نیچے گر چکی تھی شازل کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا پھر کچھ دیر بعد وہ ہوش کی دنیا میں آیا

"یہ ----- یہ کیا بک ---- بکو اس کر رہ ----- رہے ہو"

"دیکھو میں سچ کہہ رہا ہوں یہ دو لڑکیاں مجھے اپنی پوری زندگی نہیں بھول سکتی ان کو ڈیول نے اٹھوایا تھا ان میں سے جو دوسری لڑکی تھی اس نے ڈیول کو قتل کرتے دیکھ لیا تھا اس نے انہیں اٹھوایا پر نجانے کیوں اس کو چھوڑ دیا اور کسی اور لڑکی کا چہرہ خراب کر کے اس کا ایڈیکاڑڈ اور کچھ دوسری چیزے اسے پہنا دی میں نے خود یہ سب کیا تھا وہ پہلی لڑکی تھی جس کی جان اس نے بخش دی تھی اس لیے وہ ابھی تک یاد ہے مجھے" وہ بول رہا تھا اور شازل کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس نے خود پر ضبط کیا کیونکہ اس وقت اسے نورالعین کو ڈھونڈنا ہے

وہ ---- وہ کہاں ہے "ابھی بھی آواز لڑکھڑا رہی تھی

"مجھے نہیں پتا بس یہ پتا ہے وہ پاکستان میں نہیں ہے وہ اسے اپنے ساتھ کسی اور ملک لے گیا"

وہ لٹے قدم باہر نکل گیا اور گاڑی کے پاس آیا

"کیوں کیوں داہم میری زندگی کیوں کھیل رہی ہے میرے ساتھ وہ زندہ ہے ----- وہ زندہ ہے پر اس ملک میں نہیں ہے میں کہاں جاؤں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں ا رہا میرا دماغ سن ہو گیا ہے"

صبر کرو شازل اللہ نے اگر تمہیں اس کے زندہ ہونے کی خبر دی ہے تو وہ تمہیں اس سے ملوا بھی دیے گا

ترجمہ :

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

وہ بغیر کچھ بولے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی چلانے لگا داہم کو وہ ساتھ نہیں لایا وہ اسلام آباد آگیا اور اسی قبرستان آیا اور اس قبر کے پاس گیا جہاں پر نورالعین وہاب کا نام لکھا تھا وہ بہت دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر جا کر اس مقبرہ کو اکھاڑنے لگا

"یہ میری نور-----نور نہیں ہے مجھے یقین تھا میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا-----ڈھونڈ لوں گا میں تمہیں نور"

وہ پاگل بنا اسے توڑ رہا تھا جب کچھ لوگوں نے اس دیوانے کو دیکھا اور اکر اسے پیچھے کرنے لگے

"کیا کر رہے ہو یہ کیا گناہ کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو" بہت سارے لوگوں نے اسے پکڑ رکھا تھا لیکن وہ اب بھی اسی کے پیچھے تھا اور اسے چور چور کرنا چاہتا تھا

"مجھے تو یہ کوئی دیوانہ معلوم ہوتا ہے" ایک آدمی بولا

"چھوڑو مجھے" اس میں اتنی ہمت بھی نہ بنی کہ وہ خود کو چھڑوا سکتا

"پولیس سٹیشن لے کر چلتے ہیں سارا پاگلپن نکل جائے گا" تبھی شازل نے ان سب لوگوں کو پیچھے کیا اور کہا

"اب کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا پولیس سٹیشن لے کر چلو گے میں خود اے - ایس - پی ہوں " غصے سے بولا اور چلا گیا

داہم بہت دیر سے شازل کو ڈھونڈ رہا تھا پر اسے کچھ پتا نہیں چل رہا تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے گاڑی بیمار کی طرف موڑ لی اور ای جگہ گیا جہاں وہ ہوتا تھا اس نے دیکھا وہ بری طرح لڑکھڑا رہا ہے اور بس وہ سمندر کے بیچ میں جا رہا تھا جیسے اس کا ارادہ ڈوبنے کا ہو وہ تیزی سے بھاگ کر اس کے پاس پہنچا اور اسے جھٹکے سے پیچھے کیا

اس نے بغیر کچھ کہے اسے گھر لے آیا رات ہونے والی تھی صبح اس کی آنکھ کھلی تو اسے سر بھاری لگا اسی وقت داہم اس کے کمرے میں آیا

کل کیا کرنے جا رہے تھے تم اور تم نے اتنی غلیظ چیز کو ہاتھ لگایا بھی کیسے

"میں اس کو کیسے ڈھونڈوں گا " وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا

تو شازل تم ان سب کا سہارا لے رہے ہو ان میں سکون ڈھونڈ رہے ہو سکون چاہیے تو نماز میں سکون تلاش کرو قرآن مجید پڑھو

ترجمہ

"بے شک مکڑی کے جالے سے زیادہ کمزور ہیں یہ دنیا کے سہارے"

"تمہیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تمہیں اس کے زندہ ہونے کی خبر دی کیا وہ تمہیں اس سے ملوانے کی طاقت نہیں رکھتا" داہم اسے سمجھا رہا تھا

وہ بغیر کچھ بولے مسجد چلا گیا وہاں پر اسے وہی بزرگ نظر آئے وہ ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا

"مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گے"

"مجھ سے بہت گناہ ہو رہے ہیں"

"تو اپنے اللہ سے معافی مانگو"

"تو کیا وہ مجھے معاف کر دیے گا" وہ ایک امید سے بولا

کیا تم نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا

"اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو بے شک میرا پروردگار رحم والا اور محبت والا ہے"

"میں نے تو کبھی قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا"

"آخری بار قرآن مجید کب پڑھا تھا" انھوں نے شازل سے پوچھا تو اسے شدید شرمندگی ہوئی اسے تو خود یاد نہ تھا کہ اس نے آخری بار قرآن پاک کب پڑھا تھا

"کوئی بات نہیں اب اس کی طرف لوٹ او"

آپ مجھے قرآن پاک پڑھائے گے

"یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے" وہ اس کی بات پر خوش ہوئے

انہوں نے بہت ساری باتیں کی اور ظہر کی اذانوں کی آوازیں شروع ہو گئی ان دونوں نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی شازل نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

"ہم بھی کتنے خود غرض ہیں کام ہوتا ہے تو تیرے آگے سر جھکا لیتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں پر تو تو پھر بھی ہماری ہر مراد پوری کر دیتا ہے میں بہت گناہگار ہوں مجھے بخش دے میں نے تیری بہت نافرمانی کی ہے میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول کر لے" شازل سر ہاتھوں میں دیے رو رہا تھا

"اللہ تمہاری توبہ ضرور قبول کرے گا"

ڈیول نے چہرہ نہ دیکھنے کے باعث دونوں پر گولی چلائی اور وہاں سے چلا گیا جبکہ نورالعین کی گولی حیا نے اپنے سینے میں کھالی تھی نور نے چیخ ماری بیت زور سے اور اس کے پاس نیچے بیٹھ گئی

"حیا یہ ---- یہ تم نے کیا کیا کیوں کیا یہ سب میں ---- میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی سب ---- سب تم ٹھیک ہو ----- جاو گی " وہ اس سے زیادہ خود کو یقین دلوا رہی تھی

"میں نے کہا تھا نہ میں ---- تمہارے لیے اپنی ---- جان بھی دوں گی میں نہیں بچ سکتی تم بھاگ جاو ---- یہاں سے " تکلیف کی شدت سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا لیکن پھر بھی اسے اس وقت نورالعین کی فکر تھی

"بکواس بند کرو میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی " وہ اٹھی اور آگے پیچھے دیکھنے لگی اسے ایک کھڑکی نظر آئی اس نے زور سے اس پر پاس پڑا ڈنڈا مارا اور وہ ٹوٹ گئی بارش 9 بہت تیز لگی

ہوئی تھی وہ ادھر سے کودی اور آگے پیچھے کسی کو مدد کے لیے دیکھنے لگی بھر بجلی کڑکی او اسے سامنے ایک شخص نظر آیا

"یہ تو وہی ہے جس نے اس دن مجھے ہوسٹل چھوڑا تھا" وہ اس کی طرف بھاگی اس بات سے ناواقف کے انھیں جان سے مارنے والا وہی تھا وہ اس کے پاس پہنچی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی

"آپ وہی ہیں نہ میری مدد کریں ----- پلیز اندر میری دوست کو گولیاں ---- انھوں نے ہمیں کڈنیپ ----- وہمیں مار ----- آپ پلیز چلے " وہ ڈر اور سردی سے کانپتے رہی تھی اس لیے اس سے پورے جملے بھی ادا نہ ہو سکے

جبکہ وہ اسے یہاں دیکھ کر خیران تھا اور اس کی باتوں سے سب سمجھ چکا تھا

"آپ گھبراہیں نہیں چلے آپ کی دوست کو کچھ نہیں ہو گا" وہ بھی اس کے ساتھ اندر چلا گیا وہ اندر داخل ہوا تو سب اسے بتانا چاہتے تھے کہ دوسری لڑکی بھاگ گئی ہے لیکن اس کے پیچھے اسی کو دیکھ کر سب سکتے میں چلے گئے

یہ ---- یہ ان سب نے ہمیں پکڑا ----- اور خود بغیر کسی کی پرواہ کیے وہ اسی کمرے میں گئی جہاں حیا تھی اور سامنے اس کا بے جان وجود دیکھ کر وہ اسی کے پاس گر گئی اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے اس کی نبض چیک کرنے لگی جو بالکل بند ہو چکی تھی اس کو لگا جیسے اس کی سانسیں بھی رک رہی ہیں

"حیا ---- آنکھیں کھولا نہ ----- تم اس طرح کیسے کر سکتی ہو تمہیں پتا ہے نہ کہ میرا تمہارے سوا کوئی نہیں اٹھ جاو تمہیں خدا کا واسطہ ہے ----- مجھے اکیلا کر کے مت جاو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی -----

مجھ سے سب دور چلے گئے تم تو مت جاو ----- اٹھ جاو میری اچھی دوست ہو نہ میں نے تم سے کہا تھا نہ کہ میری وجہ سے خود کو کبھی مصیبت میں نہ ڈالنا کیوں نہیں مانی میری بات"

وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اس کے بے جان وجود کے ساتھ باتیں کر رہی تھی تبھی ڈیول کمرے میں آیا اسے یقین تھا اگر اسے دو گولیاں لگی ہیں تو وہ اب تک زندہ نہیں ہوگی

"عینا جلدی او ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا" وہ بڑی مہارت سے ایکٹنگ کرتا بولا

"میں اسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی" اس نے ابھی بھی اس گرد بازو تنگ کیے ہوئے تھے

"بے وقوفی مت کرو یہ لوگ تمہیں بھی مار دے گے یہ بہت زیادہ ہیں میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا وہ مر چکی ہے خود زندہ رہو گی تو اس کا بدلہ لے سکو گی"

اس کی موت کے لفظ پر اس نے تڑپ کر ڈیول کی طرف دیکھا وہ اسے گھسیٹتے والے انداز میں وہاں سے لے گیا

وہ اسے ایک گھر میں لے کر آیا جس کے ایک طرف روڈ اور باقی کے تینوں طرف ایک قسم کا جنگل ہی تھا وہ اسے اندر لے کر آیا گھر بہت ہی خوبصورت اور تھوڑا بڑا بھی تھا

"یہ کس کا گھر ہے" نورالعین نے پوچھا

"میرا ہے" اس نے مختصر جواب دیا

مجھے یہاں کیوں لیکر آہیں ہیں ہو سٹل چھوڑیں میں نے خویلی سب کو بتانا ہے پولیس کے پاس جانا
- وہ تیز تیز بول رہی تھی

"پاگل مت بنو ان کو پتا ہے کہ تم نے انہیں دیکھ لیا ہے وہ تمہیں ڈھونڈ لے گے اور پھر ----
پھر مار دیں گے تمہاری دوست کی ڈیڈ باڈی ہو سٹل پہنچ جائے گی کچھ دن یہیں رہ لو پھر چھوڑ دوں
گا "

نورالعین نے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلایا

نورالعین نے رات کا کھانا نہیں کھایا اور روتے روتے سو گئی سونے سے پہلے اس نے کمرے کو اچھی
طرح لاک کر لیا اور یہ عادت اسے اس کے بابا نے سکھائی تھی
اس کے سونے کے بعد ڈیول اس کے کمرے میں آیا تھا لیکن کمرہ لاکڈ دیکھ کر چلا گیا

صبح نورالعین کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو انجان جگہ پایا لیکن پھر سب یاد آتے ہی اس کی آنکھیں پھر بھیگ گئی لیکن اس بار اس کے حیا کا کندھا موجود نہیں تھا جس پر سر رکھ کر رو لیتی نہ ہی اسے چپ کروانے والا کوئی تھا وہ اٹھی اور فریش ہونے واشروم چلی گئی اور پھر نیچے آہی اسے دور ہی وہ بیٹھا ناشتہ کرتا نظر آیا

"او ناشتہ کر لو رات کو بھی تم نے کچھ نہیں کھایا تھا" اس ڈیول نے کہا

وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی لیکن وہ کھانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی

"مجھے بھوک نہیں لگی" وہ اپنے بازو پر ہاتھ پھیرنے لگی جب وہاں اسے کسی چیز کی کمی محسوس ہوئی

"میرا بریسلٹ کہاں گیا" نورالعین نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"کہیں گر گیا ہو گا" سنتے ہی نورالعین کو دکھ ہوا کیونکہ اس کو اس نے واقعی کبھی نہیں اتارا تھا

"ناشتہ کر لو طبیعت خراب ہو جائے گی"

"میں نے کہا نہ بھوک نہیں ہے" وہ اٹھنے لگی جبکہ کل صبح سے بھوکا ہونے کی وجہ سے اسے چکر آئے اور وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی ڈیول نے کچھ کہے بغیر اس کی پلیٹ میں ناشتہ رکھا

"آپ کا نام کیا ہے" ناشتہ کرتے کرتے اس نے پوچھا نورالعین کے سوال پر وہ تھوڑا سا مسکرایہ

"ہارون ہے ہارون جہانگیر" اس نے آگے سے کچھ نہیں کہا

"وہ تمہاری دوست تھی ----- تم بہت کلوس تھی اس کے"

"نہیں وہ میری دوست نہیں تھیوہ میرے لیے میرا سب کچھ تھی میری میری ہسنے کی وجہ تھی اسے پتا تھا مجھے کیا پسند ہے کیا ناپسند ہے اس نے مجھے تب ہسایا جب میں مسکرانا بھی نہیں چاہتی تھی"

She is not just my friend she is my everything

کہتے ساتھ ہی وہ اپنا منہ ہاتھوں میں دیے رونے لگی

"مجھے نہیں پتا میں اس کے بغیر کیسے جیو گی بس وہی تھی جو میرے ہر مشکل وقت میں میرے ساتھ کھڑی تھی" اس نے اپنے آنسوؤں ضاف کیے اور بولی

"مجھے یہاں اور کتنے دن رکنا پڑے گا"

"کم از کم ایک ہفتہ" اس نے چاہے پیتے ہوئے کہا

"پر میں اتنے دن یہاں نہیں رہ سکتی"

"دیکھو بھروسہ کرو یہاں تم سیف ہو کچھ دنوں بعد معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو میں خود چھوڑ دوں گا جہاں تم کہو گی اب ایک ہفتے تک میرے سامنے یہ بات فی کرنا " وہ کرسی پیچھے کر کے اٹھا

"میں باہر جا رہا کچھ چاہیے ہوا تو گھر میں کسی کو بھی بول دینا " اس گھر میں ملازمین کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا

نورالعین پورا دب اپنے کمرے میں ہی ری اور حیا کو یاد کرتی رہی شام کے وقت وہ بہرنگی اب اس نے سوچ لیا تھا روہے گی نہیں اور جس نے بھی حیا کی جان لی ہے اس سے بدلہ لے گی وہ کیچن میں آہی وہاں اسے ایک خاتون نظر آہی جو کھانا بنا رہی تھی وہ اس کے پاس کھڑی ہو گئی

"بی بی جی کچھ چاہیے آپ کو " اس نے اس کو کھڑا دیکھا تو پوچھا

"نہیں تو ----- میں پ کی مدد کر دوں " جبکہ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسے بی بی جی کیوں بول رہی ہے

"نہیں نہیں میں کر لوں گی صاحب نے دیکھا تو غصہ ہو جائیں گے "

"وہ کیوں غصہ ہو گے اور وہ تو گھر پہ بھی نہیں ہیں آج ایک ڈش میں بناؤں گی " اس نے کہا پر یہ صرف وہ جانتی تھی کہ اسے کچھ بھی بنانا نہیں آتا اس نے کہا اور کام کرنے لگی

رات کو وہ گھر آیا تو وہ کیچن میں ہی تھی ہارون کی نظریں بس اسی کو ڈھونڈ رہی تھی اچانک وہی خاتون باہر اس کے لہے پانی لائی

"بوا عینا کہاں ہے " اس نے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا

"صاحب میں ----- میں نے انھیں بہت بار منع کیا لیکن وہ ----- وہ پھر بھی کیچن میں میری مدد کرنا چاہ رہی تھی " اس کے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اس سے ڈر رہی ہے

"ٹھیک ہے آپ جائیں " ہارون نے اسے کچھ نہیں کہا تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے چلی گئی
کیونکہ وہ ہر کسی کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سزا دیتا تھا

"تمہیں کیا ضرورت تھی کام کرنے کی " اس روٹی نکالتے ہوئے کہا اور کوفتوں کا سالن ڈالا جو کہ
نور میڈم نے بنایا تھا لیکن شاید انہوں نے اس میں مصالے ڈالنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کیا
اس نے ایک نوالہ لیا اور زود سے مکے میز پر مارے

یہ کس نے بنایا ہے کیا ساری مرچیں اسی میں ڈال دی ہیں اس کا چہرہ غصے سے بھر چکا تھا وہ بول
نہیں دھاڑ رہا تھا اور نورالعین اس کے رویہ سے اتنی خوفزدہ ہو گئی کہ بھاگنے لگی جب ہارون نے
اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"تم کہاں جا رہی ہو میں نے تمہیں کچھ کہا ہے بیٹھو واپس " اس نے نورالعین کی کلاہی اتنی سخت پکڑ
رکھی تھی کہ وہ سرخ ہو چکی تھی وہ ڈر کے واپس بیٹھ گئی

"کس نے بنایا ہے یہ " وہ آگے پیچھے دیکھنے لگا

"می----- میں نے میں نے پہلی بار بنایا مجھے نہیں پتا مرچیں زیادہ کیسے پر گئی مجھے معاف کر دیے
میں نہیں بناؤں گی اب " اس نے کانپتے ہوئے بولا ہارون ایک دم نرم پڑا

"اگر آپ پہلے بتا دیتی تو یہ سب نہ ہوتا " اس نے انتہائی نرمی سے کہا اور وہی کھانے لگا

آپ----- آپ یہ کیوں کھا رہے ہیں

"آپ نے پہلی بار اس گھر میں کچھ بنایا ہے کھانا تو پڑے گا ویسے مرچیں اتنی بھی زیادہ نہیں ہیں"

"نہیں ہیں تو پہلے اتنا ہنگامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی "

اس نے دل میں کہا اس نے کھایا تو اسے بھی مرچیں اتنی زیادہ نہیں لگی وہ تو ویسے بھی سپانسی کھاتی
تھی

وہ باہر بیٹھا تھا جب نورالعین اس کے پاس آکر بیٹھی وہ اپنا کوئی کام کر رہا تھا اس کو پریشان دیکھ کر اس نے پوچھا

"آپ پریشان ہیں کچھ ہوا ہے"

"نہیں بس سر میں درد ہے" اس نے لیپ ٹاپ ساہیڈ پر رکھا

"میں-----میں آپ کے لیے کافی بنا دوں تھوڑا بہتر لگے گا"

"تمہیں بنانی آتی ہے" اس نے پوچھا

"جی میں بنا لیتی ہوں بس وہی تو بنانی آتی ہے" ساتھ ہی ایک چہرہ اس نورالعین کی آنکھوں کے سامنے آیا

"وہ تو مجھے بھی مار دیے گا یہ اللہ میں کیا کروں مجھے یہاں سے بھاگنا ہو گا یا اللہ میں کیا کروں سب سمجھ رہے ہو گے میں مر گئی ہوں" اس کا سر چکرا رہا تھا ساری باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی پھر اس نے خود کو تسلی دی کہ وہ یہاں سے رات کو بھاگ جائے گی

رات کو اس نے ہارون کے ساتھ ہی کھانا کھایا اور کچھ کہے بغیر کمرے میں جانے لگی

"عینا کچھ دیر ادھر ہی بیٹھ جاو" اس نے اسے روکتے ہوئے کہا

"میرے طبیعت ٹھیک نہیں ہے آرام کرنا چاہتی ہوں" اس نے بہانہ بنایا

"تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک مجھے کیوں نہیں بتایا آوے ڈاکٹر کو فون کرو" وہ اس کے پاس آکر پوچھنے لگا

"نہیں میں ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گا" کتنا دوغلا انسان ہے یہ کیسے اکیٹنگ کرتا ہے

Are you sure

اس نے پوچھا تو نورالعین نے اثبات میں سر ہلا کر چلی گئی رات کو سب سو گئے تو وہ کمرے سے باہر نکلی بڑی سی کالی چادر میں وہ مکمل چھپی ہوئی تھی وہ ایک دوسرے کمرے میں آہی جہاں پر ایک کھڑکی تھی جو پیچھے جنگل کی طرف کھولتی تھی اسے بس یہیں راستہ نظر آیا کیونکہ اور ہر طرف گارڈز ہر وقت ہوتے تھے وہ اس کمرے میں آہی اور کمرہ بند کر دیا وہ اس کھڑکی کے پاس پہنچی لیکن اس نے دیکھا وہ بہت اونچی ہے

"نجانے اس انسان نے مجھے کس مقصد کے لیے زندہ رکھا ہوا ہے اپنی عزت گنوانے سے اچھا موت ہے" اس نے کہا اور چھلانگ لگا دی

لیکن وہ نیچے گڑی تو مختلف جگہ سے خون نکل آیا اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی لیکن ان سب میں اس نے بس اپنے پاؤں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا شاید اس کی پاؤں کی ہڈی ٹوٹ چکی وہ اپنے سارے درد کو بھلا کر اٹھی اور بھاگنے لگی اس سے چلا نہیں جا رہا تھا وہ لنگڑا رہی تھی لیکن پھر بھی چلتی رہی وہ پوری رات اسی حالت میں رہی صبح اسے ایک سڑک نظر آہی دل کو تسلی ہوئی وہ چلتی ہوئی آگے آہی سامنے ہی وہ ایک درخت سے ٹیک لگائے سیٹی بجا رہا تھا جبکہ ایک ہاتھ میں گن تھی اس کو دیکھتے ہی نورالعین کے پاؤں تلے زمین نکل گئی وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آیا

"کافی دیر لگا دی میں کب سے کھڑا انتظار کر رہا ہوں "

"مجھے جانے دو "

"ایسے کیسے دیکھو کتنی چوٹیں لگوائی پہلے ہاسپٹل چلو "

"مجھے ہاتھ نہ لگاؤ "

وہ اسے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھا چکا تھا وہ ہاتھ پاؤں مارتی رہی لیکن اس کی سنتا کون

"ویسے کوشش اچھی تھی پر ایک بار دیکھ لیتی گھر میں کیمرے لگے ہیں " اس نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا

"تم کیا چاہتے ہو مجھ سے جانے دو مجھ ----- میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں-----

تم نے میری دوست کو مار دیا مجھے بھی مار دو " اس نے روتے ہوئے کہا

"فلحال چپ کر کے بیٹھو آگے ہی کیا خالت بنالی ہے گھر چل کر بات کرتے ہیں اور مجھے تمہارے علاوہ کچھ نہیں چاہے"

وہ دونوں ہاسپٹل پہنچے تو ڈاکٹر نے اس کے زخموں پر پٹی کی اوڈ اس کا پاؤں دیکھا

"ان کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے آپریشن کرنا ہو گا"

"تو میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو کرو نہ"

"اس کو کچھ ہونا نہیں چاہیے" اس نے اس کا کالر پکڑتے غصے سے بولا

آپریشن کے کچھ دنوں بعد وہ اسے گھر لے آیا تھا وہ رات کو اس کے کمرے میں آیا اس دن کے بعد اس کی نورالعین سے کوئی خاص بات نہ ہوئی تھی

"دیکھو یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی ہے اگر اس کے بعد تم نے خود کو کوئی نقصان پہنچایا تو میں تمہیں اور سزا دوں گا تم مانو یہ نہ مانو لیکن اب تمہیں یہیں رہنا ہے " وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

"تم کیا سمجھتے ہو خود کو تم نے مجھ سے میرا سب چھین لیا تم نے میری دوست کو مار دیا نجانے اور کتنے قتل کیے ہیں اور میں ایک قاتل کے ساتھ رہوں گی اگر تم نے مجھے نہیں جانے دیا تو میں خود کی جان لے لوں گی " بس ہارون کا صبر جواب دیے گیا اس نے رکھ کے نورالعین کے چہرے پر دپھڑ مارا جس کی آواز پورے گھر میں گونجی

"بکو اس بند کرو اگر اب تم نے کوئی فضول بات کی تو تمہاری جان میں خود اپنے ہاتھوں سے لوں گا " اسے دھکا دیتے باہر چلا گیا وہ وہی بیٹھی روتی رہی اسے اذانوں کی آوازیں آہی

"کچھ بھی ہو بیٹا نماز کبھی نہ چھوڑنا " دادا جی کی بات یاد آئی وہ اٹھی اور وضو کرنے چلی گئی واپس آکر اس نے نماز پڑھی اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

یا اللہ میں آج بھی آپ سے کوئی شکوہ نہیں کروں گی بس میری عزت کی حفاظت کرے گا
میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے مجھے میرے اپنوں سے ملوا دیے مجھے یہاں سے
نکلنا دیے کتنے ہی دیر وہ سر سجدے میں دیے روٹی رہی اور اللہ سے اپنے آنسوؤں کے ذریعے مدد
مانگتی رہی پھر اسے یاد آیا کہ اس نے بہت دنوں سے قرآن پاک نہیں پڑھا ہے لیکن اسے
کمرے میں قرآن پاک نظر نہ آیا وہ باہر نکلی تو کوئی بھی نظر نہ آیا تو وہ واپس چلی گئی

وہ زیادہ کمرے سے باہر نہیں نکلتی تھی ایک مشکل سے ایک وقت کا کھانا کھاتی تھی وہ بھی بوا اسے
زبردستی کھلاتی تھی

"بوا پورے گھر میں قرآن پاک نہیں ہے کیا کوئی بھی نہیں پڑھتا"

"نہیں بیٹا تم تو کچھ ہی دن ہوئے ہیں یہاں آئے ہوے"

"کیا مطلب آپ یہاں کب آئی تھی"

"جس دن آپ آہی تھی اسے دو دن پہلے "

"میں نے قرآن پاک پڑھنا ہے آپ منگوا دیں نہ "

"بیٹا تم خود ہارون سے کہو وہ منگوا دیے گا میں تو اس سے بات نہیں کر سکتی "

"بوا اتنا بھی کیا ڈرنا مجھے تو ڈر نہیں لگتا ہے ویسے بڑا ہی جاہل پاگل درندہ اس طرح کوئی کسی کو قید کر کے رکھتا ----- ارے آپ کہاں جا رہی ہیں "

اس نے پیچھے دیکھا تو وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا اللہ جی کہیں اس نے سب سن تو نہیں لیا مجھے بچا لے اس نے دل میں سوچا

"ا-----اپ کب آئے " اس نے ڈرتے ڈرتے

"اس وقت جب میرے قصیدے پڑھے جا رہے تھے " اس نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ میں ----- غلطی سے اسے سمجھ نہیں آہی کہ کیا کہے اس لیے باہر جانے لگی جب وہ اس کے سامنے آکر اس کا راستہ روک چکی تھی جبکہ اسے گھبراتے ہوئے دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکان آہی

"تمہیں تو مجھ سے ڈر نہیں لگتا تو اس طرح کانپ کیوں رہی ہو "

وہ گھر میں ----- میں قرآن پاک نہیں ہے ----- میں نے پڑھنا ہے اس نے بات گھماہی

"کل تک آجائے گا " اس نے کہا تو نورالعین جانے لگی

"مجھے معاف نہیں کر سکتی "

"میری حیا واپس لا دیں اور یہاں سے جانے دیں تو کر دوں گی"
ہارون نے ایک سرد آہ بھری

"تمہاری دونوں خواہشات میرے بس میں نہیں ہیں"

"تو پھر مجھ سے بھی معافی کی امید مت رکھیں" کہہ کر چلی گئی

"بوا اتنے مہینے ہو گئے مجھے گھر واپس جانا ہے میں یہاں نہیں رہ سکتی" وہ ان سے بہت گھل مل گئی تھی اس کا خیال بالکل اپنی بیٹی کی طرح رکھتی تھی

صبر کرو بیٹا میں اسے جتنا جانتی ہوں وہ تمہیں یہاں سے کبھی بھی نہیں جانے دیے گا -----
--شاید وہ تم سے محبت کرنے لگا ہے

"محبت یہ ہے مجھے قید کر کے یہاں رکھا ہوا ہے اور صبر کرنے کے علاوہ میرے پاس راستہ ہی کیا" وہ روٹی ہوئی اوپر جا رہی تھی جب ہارون نے دروازے سے اسے دیکھا

"عینا کیا ہوا ہے ----- بتاؤ نہ کیا ہوا کہیں درد ہو رہا ہے بتاؤ مجھے کیوں رو رہی ہو" وہ نیچے سے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا

"تم ہو میرے درد کی وجہ مجھے ----- مجھے ایک قیدی بنا دیا ہے مجھے جانے دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں کیا چاہتے ہو آخر مجھ سے گھٹیا انسان قاتل کیوں رکھا ہوا ہے مجھے یہاں بتاؤ" وہ اس کا کالر پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے چیخ رہی تھی

"گھٹیا انسان تمہیں پتا ہے گھٹیا انسان کیسا ہوتا ہے میں تمہیں اب بتاؤں گا" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کیچن میں داخل ہوا

اگ جلا کر چھڑی گرم کرنے لگا اور پھر وہی اس کی کلاہی میں رکھ دی

"چھوڑ دو مجھے----- میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے----- مجھے درد ہو رہا ہے" جہاں پر
چھڑی رکھی گئی تھی وہ ساری جگہ جل چکی تھی

"تمہیں جانا ہے نہ----- میں نے کہا تھا میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھانا تم نے میرا
اصل روپ ابھی دیکھا ہی کہاں ہے" وہ اسے پکڑ کر اس کے کمرے میں لے گیا اور وہاں بند کر
دیا

"اب تمہیں پتا چلے گا قید کیا ہوتی ہے" وہ اسے اندر پھینک کر چلا گیا

اندر وہ روتی رہی نجانے کتنے لمحے--- اس کی بازوؤں پر کسی نے دوائی لگانے کے لیے نہ دی اب وہ
بیٹھ کر اپنے جلسے ہوئے بازو کو دیکھ رہی تھی

آہ میرا ہاتھ----- جل گیا وہ سسکیوں سے رو رہی تھی

"چلو میں دوائی لگا دیتا ہوں " وہ اس کے ہاتھ پر دوائی لگا رہا تھا اور وہ سوں کر رہی تھی کتنی لاڈلی تھی وہ سب کی

وہ دیکھ رہی تھی اس کی پرواہ کرنے والا یہاں کوئی نہیں تھا

"شازل مجھے بچا لے یہاں۔۔۔۔۔ سے کیا آپ اپنی نور کو بھول گئے پلیز مجھے لے جائیں یہاں
سے۔۔۔۔۔ میرے مرنے سے پہلے یا اللہ میری مدد فرما " اس کی آنکھیں مکمل سوجھ چکی تھی
اور وہ وہی پر نیچے بیٹھے روتی روتی سو گئی تھی

صبح وہ سو رہی تھی جب ہارون اس کے کمرے میں آیا اس کے ہاتھ میں کھانا اور ٹیوب تھی اس نے وہ میز پر رکھی اور اکر اسے کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھنے لگا اور

ان پر اپنا ہاتھ رکھا اپنے پاس کچھ غیر معمولی سا محسوس کر کے نورالعین کی آنکھ کھلی اور جھٹکے سے پیچھے ہوئی

تم یہاں کیا کر رہے ہو تم ----- تم نے مجھے ہاتھ کیسے لگایا نکلو یہاں سے وہ اٹھ کر اپنے آپ کو چادر میں چھپانے لگی

"میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا ----- میں بس ناشتہ دینے آیا" اس نے صفائی دی

"میں تمہارے ارادے اچھے سے سمجھتی ہوں" اس نے اس کا بازو پکڑ کر خود کے قریب کیا

"اگر میرے ارادے پتا ہیں تو یہ بھی پتا ہو گا کہ تم مجھے کچھ کرنے سے روک نہیں سکتی -----
- دیکھو لڑکی میرا ضبط نہ آزماؤ تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی ----- اب چپ کر کے ناشتہ
کر لو"

"مجھے نہیں کھانا اگر تم قاتل ہو تو یہ بھی حرام کا ہی ہو گا"

"بہت جلدی پتا چل گیا " اس نے کہا اور اسے دواہئی لگانے لگا اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا جب اس کی ایک سخت نگاہ میں خود ہی ہاتھ آگے کر دیا ایسا کرنے سے ہارون کے چہرے پر ایک مسکان آہی وہ دواہئی لگا کر جانے لگا

"مجھے یقین ہے تم یہ میرے ہاتھوں سے کرنا پسند نہیں کرو گی " کہہ کر چلا گیا

آج وہ گھر میں اکیلی تھی بہت دنوں سے وہ گھر میں ہی نہیں آیا تھا اس نے آج پھر یہاں سے جانے کا ارادہ کیا

وہ گھر کے پچھلی طرف آہی کیونکہ وہاں پر ایک ہی گارڈ تھا وہ اس کے پاس آہی اور اسے بولا

بھائی آپ کو اندر بوا بلا رہی ہیں

"وہ مجھے کیوں بار رہی ہیں "

"آپ خود ہی پوچھ لے مجھے کیا پتا " اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

"میں یہاں سے نہیں ہل سکتا "

"دیکھیں آپ جا کر ان کی بات سنے نہیں تو میں ہارون سے آپ کی شکایت کروں گی وہ آپ کو سزا دیں گے "

"نہیں میں جاتا ہوں " اس کو پتا تھا اگر اس لڑکی نے اس کی شکایت لگا دی تو اس کا کچھ نہیں بچے گا نورالعین نے اس کے جاتے ہی وہاں سے بھاگ گئی اس بار وہ جنگل نہیں گئی بلکہ روڈ کی طرف آہی تاکہ وہاں سے مدد مانگ سکے

وہ ایک رکشے میں بیٹھ کر پولیس سٹیشن جانے لگی مشکل سے اس نے آدھا سفر کیا تھا جب اسے آگے بہت سی گاڑیاں نظر آہی اسے پتا چل چکا تھا وہ ہارون ہی ہے وہ وہاں سے نکل کر بھاگ گئی

بھاگتے ہوئے وہ ایک آدمی سے ٹکراہی

"میرے مدد کریں انکل پلینز میں مشکل میں ہوں " وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑنے لگی

"بیٹا گھبراؤ نہیں میرے ساتھ چلو " وہ اسے اپنے گھر لے آئے گھر کافی چھوٹا سا تھا انہوں نے اسے پوچھا تو نورالعین نے بس اتنا ہی بتایا کہ اسے کسی نے کڈنیپ کر لیا تھا اور وہ بھاگ کے آہی ہے

"بیٹا پانی پیو تم یہاں بے فکر ہو کر رہو تم جہاں کہو گی میں چھوڑاؤں گا اور اگر تمہیں یہاں رکنا ہے تو جتنے دن چاہے رہو " وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے وہ آدمی اسے بالکل اپنے باپ جیسا لگا

وہ گھر سے باہر نہیں نکلتی تھی کافی دن ہو گئے تھے اسے یہاں رہتے ہوئے

"انکل آپ یہاں اکیلے رہتے ہیں " اس نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا

"میری ایک بیٹی تھی اس کی شادی ہو گئی ہے " انہوں نے جواب دیا تبھی دروازے پر دستک ہوئی

"میں دیکھتی ہوں " نورالعین نے کہا اور دروازہ کھولنے جانے لگی اس نے دروازہ کھولا اور سامنے ہی ہارون کو کھڑا دیکھ کر اس نے فوراً دروازہ بند کرنا چاہا لیکن وہ کھول کر اندر اچکا تھا

"میں نے کہا تھا تم مجھ سے بچ نہیں سکتی ----- کیا یا اس گھر میں اتنے دن کیسے رہی ہو"

اسی وقت اندر سے وہ آدمی باہر نکلے

"تم ----- تم اندر کیسے آئے "

"آپ نے اس کا خیال رکھا اس کا شکریہ لیکن مزید اس کی ضرورت نہیں ہے " وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگا

"چھوڑو اسے تم اسے زبردستی نہیں لے کر جاسکتے" انھوں نے نورالعین کا ہاتھ چھڑوانا چاہا

"اچھا اور تم روکو گے مجھے" اس نے اسے پیچھے دھکا دیا اور اس کی ٹانگ پر گولی ماری نورالعین نے بہت زور کی چیخ ماری

"انکل----آپ-----میں تمہارے ساتھ چل رہی ہوں تمہیں خدا کا واسطہ ہے انہیں چھوڑ دو"

وہ ہارون کے پاس جا کر بولنے لگی

"جلدی سمجھ گئی"

"ان لو ڈاکٹر کے پاس لے چلو پلینز وہ ٹھیک نہیں ہیں" اس کے اشارے پر دو گارڈز نہ انہیں اٹھانا چاہا

"مجھے معاف کر دو-----میں تمہیں بچا نہیں پایا"

"نہیں انکل آپ ایسے نہ بولے-----آپ نے تو میری اتنی مدد کی-----اگر میں بچ گئی تو آپ سے ملنے ضرور اوں گی آپ اپنا خیال رکھیے گا

Emotional fools

"چلو یار دیر ہو رہی ہے"

ہارون نے کہا تو دو گاڑی میں بیٹھ گئی

"اس بار قسم سے تم بھاگنے کی ہمت نہیں کرو گی" گاڑی چلاتے ہوئے کہا لیکن نورالعین کچھ نہیں بولی

"ہم-----ہم کہاں جا رہے ہیں" دوسرے راستے کو دیکھ کر بولی

"دبئی" ایک لفظ کا جواب دیا گیا

کیا-----تم پاگل ہو گئے ہو میں نہیں جاؤں گی

"تم سے کوئی پوچھ رہا ہے"

"تم کیوں یہ سب کر رہے ہو میں اب ایسا نہیں کروں گی پلیز مجھے وہاں نہ لے کر چلو"

"نہیں اب میں تمہاری باتوں میں نہیں آؤں گا-----تم نے خود مجھے مجبور کیا ہے اب رونا بند کرو" اس کے لہجے میں سختی نہیں تھی

وہ دبئی پہنچ گئے تھے اسے لیے ایک فلیٹ میں آیا اس کے بہت سے الیگ ذرائع تھے نکلی پاسپورٹ بنوانا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا

وہاں پہلے سے ہی ہوا موجود تھی اور کوہنئی نہیں تھا وہ اس کو چھوڑ کر باہر چلا گیا اس نے اب سوچ لیا تھا اسے اب اس کی طرح ہی ڈیل کرے گی وہ اب بھی مایوس نہیں ہوئی تھی اسے پورا یقین تھا اس کا خدا اسے ضرور یہاں سے نکالے گا

رات کو اس نے نماز ادا کی آڑ پھر قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھ رہی تھی جب اچانک اس کی انگلی رک گئی وہ کافی دیر بیٹھی آنکھوں میں آنسو لیے اس آیت پر انگلی رکھ کر اسے محسوس کر رہی تھی جیسے رب اس سے بات کر رہا ہو، اسے سمجھا رہا ہو

ترجمہ:

" تمہارا مستقبل تمہارے ماضی سے بہتر ہو گا "

یا اللہ مجھے پتا ہے آپ میری برداشت سے زیادہ مجھے نہیں آزمائیں گے اب جو میں کروں گی اگر اس میں غلط ہو گیا تو معاف کر دینا میری مدد کرے گا میں اپنی آخری سانس تک امید نہیں ہاروں گی

ہارون بہت دنوں بعد گھر آیا تھا وہ آکر صوفے پر بیٹھ گیا
بواپانی دیں دے اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے تھے جب اسے کچھ محسوس ہوا تو اس نے
ہاتھ اٹھائے نورالعین کو پانی کا گلاس پکڑا دیکھ اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے لیا

"حیرت ہے یہ تم ہی ہو" اس نے پانی پیتے ہوئے بولا

"جی میں ہی ہوں"

"کوئی کام ہے" اس نے اس کا بدلا ہوا لہجہ دیکھا تو پوچھا

"نہیں"

"پھر اتنی سکون سے کیسے بیٹھی ہوئی ہو-----غصہ بھی نہیں کر رہی"

"کیونکہ مجھے پتا ہے اب یہاں سے باہر نہیں نکل سکتی ہارمان لی میں نے "

"چلو یہ بات تو اچھی ہے-----دیکھو میں تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا پہلی بار میں نے کسی انسان کی خواہش کی ہے بس پوری کرنا چاہتا ہوں سب بھول جاو ایک بار بھروسہ کرو میں تمہیں کبھی دکھ نہیں دوں گا " ہارون نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا جبکہ نورالعین کو دل کر رہا تھا اس کا ہاتھ توڑ دے اس نے کنٹرول کیا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے آزاد کیا اور مسکراتے ہوئے بولی

"مجھے کچھ وقت چاہیے سب بھولنے کے لیے " بس وہی جانتی تھی اس نے یہ لفظ کیسے ادا کیے

وہ اس کے ساتھ اپنا رویہ اچھے رکھے ہوئے تھی اور روز باہر نکلنے کے منصوبے بناتی لیکن اس نے ایک بات نوٹ کی کک ایک کبوتر روز کھڑی کے باہر دیوار پر ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا لیکن وہ کھڑکی بند تھی اس لیے وہ اس کے پاس نہیں جاسکتی تھی وہ اب بھی کمرے میں ہارون کے جانے کے بعد روتی تھی اور اپنے خدا سے دعا مانگتی تھی وہ اپنے کمرے میں تھی جب ہوا اسے بلانے آہی لیکن اسے روتے ہوئے دیکھ وہی پر بیٹھ گئی

"ہم تو بیٹیاں ہیں بوا کوئی دکھ ہمارا کیا بگاڑ لے گا ہماری ماؤں نے ورثے میں صبر سونپا ہے"

"میں سمجھ سکتی ہوں" انہوں نے اسے تسلی دینی چاہی

"نہیں آپ نہیں سمجھ سکتی کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا میری کیا کیفیت ہے کوئی نہیں جان سکتا آپ کو پتا ہے ایک دوست کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے میری ساری تکلیفیں ایک طرف لیکن حیا کا جانا میرے دل کو چیر گیا ہے وہ ہوتی تو میں یہاں نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے کہا تھا وہ میرے لیے جان دے دے گی ار اس نے میرے لیے اپنی جان گنوا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ایسا کیوں کیا ہوا " وہ اب ان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

★★★★

"کیسے آنا ہوا پتا چل گیا کہ کوئی گھر بھی ہے اپ کا" شاہد صاحب نے شازل صاحب کو گھر آتے دیکھا تو پوچھا

شنے ابھی گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا کہا سے نورالعین کے زندہ ہونے کی خبر ملی ہے وہ پہلے اس کو ڈھونڈنا چاہتا تھا

"اپ کو اب شکایت نہیں ملے گی" اس نے پہلے بہت سی بڑی عادات اپنالی تھی لیکن مسجد میں پابندی سے نماز اور ترجمہ کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کے بعد سب چھوڑ دیا تھا صرف خدا کے آگے سجدے میں گر گڑا کر دعا مانگتا تھا

"یہ کوئی وقت نہیں ہے واپس آنے کا"

"دادا جان میں ڈیوٹی پر ہوتا ہوں"

"پہلے جب کہا تھا تب تم پولیس میں نہیں گئے اور اب جب سرپنچ بنے والے تھے اب تم پولیس میں بھرتی ہو گئے "

"دادا جان چاچو ہیں نہ آپ ان کو بنا لے" کہہ کر چلا گیا

پتا نہیں اس حویلی کو کس کی نظر لگ گئی

"احمد میں نے کہا نہ تم کہیں نہیں جاو گے یہاں پڑھائی ہوتی ہے تو کرو نہیں تو نہ کرو آگے ہی اپنی بچیوں کو کھو چکی ہوں تمہیں نہیں کھو سکتی " احمد نے آج واپس جانا تھا لیکن کوثر نے ضد لگائی ہوئی تھی کہ۔ وہ اسے نہیں بھیجے گی اب وہ رونے لگی تھی

"اچھا ماما میں نہیں جا رہا کہیں اب چپ کر جائیں آگے ہی آپ کی طبیعت خراب تھی " اس نے اپنی ماں کو چپ کرواتے ہوئے کہا حیا کی موت کے بعد اب وہ بھی بہت ذمہ دار ہو گیا تھا

"دیکھو میں تمہیں کتنی بار کہہ چکا ہوں میں نے شادی نہیں کرنی تمہیں سمجھ نہیں آتی " وہ غصے سے بولا

"سمجھ تو تمہیں نہیں ارہی میں محبت کرتی ہوں تم سے "

"محبت کرتی ہو تو پیچھا چھوڑ دو تمہیں سمجھ نہیں آتا میرے دل میں کوئی اور ہے میں اس کی جگہ نہیں دے سکتا کسی اور کو

وہ جس کا کچھ پتا ہی نہیں ہے نجانے زندہ ہے کہ مر گئی

Don't cross your limits----- get out

اس نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا

"کب تک انتظار کرو گے اس کا "

"کاش جانے والا بتا کر گیا ہوتا کہ وہ کب لوٹ کر آئے گا----- پر میں مرتے دم تک اپنے آپ کو اسی کے لیے سنبھال کر رکھوں گا"

"میں بھی تمہارا آخری سانس تک انتظار کروں گی" اس نے دل میں کہا اور چلی گئی یہ مریم تھی شاہ صاحب کی بیٹی شازل ایک بار ان کے اثرار کرنے پر ان کے گھر گیا تھا تب ہی اس نے شازل کو دیکھا تھا اور اپنے والد کو بھی رشتے کے لیے کہا تھا لیکن اس نے منع کر دیا لیکن مریم نہ مانی

ہارون باہر گیا ہوا تھا نورالعین اب بھی اس کبوتر کو دیکھ رہی تھی اس نے کھڑکی کھولی اور کبوتر کو ہاتھ لگانا چاہا لیکن آگے فریم ہونے کی وجہ سے اس کا ہاتھ نہیں پہنچ رہا تھا وہ اندر سے چھڑی لائی اور اسکی کیلیں نکالنے لگی اس کو ایک ساہیڈ پر رکھا کر اس نے اس کبوتر کو پکڑنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ وہی پر رک گیا وی تو کوئی سکریں تھی جس پر وہ ساری ویڈیو چل رہی تھی اس نے آگے پیچھے دیکھا تو دونوں جانب سپیکر لگے ہوئے تھے جس میں سے ہوا اور اس کبوتر کی آواز آرہی تھی وہ

ایک ڈنڈا لائی اور اس سکرین پر مارا اور وہ بند ہو گئی اور ساتھ ہی پورے گھر کی لائٹ بھی بند ہو گئی پورے گھر میں اندھیرا چھا گیا اسے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا اسے پینک اٹیک بھی پڑ جاتا تھا وہ آہستہ آہستہ اپنے کمرے میں آہی اور وہی پر روتی رہی

ہارون گھر آیا ساتھ ہی لائٹ ٹھیک کروا کر نورالعین کو ڈھونڈنے لگا وہ اس کے کمرے میں آیا جہاں اسکو وہ بیہوشی ملی

"عینا-----عینا کیا ہوا ہے آنکھیں کھولو اٹھو نہ کیا ہوا ہے" اس کا پورا چہرہ پسینے سے بھیک چکا تھا اور آنکھوں کی پلکیں اب بھی گیلی تھی وہ اسے اٹھا کر بیڈ پر لایا اس کے چہرے پر پانی ڈالا تو اسے کچھ ہوش آیا وہ اتنی ڈری ہوئی تھی کہ جھٹ سے اس کے گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"وہ اندھیرا مجھ-----مجھے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے-----آپ کیوں چلے گئے تھے میں مر جاتی" وہ اب بھی اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی

"ایسے نہیں بولتے ----- کچھ نہیں ہوا تم بالکل ٹھیک ہو " اس نے نورالعین کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا

"میں ٹھیک نہیں ہوں " اس نے کہا اور اپنا پاؤں کمبل سے باہر نکالا تو وہ بہت بری طرح کٹا ہوا تھا اور خون سے بھرا ہوا تھا

"یہ ----- یہ کیسے ہوا کتنا خون نکل رہا ہے " وہ کافی پریشان ہوا اور اسے پٹی کرنے لگا نورالعین اب بھی سوں سوں کر رہی تھی

"تم آرام کرو میں تمہارے لیے کوہی پین کیلر لے کر آتا ہوں " وہ واپس آیا تو ہتھ میں ٹرے پکڑی ہوئی تھی جس میں دودھ اور دواہی تھی

"یہ لو جلدی سے کھا لو اور آرام کرو " اس نے دوائی لی اور سونے لگی

"مجھے لگتا ہے تمہیں سوچنے کے لیے کافی وقت مل چکا ہے اتنا----- انتظار نہ کرواؤ" اس نے بغیر اسے دیکھے کہا اور چلا گیا

"آیا بڑا انتظار نہ کرواؤں میرا دل کرے تو ابھی تمہیں جان سے مار دوں تمہارے ساتھ میں وہ کروں گی کہ تم مجھے اپنے ساتھ لانے پر پچتاؤ گے" وہ اس کی نکل اتارتے ہوئے بولی

"یا اللہ مجھے اس سے ملوادیے مجھے پتا ہے میں بہت گناہگار ہوں لیکن میری آزمائش اس طرح مت لے میرے انتظار کو ختم کر دیے میری زندگی اس کے بغیر ادھوری ہے میں زندگی بھر تیرے سجدے میں رہوں گا" وہ مسجد میں بیٹھا رو کر دعا مانگ رہا تھا اسی وقت وہ بزرگ اس کے پاس آ کر بیٹھے

"تمہارا انتظار پورا ہو جائے گا"

"کب" اس نے ان کی طرف دیکھا

"کتنے سالوں سے انتظار کر رہے ہو اس کا ----- تین چار پانچ یا پھر چھ کیا تمہارا انتظار حضرت یعقوب سے زیادہ ہے جو اپنے بیٹے کے میں نابینا ہو گئے تھے یا پھر تمہارا انتظار زلیخا سے زیادہ ہے جس نے اپنی جوانی حضرت یوسف کے انتظار میں لگا دی تھی لیکن آخر میں حضرت یعقوب بھے اپنے بیٹے سے مل گئے تھے اود زلیخا کو بھی حضرت یوسف مل گئے تھے کبھی جو تمہیں لگے کہ تمہارا انتظار انتظار ہی رہ جائے گا تو جان لو کہ تمہارا اور یعقوب کا اللہ ایک ہی ہے"

اس نے کچھ بھی نہیں بولا بس نظریں نیچے کیے ہوئے تھا

"میں تمہیں بالکل اپنا بیٹا مانتا ہوں جب وہ لڑکی تمہاری زندگی میں شامل ہو گی تم میں اسے ضرور ملنا چاہوں گا"

"آپ کو اتنا یقین کیسے ہے وہ مجھے مل جاہے گی"

"کیوں"

"اس لیے صبر کرو۔۔۔۔۔۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے چلو نماز ادا کرو" کہہ کر چلے گئے

"عینا میں جا رہا ہوں رات کو دیر ہو جاہے گی کھانا کھا کے سو جانا" ہارون جا رہا تھا جب اس نے نور العین سے کہا

"ٹھیک ہے" وہ اب نورالعین پر اتنی نظر نہیں رکھتا تھا نورالعین اسے یقین دلا چکی تھی کہ وہ اب یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کرے گی لیکن اب بھی وہ اسے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا

شازل رات کو گھر آیا تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے حیا کی موت کے بعد وہ جب بھی گھر آتا کوثر بیگم سے ملنے ضرور جاتا تھا
وہ ان کے کمرے میں آیا تو وہ نورالعین اور حیا کی تصویریں دیکھ کر رو رہی تھی

"چچی آپ پھر رو رہی ہیں" وہ ان کے پاس آکر بیٹھا

"میں کیا کروں ان دونوں کی موت کا اب بھی یقین نہیں ہوتا-----تم بھی تو صرف ایک بار لے کر گئے ان کی قبر پر-----مجھے دوبارہ لے چلو" انہوں نے ایک آس سے کہا

"چچی صبح میری فلائیٹ ہوں دبئی کی واپس آکر لے جاؤں گا"

"تم کیوں ہر مہینے کسی نہ کسی ملک جاتے ہو"

"آپ نے دوائی لی"

"لے لی"

"آپ کو اگر نورالعین یا حیا میں سے کسی کو دیکھنے کا موقع ملے تو آپ کیا کریں گی"

"میرے لیے وہ دونوں ایک جیسی تھی میں نے کبھی دونوں میں فرق نہیں کیا"

"اچھا آپ کو ایک بات بتاتا ہوں لیکن اگر آپ وعدہ کریں گے آپ کسی کو نہیں بتایا گی " وہ ابھی کسی کو کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا لیکن کوثر بیگم کی طبیعت دن بہ دن خراب ہو رہی تھی اس لیے اس نے بتانے کا سوچا

"نہیں بتاؤں گی"

"نور زندہ ہے چچی" اس نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا

"کیا----- کیا تم سچ کہہ رہے ہو وہ زندہ ہے کہاں ہے وہ بتاؤ مجھے----- مجھے ملنا ہے اپنی بیٹی سے شازل بتاؤ نہ وہ کہاں ہے"

"مجھے نہیں پتا"

"کیا مطلب نہیں پتا شازل"

اسے کسی نے کڈنیپ کیا ہوا ہے مجھے بس یہ پتا ہے وہ پاکستان میں نہیں ہے میں اسی کی تلاش میں جاتا ہوں صبح دہی بھی اسی مقصد سے جاؤں گا----- ماں کی دعاؤں میں بہت طاقت ہوتی ہے آپ دعا کرنا کے اس بار وہ مجھے مل جاہے

"ضرور ملے گی میں دعا کروں گی اس کے لیے دیکھ لینا اس بار تم واپس او گے تو وہ تمہارے ساتھ ہو گی" وہ روتے ہوئے شازل کے گلے لگی

"انشاء اللہ چچی اللہ کرے ایسا ہی ہو"

"تم محبت کرتے ہو نہ اس سے" شازل نے پٹ سے ان کی طرف دیکھا

"ایسے نہ دیکھو تمہاری آنکھوں میں اس کا عکس نظر آتا ہے"

"عینا میری بات سن جاو"

"جی" وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی

"مجھے لگتا ہے بہت وقت ہو گیا ہم ساری عمر اس طرح تو نہیں رہ سکتے نہ "

"مطلب "

"مطلب کہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں تم سے "

"یا اللہ کیا کروں میں اب اس کی شکل مجھ سے نہیں دیکھنے ہوتی یا اللہ یہ آپ سے بہت دور ہے
میں یہ کیسے میری مدد کر "

"کہاں کھو گئی " اس نے چٹکی بجاتے اسے ہوش میں لایا

"میں---- میں اپنی ساری زندگی اس شخص کے ساتھ نہیں گزار سکتی جس کو مجھ پر بھروسہ نہ
ہو " اس کے دماغ نے کام کیا اور اس نے سوچ سمجھ کر کہا

"کس نے کہا کہ مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے "

"تو کیا ہی --- اسی وجہ سے آپ مجھے یہاں سے نکلنے نہیں دیتے "

"ایک بار تم میری ہو جاو جہاں کہو گی لے جاؤں گا " اس نے منع کیا

"آپ مجھے باہر لے کر چلے گے گھمانے تو میں سوچوں گی " اس نے نخرے سے کہا

"ٹھیک ہے سوچتے ہیں اس بارے میں " اس نے کہا تو وہ اٹھ کر چلی گئی

"یا اللہ تو نے کتنوں کی قسمت سنواری ہے بس اتنا کہہ دیے کہ اب تیری باری ہے میری دعاؤں پر
کن فرما دیے مولا اس بار وہ میرے ساتھ واپس آئے میری دعا قبول کر لے " وہ دبئی پہنچ چکا تھا
اور فجر کی نماز ادا کر رہا تھا

"اللہ جی میں کتنے دن اسے منع کر سکوں گی میری مدد کر مجھے یہاں سے نکلوا دیے مجھے پتا ہے میں اگر یہاں سے نکل گئی تو پاکستان نہیں پہنچ پاؤں گی میرے لیے کوئی مسیحا بھیج دیے"

دونوں ہی نماز میں ایک دوسرے کو ہی مانگ رہے تھے بس دونوں کا طریقہ مختلف تھا

دن کو وہ نورالعین سے کہہ کر گیا تھا کہ رات کو اسے باہر لے کر جائے گا نورالعین تیار تھی اس نے کالے رنگ کے گاؤں میں خود چھپایا ہوا تھا

وہ اسے لے کر باہر آیا وہ دونوں ایک پارک میں گئے اور اب ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھا کر نکلے تھے نورالعین آگے پیچھے بڑے غور سے دیکھ رہی تھی جب اچانک اس کے پاؤں وہی رک گئے اسے نے اپنی آنکھیں اتنی کھول لی جتنی کھل سکتی تھی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ جو وہ دیکھ رہی ہے وہ واقعی سچ ہے اس نے ایک بار آنکھیں بند کر کے پھر کھولی لیکن اب بھی سب ویسا تھا وہ سچ میں شازل تھا اس کی آنکھوں نے دھوکا نہیں کھایا تھا یہ اس کی دعاؤں کا صلہ تھا لیکن وہ اکیلا تھا ہارون اسے نقصان پہنچا سکتا تھا نورالعین کو اپنے انکل کے ساتھ ہوا سب یاد آیا

"کیا ہوا"

"کچھ نہیں ----- چلے" اسے تسلی تھی کہ وہ اب بھی کچھ نہ کچھ کر سکتی ہے

وہ گھر آہی اور بس یہی سوچتی رہی کہ وہ شازل سے کیسے رابطہ کرے

"فون مجھے اس کا فون لینا ہو گا" اسے شازل کا نمبر اب بھی یاد تھا ہارون اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا

رات کو دھڑم سے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا سامنے ہی وہ شراب میں دھت اسے دیکھ رہا تھا
اس نے اپنا ایک ایک قدم آگے بڑھایا اور نورالعین کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

"میں نے کہا تھا نہ مجھے انتظار مت کروا"

"میرے پاس نہ آنا" اس نے نورالعین کو بیڈ پر دھکا دیا

"پیچھے ہو جاؤ تمہیں خدا کا واسطہ ہے یا اللہ یہاں پر لا کر اب مجھے چھوڑ نہیں سکتے میری مدد کریں " وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے ایت لکری پڑھی اچانک اس نے پورا زور لگا کر اسے پیچھے دھکا مارا اور خود بھاگی اور واشروم میں بند ہو گئی

"دروازہ کھولو لڑکی ----- میں کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو " وہ دروازہ کھٹکھٹاتا رہا لیکن وہ اندر ہی نیچے بیٹھ کر روتی رہی بہت دیر بعد وہ اٹھی اور اس نے ساری ہمت جمع کر کے تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا سامنے ہی وہ بیڈ پر سو رہا تھا وہ اس طرح باہر نہیں نکل سکتی تھی اس نے پاس ہی میچز پر پڑا دیکوریشن پیس اٹھا کر نیچے پھینکا لیکن وہ اسی طرح سویا رہا وہ آہستہ سے باہر آہی اور اس کا موبائل ڈھونڈنے لگی موبائل ملتے ہی وہ دوبارہ واشروم میں آہی اور شازل کا نمبر ملانے لگی اس نے دل میں اللہ کا نام لیا لیکن آگے سے کسی نے فون نہیں اٹھایا

شازل خدا کے لیے فون اٹھالے اس نے پھر نمبر ملایا بیل جا رہی تھی

"ہیلو اے ایس پی شازل سپیکنگ " اس نے وہ آواز سنی اور کچھ کہہ ہی نہ پائی دونوں طرف خاموشی چھا گئی

"شا---زل" اس نے روتے ہوئے اس کا نام لیا اور شازل کو لگا اس کی دنیا وہی رک گئی ہے اسے یقین نہیں ا رہا تھا یہ سچ میں اسی کی آواز ہے

"ہیلو آپ کو میری آواز آرہی ہے"

"نور" آنکھوں میں سے ایک آنسو نکلا

"شازل مجھے بچا لے مجھے لے جائیں ----- آج میں نے آپ کو دیکھا جس ریسٹورنٹ میں -
---- میں آپ گئے تھے مجھے لے جائیں پلیز ----- ٹائم کم ہے یہ شخص مجھ سے نکاح ----
- لے جائیں----- آپ کو خدا کا واسطہ ہے "نورالعمین کو باہر سے آواز آئی تو اس نے فون بند کر دیا جبکہ شازل اب بھی فریز ہوا تھا

"اوہو کیا ہوا ایسے کیوں کھڑے ہو" داہم نے کہا

"نور----- داہم نور----- اس نے مجھے فون کیا----- میں نے اس کی آواز سنی
داہم وہ رو رہی تھی وہ تکلیف میں ہے وہ کہہ رہی تھی مجھے بچالے "

"تمہیں پورا یقین ہے وہ نورالعین ہی تھی "

کیا پاگلوں والی باتیں کر رہے ہو میں کروڑوں میں بھی اس کی آواز پہچان سکتا ہوں-----
ہمیں اسے بچانا ہو گا تم----- تم یہ نمبر ٹریس کرواد

داہم نے اس کا موبائل لیا اور ویسے ہی کرنے لگا

"میں کسی کام سے دوسرے ملک جا رہا ہوں دو دنوں بعد واپس آؤں گا اور جس دن میں آؤں گا
اس دن تیار کرنے والی آجائے گی اور تمہارے کپڑے بھی میرے آنے سے پہلے اچھے سے تیار ہو
جانا "

کیسا انسان ہے یہ رات کے واقعے پر اسے بالکل پچھتاوا نہیں ہے اس نے دل میں کہا اور اس کی بات پر اثبات میں سر ہلا گئی

دو دن شازل اور نورالعین پر کیسے گزرے بس وہی جانتے ہیں

"کیا ہوا شازل تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے" داہم گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب شازل سے پوچھا

"ٹھیک نہیں ہوں وہ ---- وہ کہہ رہی تھی کہ وہ شخص اس سے نکاح کر لے گا ---- اگر ہمیں پہنچنے میں دیر ہو گئی تو ---- یہ خیال ہی میرے لیے جان لیوا ہے"

ادھر نورالعین پوری طرح دلہن بنی بیٹھی تھی اس نے سفید کمر کا بھاری فراک پہنی تھی بال کھلے چھوڑے تھے اس کے آنسوؤں روانگی سے نکل رہے تھے

"شازل پلیز اجائیں اللہ جی انھیں بھیج دیں نہ کیا پتا انھوں نے مجھے ڈھونڈا ہی نہ ہو نہیں نہیں
اللہ میں مر جاؤں گی اگر میں نے اس سے نکاح نہ کیا تو وہ مار دے گا مجھے میں اس کے ساتھ
کیسے رہ سکتی ہوں جو ایک قاتل ہے اسلام سے دور ہے میری مدد کریں "

وہ دونوں اس کے فلیٹ پر پہنچے لیکن وہ لاک تھا اس نے وہ توڑا اور ایک منٹ کے لیے رک گیا
کہ وہ اسے یہاں ملے گی یا نہیں

"کیا ہوا شازل چلو" وہ اس کو لیتے ہوئے اندر داخل ہوئے

"کون ہو تم لوگ اندر کیسے آئے" بوا باہر نکل کر کہہ رہی تھی داہم ان کے پاس رکا جبکہ شازل
ایک کمرے کی طرف گیا جہاں سے اسے باتوں کی آوازیں آرہی تھی اس نے دروازہ کھولا تو وہی
پر ساکت ہو گیا چھ سال بعد اسے دیکھ رہا تھا سامنے ہی وہ دلہن بنی بیڈ پر بیٹھی تھی اس کے
چہرے پر وہی نور وہی پاکیزگی وہی معصومیت تھی جو چھ سال پہلے تھی کتنے ہی خیال تھے جو اس کے
دماغ میں چل رہے تھے

نورالعین نے اسے دیکھا تو دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور آنکھوں سے بارش ایک دفعہ پھر سے ہونے لگی کتنے ہی لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے

"نور" اس نے اتنے دھیرے سے بولا کہ مشکل سے نورالعین سن سکی نورالعین بھاگی اور بنا کچھ سوچے سمجھے کہ وہ اس کا نامحرم ہے اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

"شازل اپ نے اتنی دیر کیوں کر دی " جبکہ دیر کا لفظ سنتے ہی شازل کو لگا جیسے اس کی دنیا ختم ہو گئی ہے اس نے اسے خود سے الگ کیا

"کیا-----کیا مجھے سچ میں دیر-----دیر ہو گئی " اس نے ایک امید سے پوچھا کہ کاش وہ منع کر دیے کاش وہ اب بھی اسی کی ہو نور نے اس کی طرف دیکھا اور نہ میں سر ہلایا شازل نے سنتے ہی ایک بار پھر سے اسے گلے لگایا اور خدا کا شکر ادا کیا جس نے اسے فراموش نہیں کیا

"شازل چلے ----- چلے یہاں سے وہ آجائے گا مجھے لے جاہیں یہاں سے " وہ اس کا ہاتھ پکڑے کہہ رہی تھی شازل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور باہر آیا باہر بوا داہم شازل کے ساتھ کے ساتھ آئے ایک دو آفیسرز تھے وہ بوا کے پاس آئی انھوں نے اسے پیار کیا

"بیٹا میں دعا کروں گی کہ اس بار وہ تم تک نہ پہنچے اسے لے جاو اس نے بہت انتظار کیا ہے اس دن کارکو میں آتی ہوں " وہ اس کے کمرے میں گئی اور ہاتھ میں اس کا پاسپورٹ اور کچھ اور کاغذات تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆

شازل اسے لیے وہاں سے چلا گیا دبئی کے ایرپورٹ پر بھاگتے ہوئے نورالعین کا جو پاؤں ٹوٹا ہوا تھا وہ بری طرح سے مرا لیکن اس نے تکلیف برداشت کی کیونکہ اسے اس وقت یہاں سے جانا تھا وہ دونوں پاکستان پہنچے فلائیٹ میں شازل نے بہت بار اسے بولا کہ کچھ کھا لے لیکن اس نے نہیں کھایا

وہ دونوں گاڑی میں سفر کر رہے تھے جب نورالعین نے رونا شروع کر دیا شازل نے اسے دیکھا تو وہ بہت پریشان ہو گیا

"نور کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے کیوں رو رہی ہو" اس نے اس کے طرف دیکھتے ہوئے کہا داہم ڈرائیور کر ساتھ آگے بیٹھا تھا جب کہ شازل اور نورالعین پیچھے وہ کچھ دیر چپ رہی پھر بولی "میں-----میں دو سال کے بعد سورج کی روشنی دیکھ رہی ہوں" شازل کچھ نہ بولا کیونکہ اس میں ہمت ہی نہ تھی وہ حویلی پہنچے تو نورالعین ایک طرف سر گاڑی سے لگاے سو رہی تھی

"نور اٹھو" اس نے نورالعین کو اٹھانا چاہا لیکن وہ ہلی تک نہ

"نور اٹھو-----نور کیا ہوا ہے آنکھیں کھولو-----داہم یہ آنکھیں نہیں کھول رہی-----گاڑی گھماؤ" وہ اسے لیے ہسپتال آئے

"ارے شازل سر" وہاں پر ایک ڈاکٹر نے اسے دیکھا تو بولا کراچی میں سب ہی اسے جانتے تھے

"اسے----اسے دیکھیں یہ آنکھیں نہیں کھول رہی"

"نرس ایمر جنسی روم میں لے کر چلو"

"کیا ایمر جنسی میں کیوں-----ڈاکٹر بتائیے نہ کیا ہوا ہے اسے"

"آپ یہیں رکے" وہ کہہ کر چلا گیا شازل نے اپنے منہ سے ہاتھ لے جاتے بالو پر پھیرے اور سر کے پیچھے باندھ لیے

"وہ ٹھیک ہو جائے گی" داہم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے حوصلہ دیا

"تم یہیں رہنا" اس نے اسے کہا اور چلا گیا

"یا اللہ میں آپ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے آپ اپنے بندوں کو کبھی مایوس نہیں کرتے اس کو ٹھیک کر دیں مجھ سے اس کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی آپ نے مجھ پر بہت کرم کیا ہے ایک اور کر دیں بس وہ ٹھیک ہو جائے" اب وہ اپنا سر ہاتھوں میں دیے الفاظوں کا سہارا لینے کے

بجائے انسوؤں کے ذریعے اپنے خدا سے گفتگو کر رہا تھا اس کا دل اپنے خدا کے حضور میں سجدہ ریز تھا اس کا دل اپنے خدا کے آگے اپنی نور کو مانگ رہا تھا

"شازل ڈاکٹر بلا رہے ہیں" داہم کی آواز پر وہ اٹھ کر اس کے ساتھ جانے لگا

"کیا ہوا وہ ٹھیک تو ہے نہ" شازل نے فکر مندی سے پوچھا

"انہوں نے نہ جانے کتنے وقت سے صبح خوراک نہیں لی وہ بہت زیادہ کمزور ہیں ان کے دونوں ہاتھوں پر جلنے کے نشان ہیں ہمیں ان کا مکمل علاج کرنا ہو گا کچھ دن ایڈمیٹ کرنا ہے" سب سن کر شازل کو نئے سرے سے اذیت ہوئی اس کا کھڑا رہنا مشکل ہو گیا

"ڈاکٹر اسے ہوش آ گیا ہم اس سے مل سکتے ہیں" داہم نے کہا

وہ دونوں اندر آئے تو وہ نجانے کن سوچو میں تھی وہ بس چھت کو دیکھے جا رہی تھی

"عینا" داہم نے کہا تو اس نے اس کی طرف دیکھا لیکن کچھ نہ بولی وہ اٹھنے لگی جب اس کے پاؤں میں درد اٹھا

"آہ----میرا پاؤں " اس کی درد بھری سسکی پر شازل تڑپ کر رہ گیا

ڈاکٹر----ڈاکٹر شازل نے بلایا

ڈاکٹر اگر اسے چیک کرنے لگے اس کے پاؤں کا ایکسرے کیا گیا

"ان کی پاؤں کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے لیکن یہ ابھی کی نہیں ہے بہت پہلے کی چوٹ ہے ان کا آپریشن بھی ہوا ہے آپ بتا سکتی ہیں آپ کو یہ چوٹ کیسے لگی " ڈاکٹر نے شازل کو ساری بات بتائی اور پھر نورالعین سے مخاطب ہوئے اس نے ایک نظر شازل کو دیکھا اور پھر بولی

"چھت سے گر گئی تھی "

"ہمیں پھر سے آپریشن کرنا ہو گا"

شازل باہر چلا گیا وہ سب سن کر اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی

داہم گھر میں سب کو لینے آیا تھا اس وقت گھر میں ابیہ اور کوثر بیگم ہی تھی وہ سیدھا کوثر بیگم کے پاس آیا اسے شازل نے بتا دیا تھا کہ اس نے انھیں سب بتا دیا ہے

"آئی تیار ہو ہاسپٹل جانا ہے" ہاسپٹل کا نام سن کر وہ بہت پریشان ہو گئی

"ہاسپٹل کیوں سب ٹھیک ہے نہ -----شازل-----شازل ٹھیک ہے نہ"

"وہ ٹھیک ہے"

تو پھر -----عینا انہوں نے بہت دھیرے سے امید سے پوچھا داہم نے اثبات میں سر ہلایا

"یا اللہ-----تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے -----ابیہ ابیہ تم نے سنا عینا زندہ ہے وہ مل گئی میری --
--- میری بچی چلو چلو جلدی چلو " ابیہ کو تو سمجھ ہی نہیں ا رہا تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے لیکن یہ
خبر سن کر وہ بھی بہت خوش ہوئی

وہ انھیں لیے ہاسپٹل آیا لیکن اس کا آپریشن ہو رہا تھا
کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے

"ڈاکٹر وہ ---- وہ ٹھیک ہے " شازل نے پوچھا

"شازل صاحب وہ بالکل ٹھیک ہیں کچھ دیر میں انھیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ مل
سکتے ہیں "

شازل پیچھے آیا اور کوثر بیگم جو بیٹھی ہوئی تھی ان کے قدموں میں بیٹھا اور سر ان کی گود میں
رکتے آنکھوں میں آنسو لیے ان کی طرف دیکھا

"آپ نے نور کو ہمیشہ بیٹی مانا ہے میں آپ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں ابھی -----انکار
سننے کی ہمت نہیں ہے "کوثر بیگم کی آنکھیں بھی بھر آہی

"شازل ابھی ---ابھی کیسے میرا مطلب اور کسی کو نہیں پتا "

"چچی " اس نے پھر سے ان کی طرف دیکھا

"ٹھیک ہے نورالعین مان گئی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے گھر میں سب کو سھنبال لوں گی "
ان سے بھی شازل کی حالت نہیں دیکھی گئی وہ چار دنوں سے ایک منٹ بھی نہیں سویا تھا اس کی
آنکھوں خون کی طرح سرخ ہوئی تھی

نورالعین کو کمرے میں شفٹ کر دیا تھا کوثر بیگم اور ابیہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے
پاس بیٹھ کر اس کے سر میں ہاتھ پھیرا تو نورالعین کی آنکھیں کھل گئی

"چچی جان -----مجھے -----مجھے معاف کر دیے میں حیا کو نہیں بچا پاہی " ایک
ماں کا لمس ملتے ہی وہ جو کب سے آنسوؤں میں ضبط بیٹھی تھی ان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگی

"چپک جاو میری بچی -----تمہاری اس میں کیا غلطی چپ کر جاو اب نہیں رونا " انھوں نے
اس کے ماتھے پر پیار کرتے خود سے الگ کیا اس کے بعد وہ ابیہ کے گلے لگی

"عینا تم مجھے اپنی ماں مانتی ہو تو میں تم سے کچھ مانگوں تو کیا دو گی "

"چچی جان آپ بولے میں کیوں نہیں مانوں گی آپ کی بات "

"شازل سے نکاح کر لو " نورالعین کے سر پر جیسے کوئی دھماکہ ہوا

"چچی جان آپ مجھ سے جان مانگ لے پر یہ مت کریں "

"کیوں بیٹا آخر اس میں کیا کمی ہے کیوں نہیں کرنا چاہتی نکاح "

"چچی جان کمی ان میں نہیں مجھ میں ہے مجھے نہیں کرنی شادی کسی سے بھی " اس نے انکار کر دیا

"عینا ایسے نہیں کرو تم یہاں نہیں تھی اگر یہاں ہوتی اور شازل بھاہی کی حالت دیکھی ہوتی تو کبھی یہ نہ بولتی وہ پل پل تڑپتے رہے ہیں تمہارے لیے چھ سال سے انھوں نے تمہارا انتظار کیا ہے ان کو یہ صلہ مت دو " ابیہ بول رہی تھی

"بیٹا وہ بہت محبت کرتا ہے تم سے وہ خود سے زیادہ خیال رکھے گا تمہارا "

"چچی جان آپ نے شازل سے پوچھا آخر ان کی نظر میں میرا کیا کردار ہو گا میری کیا عزت ہو گی جو لڑکی تین سالوں سے ایک نامحرم کر ساتھ رہی ہو جو کسی اور کی دلہن بنی بیٹھی تھی مجھے خود سے گھن ا رہی ہے وہ میرے ساتھ کیسے رہے گے میرا کردار ہر کسی کی نگاہ میں مشکوک ہو گا ہر کوئی ان سے سوال کرے گا " شازل جو بہت دیر سے باہر ضبط کیے کھڑا تھا اندر داخل ہوا

"چچی جان میں تیار ہوں" شازل دروازہ کی طرف ہی منہ کیے ہلکا سا مسکرایا اور باہر نکل گیا

ابیہ نورالعین کو فروٹس کھلا رہی تھی جب شازل اور داہم کمرے میں داخل ہوئے نورالعین شازل کو دیکھتے ہی نیچے دیکھنے لگی

"ابیہ میری بات سن جاو" داہم کی آواز پر ابیہ اٹھنے لگی جب نورالعین نے اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر آنکھوں سے نہ جانے کی التجا کی ابیہ نے اس کو مسکرا کر دیکھا اور باہر چلی گئی وہ باہر گئی تو شازل کو اپنی طرف آتے دیکھ اس نے پھر سے اپنی نظریں جھکالی وہ اس کے بیڈ کے پاس پڑے سٹول پر بیٹھ گیا

"تم نہیں جانتی تم نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے میرے لیے یہیں بہت ہے کہ میری نور میری آنکھوں کے سامنے بالکل ٹھیک ہے میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ تمہاری آنکھوں میں کبھی آنسو نہ آنے دوں اور تمہیں اتنی محبت دوں کہ تم اپنے تلخ ماضی کو بھول جاو-----
- آرام کرو اپنا خیال رکھنا میرے لیے "
کہہ کر چلا گیا نورالعین نے کچھ نہیں کہا اور اس کو جاتا دیکھتی رہی کتنی خوبصورت باتیں کر کے گیا تھا

"اے اللہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں آپ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں سے ہیں-----یا اللہ اس کی حفاظت کرنا جس سے میں پیار کرتا ہوں میرے پاس ان کی حفاظت کو یقینی بنانے میں آپ کی طرف رجوع کرنے اور آپ سے مدد

مانگنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے " اس نے نکاح کے بعد سو بے سہارا اور یتیم لوگوں کو کھانا کھلایا اور ان کو لباس لے کر دیا وہ مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا جب وہ بزرگ اس کے پاس آئے

"بہت دنوں بعد نظر ایے ہو "

"جی وہ میں پاکستان نہیں تھا "

"خوش نظر آرہے ہو چہرے پر اطمینان سا ہے " ان کے کہنے پر شازل تھوڑا سا مسکرایہ

"وہ-----وہ آپ کی بہو مل گئی "

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے میں نے کہا تھا نہ سچے دل سے مانگو وہ ضرور دیے گا -----

اچھا بتاؤ کب ملا رہے ہو ہماری بیٹی سے "

"بہت جلد ----- میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں آپ نے مجھے واپس دین کی طرف لایے"

"نہیں بیٹا تمہیں تمہاری محبت دین کی طرف لائی ہے تمہاری ہمسفر بہت خوش قسمت ہے"

"جب آپ اسے ملے گے تو یہ بات ضرور کرنی ہے" اس نے ہستے ہوئے کہا

آج نورالعین کو ڈسچارج کرنا تھا وہ حویلی جانے کے لیے تیار تھی ابیہ اسے جوتے پہنا رہی تھی جب شازل اندر آیا لیکن اس بار وہ اے ایس پی شازل آیا تھا وہ ڈاکٹر سے باتیں کر رہا تھا اور نورالعین بس اسی کو دیکھے جا رہی تھی کہ یہ کب ہوا

ڈاکٹر ضروری ہدایات کر کے چلا گیا لیکن نورالعین اب بھی بس اسی کو دیکھ رہی تھی

"عینا میرے بھائی کو نظر نہ لگا دینا" ابیہ بولی تو نورالعین شرمندہ سی آگے پیچھے دیکھنے لگی شازل ابیہ کی بات سن کر ذرا سا مسکرایا

"شازل ڈاکٹر نے کیا کہا سب ٹھیک ہے نہ " کوثر بیگم نے پوچھا

"جی چچی بس کھانے پینے کا خیال رکھیں اور پاؤں کو زیادہ حرکت نہ دیے " وہ گاڑی میں بیٹھے تھے گاڑی شازل ڈرائیو کر رہا تھا آگے کوثر بیگم اور پیچھے اسیہ اور نورالعین بیٹھی تھی

وہ حویلی پہنچے تو شازل نے آکر نورالعین کی طرف والا دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ آگے کیا نورالعین نے پہلے اسے دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ اسے دیا وہ باہر نکلی اس نے حویلی کو دیکھا اور آنکھیں پھر سے بھیگ گئی اسے وہ یاد ا رہا تھا جب وہ یہاں سے گئی تھی

"اندر چلے " شازل نے اسے کہا وہ اندر آئے تو شاہد صاحب سامنے ہی کھڑے تھے انھوں نے نورالعین کو دیکھا تو اپنی جگہ سے لڑکھڑائے لیکن صوفے کو پکڑ لیا پھر بے جان قدموں سے اس تک آئے

"عینا-----یہ تم ہی ہو " انھوں نے اسے کے چہرے کو ہاتھ لگاتے یقین کرنا چاہا

"یہ عینا ہی ہے یہ زندہ ہے نانا جی " ابیہ بولی تو انھوں نے اسے گلے لگایا اور خوب پیار کیا

"یہ----- یہ چوٹ کیسے لگی " انھوں نے نورالعین کے پاؤں کی طرف دیکھا تو فکر مندی سے پوچھا

"دادا جی اندر آہیں اس کے لیے زیادہ دیر کھڑا رہنا ٹھیک نہیں ہے "

"ہاں ہاں چلو " وہ انھیں لیے اندر آئے

"کیا یہ کیا کہہ رہی ہو ان کا نکاح ہا گیا اور مجھے پتا تک نہیں ہے میری کو حیثیت ہے ادھر یا نہیں
"کوثر بیگم شاہد صاحب کو شازل اور نورالعین کے نکاح کے بارے میں بتا رہی تھی

"میں نے بہت سوچا تھا اس وقت شازل کی حالت قابلِ رحم تھی بس اسی لیے "

"میں تھوڑی دیر باہر جا رہا ہوں رات تک اوں گا" شازل باہر جا رہا تھا جب شاہد صاحب کو دیکھا تو بتانا ضروری سمجھا

"جاو مجھے کیوں بتا رہے ہو جب نکاح کا بتانا ضروری نہیں سمجھا تو" وہ اس سے ناراضگی والے لہجے میں بولے

"وہ میں" اسے کوئی بہانہ نہ ملا

"کیا وہ میں ----- نکاح تو کر لیا ہے لیکن اگر تمہاری وجہ سے اسے کوئی بھی تکلیف ہوئی تو مجھ سے اچھے کی امید نہ رکھنا" وہ اس کے پاس آتے غصے سے بولے

"دادا جان وہ بہت صبر کے بعد ملی ہے مجھے اگر اب بھی میں اس کی تکلیف کا سبب بنوں تو لعنت ہو مجھ پر ----- میری طرف سے آپ کو کوئی شکایت نہیں ملے گی" کہہ کر چلا گیا

"صاحب جی میں آپ کے لیے کھانا لگا دوں" وہ رات کو گھر آیا تو ملازمہ نے پوچھا

"نہیں میں کھا کر آیا ہوں-----وہ نور نے کچھ کھایا تھا" وہ جانے لگا جب اس نے دوبارہ

اسے روک کر پوچھا

"جی وہ بیگم صاحبہ ان کے لیے لے کے گئی ہیں"

"اچھا ٹھیک ہے"

وہ اپنے کمرے میں آیا تو کوثر بیگم نورالعین کو کھانا کھیلا چکی تھی اور دودھ پلا رہی تھی

"چچی جان مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا"

"بیٹا تھوڑا سا پی لو----دواہی لینی ہے" پھر اس نے ہار مانتے ہوئے پی لیا اور پھر دواہی لی وہ

اسے دواہی دے کر واپس چلی گئی

"طبیعت کیسی ہے اب" وہ اس کے سامنے آکر بیٹھتے پوچھا

"جی----ٹھیک ہے" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا

"میں بیسٹ نہیں ہوں اس لیے ڈرنا بند کرو" اس نے نرمی سے کہا اور کپڑے نکالتے واشروم میں چلا گیا

باہر نکلا تو اس نے سمجھا وہ سو گئی ہے وہ بیڈ کی دوسری طرف لیٹا ہی تھا کہ نورالعین جلدی سے آٹھ کے دور ہو کر بیٹھ گئی

"کیا ہوا" اس نے پریشانی سے پوچھا

"وہ میں----میرا مطلب آپ" اسے سمجھ نہیں کہ کیا بولا شازل سمجھ گیا کہ وہ کمفرٹبل نہیں ہے

"کوئی بات نہیں تم ریلیکس ہو کر سو جاو میں دوسرے کمرے میں سو جاؤں گا " وہ باہر جانے لگا

"وہ----وہ مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے ----نیند نہیں آتی " اس بات پر شازل کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی وہ بغیر کچھ بولے تکیہ لے کر صوفے پر سونے چلا گیا

"سو جاو میں ادھر ہی ہوں " اس نے کہا تو وہ سو گئی

صبح نورالعین کی آنکھ کھلی تو شازل تیار ہو چکا تھا آر شیشے کے آگے کھڑے ہو کر بال سیٹ کر رہا تھا وہ کمبل میں سے تھوڑا سا منہ باہر نکال کر اسے کب سے دیکھ رہی تھی شازل نے اسے مر کے دیکھا تو اس نے فوراً منہ اندر کر لیا

"نور میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو اس لیے اٹھ جاو " وہ اٹھو کر فریش ہونے چلی گئی واپس آہی تو وہ کمرے میں نہیں تھا

وہ اکر بیڈ کی چادر ٹھیک کرنے لگی

"یہ سب تم کیوں کر رہی ہو ابھی تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک چھوڑ دو ملازمہ کو بولنا وہ کر دیے گی"

شازل جو اندر داخل ہوا اسے دیکھتے ہوئے بولا

"چلو ناشتہ کر لو" وہ چلتی ہوئی اکر صوفے پر بیٹھ گئی اور پھر چھوٹے چھوٹے نوالے لینے لگی ناشتہ کرنے کے بعد شازل نے اس کے ہاتھ میں دوائی دی اس نے خاموشی سے لے لی

"آپ اے ایس پی کب میرا مطلب یہ" وہ اس سے کب سے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ یہ سب کیسے ہوا

"آپ کی خواہش پوری کی ہے بیگم----- آپ کو مجھے پولیس کی وردی میں دیکھنا تھا نہ-----"

-----ویسے آپ چاہے تو میری تعریف کر سکتی ہیں" وہ مسکراتا کہہ رہا تھا جبکہ اس کے بیگم کہنے پر نورالعین کنفیوز ہو گئی

"میں کام سے جا رہا ہوں اپنا خیال رکھیے گا میرے لیے " وہ اس کے گال تھپتھپاتا باہر جانے لگا

"سنیں "

"سنائیں " اس نے اسی کے انداز میں بولا

"وہ میں --- یہ --- میرا مطلب تھا کہ "

"شام تک آ جاؤں گا " کہہ کر چلا گیا اور نورالعین ابھی تک یہیں سوچ رہی تھی کہ اسے کیسے پتا چلا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے

سب اس سے مل چکے تھے اور بہت خوش تھے شاید خویلی میں ایک بار پھر خوشیاں اگئی تھی لیکن زرنش ابیہ کی شادی شازل سے کروانا چاہتی تھی جبکہ ابیہ اسے بھائی ہی مانتی تھی ابیہ آہی ہوئی تھی خارش کی شادی ہو گئی تھی

"عینا تمہیں پتا ہے میں بہت اکیلی ہو گئی تھی تمہارے اور حیا کے جانے کے بعد میں کیا سب ہی کوئی کسی سے بات ہی نہیں کرتا تھا میں یہاں آتی تھی تو شازل بھاہی تو ہوتے ہی نہیں تھے اور مامی کی بھی طبیعت خراب رہتی تھی سب تمہارے آنے سے بہت خوش ہیں " وہ اس کے گلے لگ گئی اور نم آنکھوں سے بولی

"تمہیں پتا ہے شازل بھاہی اب ساری نمازیں پڑھتے ہیں تہجد اور پابندی سے قرآن پاک بھی پڑھتے ہیں وہ بہت محبت کرتے ہیں تم سے "

"پچھو نہیں آہی " اس نے بات گھمانی چاہی

"نہیں ان کو کچھ کام تھا کل آہیں گی تم سے ملنے "

وہ لون میں بیٹھی تھی جب شازل کی گاڑی اندر آہی شازل اسے دیکھتا اس کے پاس آگیا

"یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو"

"نہیں وہ ابیہ تھی وہ کافی بنانے گئی ہے" نورالعین نے جواب دیا

"آپ پیے گے" اس کے دوبارہ سوال کرنے پر شازل مسکرایا

"تم ٹھیک ہو جاو پھر خود بنا کے دو گی تو پیو گا"

"اتنے سالوں سے بھی تو کوئی بنا کے دیتا ہو گا نہ"

"چھ سالوں میں نے شکل بھی نہیں دیکھی کافی کی" اس کے اس طرح کہنے پر نورالعین کو بہت

خیرت ہوئی وہ بس اسی کو دیکھتی رہی

"زیادہ ہینڈسم لگا رہا ہوں" اس کے اس طرح خود کو دیکھتے پا کر بولا

"نہیں وہ میں بس "

"اچھا چلو او میں تمہارے لیے کچھ کپڑے لے کر آیا ہوں " وہ اس کو سہارا دینے لگا کیونکہ اس کا پاؤں ابھی بھی کچھ ٹھیک نہیں تھا

اس نے اس کے لیے بہت ساری شاپنگ کی تھی نورالعین اب ان کو دیکھ رہی تھی

"مجھے زیادہ آئیڈیا نہیں پہلی بار لڑکیوں کی چیزیں لی ہیں ابھی ان پر گزارا کر لو کچھ دنوں بعد خود چل کے لے لینا "

"نہیں-----یہ سب اچھا ہیں "

"ہم مطلب میں پاس ہو گیا ---- ویسے میری پسند ہمیشہ لاجواب ہوتی ہے اگر یقین نہیں آتا تو خود کو آئینے میں دیکھ لو " وہ کہہ کر فریش ہونے چلا گیا نورالعیین اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہی اور پھر سمجھ آنے پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی

وہ سب بیٹھ کر رات کا کھانا کھا رہے تھے شازل شام کو واپس آنے کے بعد پھر چلا گیا

"عینا تم اپنی پڑھائی دوبارہ سے شروع کیوں نہیں کرتی " شاہد صاحب نے کہا

"نہیں دادا جان میں نے نہیں پڑھنا آگے اور حیا کے بغیر میں پڑھ بھی نہیں پاؤں گی "

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی " انھوں نے زیادہ زور دینا مناسب نہیں سمجھا تبھی شازل اندر آتا دکھائی دیا

"پہلے تم اپنی مرضی سے آتے تھے اپنی روٹین ٹھیک کرو بیوی بھی ہے تمہاری اب ایک "

"آپ نے ہی سکھایا ہے کہ فرض کو ہمیشہ پہلے رکھو"

وہ کمرے میں بیٹھا کب سے نورالعین کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ نجانے کہاں مصروف تھی دروازہ کھلا تو وہ اندر داخل ہوئی ہاتھ میں کپ تھا وہ اس کے پاس آہی اور کپ والا ہاتھ آگے بڑھایا

"یہ تم نے بنائی ہے" شازل نے پوچھا تو اس نے بس سر ہلا دیا اس نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا

"ابھی کیچن میں نہیں جانا چاہیے تھا نہ طبیعت نہیں ٹھیک تمہاری" اس نے آدھی کافی پی اور اٹھ کر الماری سے کچھ ڈھونڈنا شروع ہو گیا اور اس کے سامنے بریسلٹ رکھا

"یہ---- یہ تو وہی ---- آپ کو کیسے" اس نے اس بریسلٹ کو دیکھتے کہا

"میں پہنا دوں" اس نے نماز آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا بریسلٹ پہناتے وقت اس کی نظر نورالعین کے بازو پر چلے ہوئے نشانوں پر پڑی وہ کتنی ہی دیر انھیں دیکھتا رہا دل میں کہیں کچھ چبھا تھا وہ اس کے نشان پر انگوٹھا پھیرنے لگا آنسو ٹوٹ کر گرا وہ اٹھ کے باہر چلا گیا

دوبارہ جب وہ آیا تو وہ سو چکی تھی وہ اس کے پاس نیچے بیٹھ گیا اور پھر سے اس کے بازو کو دیکھنے لگا اور نجانے کتنی دیر روتا رہا

"میں چھوڑوں گا نہیں اسے ایک بار وہ مل جائے مجھے میں اس سے تمہارے ہر انسو کا حساب لوں گا "

وہ صبح اٹھی تو شازل جا چکا تھا وہ اٹھ کر فریش ہوئی اور نیچے چلی گئی کوثر بیگم نے اسے ناشتہ بنا کر دیا

دن کے وقت زرنش آہی تھی وہ کیچن میں تھی

"عینا کیسی ہو مجھے تو جب سے پتا چلا میں بہت خوش ہوں " انھوں نے بیٹھ کر بہت باتیں کی

"ویسے تم سے ایک بات پوچھوں برا نہیں ماننا ---- تم اتنے سال ایک لڑکے کے ساتھ رہی --
----- تو تمہاری عزت محفوظ رہی ہے کیا "

"یہ کیا بول رہی ہیں آپ "

"ارے سوال ہی پوچھا اتنی راتیں باہر گزاری ہیں تم نے کیا پتا کس کے ساتھ رہی -----
--- شازل کو بھی نجانے کیا سوچھی جو تم سے شادی کر لی تم اس کے بالکل قابل نہیں ہو گندگی
کا ڈھیر ہو بہتر ہو گا خود ہی اس کی زندگی سے چلی جاو تم کہاں اور وہ کہاں " وہ اپنا سارا غصہ نکال
رہی تھی کیونکہ ابیہ کی اس سے شادی نہ ہو سکی

"بس کرو بہت ہو گیا تمہیں کو کوئی خق نہیں پہنچتا کے تم اس سے اس طرح کے سوال کرو
خبردار جو اب میری بیٹی کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو میں یہ بالکل برداشت نہیں کروں گی"
کوثر بیگم جو باہر سے آ رہی تھی ان کی باتیں سن کر بول پڑی نورالعین روتے روتے اپنے کمرے
میں جا چکی تھی

رات کو شازل واپس آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا کمرے میں آیا تو نورالعین کمرے میں نہیں تھی واشروم کا دروازہ بند تھا مطلب وہ وہی ہے تو وہ بیڈ پر لیٹ گیا پندرہ منٹ بیس تیس منٹ گزر گئے وہ باہر نہیں نکلی پھر اس نے اسے آواز دی

"نور تم ٹھیک ہو نہ" اس نو پریشانی سے پوچھا لیکن وہ نہ بولی

"تم بول کیوں نہیں رہی ہو سب ٹھیک ہے" میں پریشان ہو رہا ہوں ----- دروازہ کھولو ----- نور یار دروازہ کھولو نہ ----- تم ٹھیک ہو نہ ----- نور دروازہ کھولو "اس نے کتنی آوازیں دی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا

"دروازہ کھولو نور نہیں تو میں خود کو کچھ کر لوں گا" اس کی برداشت جواب دیے گئی تھی اندر جو کب سے گم سم سی بیٹھی تھی اس بات پر جلدی سے آٹھ کر دروازہ کھولا وہ سر سے پاؤں تک بھیگی ہوئی تھی وہ جب سے آہی تھی شاور کے بیچ بیٹھی تھی اور اب بری طرح کانپ رہی تھی

"کیا ہوا----- یہ کیا حالت بنا ہی ہوئی ہے----- کسی نے کچھ کہا ہے طبیعت ٹھیک ہے تمہاری" وہ اس کو دیکھ کر بہت پریشان ہوا

"تم بول رہی کیوں نہیں ہو"

"آپ مجھے چھوڑ دیں" نورالعین نے کہا

"کیا مطلب ہے اس بات کا کہ چھوڑ دوں----- تمہارے نزدیک یہ سب ایک کھیل ہے جو چھوڑ دوں کیا ہوا ہے میرے پیچھے سے کون آیا" اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھنا چاہا لیکن وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہو گئی

"آپ مجھے نہ چھوئے آپ بھی گندے ہو جاہیں گے----- میں گندگی ہوں آپ مجھ سے دور رہے----- میں ناپاک" وہ کچھ اور کہتی جب شازل نے اس کی بات کاٹی

"چپ کر جاو کس نے کہا ہے تم سے یہ سب"

"مجھے خود پتا ہے آپ----- آپ مجھے ڈسرو نہیں کرتے میں آپ کے قابل نہیں ہوں "

"نور تم سے نکاح کے بعد میں خود کو ہواؤں میں فیل کر رہا ہوں اور تم کہتی ہو تم مجھے ڈسرو نہیں کرتی " وہ اب بیڈ کے پاس نیچے بیٹھ کر رونے لگی شازل نے اس کے کانپتے وجود کو دیکھا تو اپنے سینے میں بھینچ لیا نورالعین اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے ہوئے بس روہے جا رہی تھی

"تین سالوں میں مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوئی جتنی آج ہوئی ہے میں نے کہا تھا نہ آپ کو کہ لوگ سوال کریں گے میں مر جاؤں گی ایسے "

"تم رو نہیں نور میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا----- اور یہ پہلی اور آخری بار تھا اس بار معاف کر دو آج کے بعد ایسا کچھ نہیں ہو گا وعدہ ہے----- پھپھو آہی تھی نہ اج " شازل نے کہا تو نورالعین نے ہلکا سا سر ہلا دیا اس کی آنکھیں غصے سے پھٹنے کو تھی ماتھے کی رگیں پھول چکی تھی

"چلو جاو کپڑے چنچ کرو سردی لگ جائے گی" اس نے خود الماری سے اسے کپڑے نکالتے واشروم میں بھیجا اور خود باہر نکلا اور شاہد صاحب کے کمرے کی طرف گیا

"آپ نے کہا تھا نہ اس کی آنکھوں میں میری وجہ سے آنسو آئے تو مجھے چھوڑیں گے نہیں دیکھیں چل کے آج آپ کی بیٹی کی وجہ سے میری بیوی کی کیا حالت ہو گئی ہے ----- اس لڑکی کے آنسوؤں میرے دل پر تیزاب کی مانند گرتے ہیں ----- آپ پھپھو کو سمجھالیں کے میری بیوی سے دور رہیں آج کے بعد اگر انھوں نے نور کو کچھ بھی کہا تو میں رشتے کا تھوڑا سا بھی لحاظ نہیں کروں گا"

اس کا لہجہ تھوڑا اونچا تھا لیکن اس نے غصے سے بات نہیں کی وہ شاہد صاحب کی بہت عزت کرتا تھا

وہ واپس کمرے میں آیا تو وہ ساہیڈ ٹیبل میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی

"کیا ڈھونڈ رہی ہو ----- سو جاتی نہ "

"وہ مجھے سر میں درد ہو رہا ہے "

"کھانا تو نہیں کھایا ہو گا تم نے ----- میں کھانا لے کر آتا ہوں کھا کے دوا لے لینا " وہ کہہ کر لینے چلا گیا واپس آیا تو ہاتھ میں ایک ٹرے تھی اس نے اسے کھانا کھلایا اور دواہی دینے لگا پھر اس کے ماتھے پر ہاتھ لگایا تو وہ آگ کی طرح تپ رہا تھا

"تمہیں تو بہت تیز بخار بھی ہے کیوں اس طرح کیا تم نے تمہاری یہ حالت بہت تکلیف دیتی ہے مجھے " اس نے اسے دواہی کھلاتے ہوئے کہا اور بیڈ پر لیٹا کر خود برتن رکھنے چلا گیا واپس آیا تو وہ بیٹھی پھر سے رو رہی تھی وہ چلتا اس کے پاس آیا

"خدارا مجھ پر رحم کرو تم روتی ہو تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے تمہاری آنکھوں سے عشق ہے مجھے ان آنکھوں میں آنسو دیکھنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے میرے لیے " اس نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"آج مجھے سب پھر سے یاد آگیا میں نے بہت کوشش کی سب کچھ بھولنے کی لیکن " اس نے اس کے اوپر کمبل ڈالا اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کا سر دبانے لگا

"اپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نہ " اس نے سر اوپر اس کی طرف کرتے امید سے پوچھا

اگر پوری دنیا بھی مجھے تمہارے خلاف کچھ کہیے تو شازل خان صرف اپنی بیوی کی بات پہ یقین کرے گا وہ اس کا سر دباتا رہا جب تک اسے یقین نہیں ہو گیا کہ وہ سو گئی ہے

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پرموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

آج وہ جلدی اٹھ گئی تھی لیکن شازل نماز پڑھ کے پھر سو گیا تھا وہ کب سے کوشش کر رہی تھی کہ وہ اٹھ جائے

"سنیں اٹھ جاہیں ---- نیچے چلے ناشتہ کرنے" وہ جاگا ہوا تھا بس اس کے مزے لے رہا تھا نورالعین بہت دیر اسے دیکھتی رہی اور پھر پاس سے شازل کا فون اٹھا کر دیکھا تو اس میں پاسورڈ نہیں تھا اس نے اس میں ایک منٹ آگے کا الارم سیٹ کر کے اس کے کان کے پاس رکھ دیا اور خود خاکر بیڈ پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد ہی وہ اتنے زور سے بولا کہ اسے مجبوراً اٹھنا پڑا اس نے

دیکھا تو نورالعین اسے دیکھے مسکرا رہی تھی اس کو اپنے روم روم میں سکون اترتا محسوس ہوا کتنے دن بعد اس نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا

"آپ فریش ہو جاہیں" اس نے اسے خود کو ایسے دیکھتے پا کر بولا

"طبیعت کیسی ہے-----اور اپنے شوہر کو ایسے کون جگاتا ہے" وہ نرمی سے بولا

"وہ میں نے بہت کوشش کی-----اج آپ کہیں جاہیں گے نہیں"

"نہیں" اس نے نورالعین کی آنکھوں میں ایک خوشی دیکھی تھی اس کے نہ جانے کا سن کر

"تم نے نیچے جانا ہے تو چلی جاو میں بعد میں آ جاؤں گا" اس نے کہا تو نورالعین نے انکار میں سر

ہلا دیا

وہ فریش ہو کر آیا آج اس نے سفید کمر کے کمیز شلوار پہنے تھے جن میں وہ بہت ہی ہینڈسم لگا رہا تھا وہ شیشے کے آگے کھڑے ہو کر بال سیٹ کر رہا تھا نورالعین شیشے سے بس اسے ہی دیکھے جا رہی تھی

"تمہارا ہی ہوں بیگم سامنے آ کر دیکھ لو" وہ کب سے نوٹ کر رہا تھا وہ اسے دیکھ رہی ہے اس نے کہا تو نورالعین اپنی جگہ سے فوراً کھڑی ہو گئی

"نیچے چلے" اس کے ایسا کرنے سے شازل کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ نمایاں ہوئی

"میں نے تمہیں کسی سے ملوانا تھا اگر تم چلو تو"

"میں نے باہر نہیں جانا"

"وہ بزرگ ہیں ایسے ان کو گھر بلانا مناسب نہیں لگتا" شازل نے نورالعین سے کہا

"ٹھیک ہے " اس نے ہامی بھری

"تھینکیو-----جاو تیار ہو آو " اس نے کہا تو نورالعین اٹھ کر چلی گئی

وہ باہر آہی تو اس نے گلابی کلر کی فراک پہنی تھی بالوں کو ڈوپٹے سے کور کیا تھا میکاپ کے نام پر بس لپسٹک ہی لگائی تھی اور اوپر سفید چادر لی ہوئی تھی شازل تو بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا کوہی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے

"میں-----ٹھیک لگ رہی ہوں نہ " میرے دل کہ دنیا ہلا کر کہہ رہی ہے ٹھیک لگ رہی ہوں اس نے دل میں سوچا

"بہت پیاری لگ رہی ہو " اس نے کہا اور اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا تقریباً تیس منٹ کے بعد اس نے گاڑی ایک گھر کے سامنے روکی

اس نے گاڑی روکی اور نورالعین کی طرف والا دروازہ کھولنے لگا لیکن وہ باہر نہیں نکلی

"کیا ہوا چلو نہ"

"اپ مجھے اکیلا مت چھوڑیے گا"

"میں تمہیں اکیلا چھوڑ سکتا ہوں" اس کی بچوں جیسی ڈمانڈ پر اس نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اگے کرتے ہوئے کہا وہ دونوں گھر کے اندر آئے تو سامنے ہی وہی بزرگ بیٹھے تھے

"او بیٹا میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" شازل ان کے گلے لگا نورالعین ایک طرح سے شازل کے پیچھے چھپی ہوئی تھی

"نور ان سے ملو ----- یہ میرے بابا ہی ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر" شازل کے ایسا کہنے پڑ اس نے پہلے شازل کی طرف دیکھا اور پھر سر ان کے آگے کیا

"کیسی ہو بیٹا-----تم بہت خوبصورت اور معصوم لگتی ہو اسی لیے تو یہ تمہارے پیچھے دیوانہ ہوا پھرتا رہا ہے " شازل نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا ایک منٹ کے لیے سنہری آنکھیں نیلی آنکھوں سے ملی پھر دونوں نے اپنا زاویہ بدل لیا

"چلو او اندر چلے " ان سب نے بیٹھ کر بہت سی باتیں کی ان کے گھر والوں نے بھی ان کی بہت مہمان نوازی کی شازل کا اچانک فون آیا تو اسے باہر جانا پڑا

"شازل جیسے شوہر بہت کم ملتے ہیں-----وہ بہت محبت کرتا ہے تم سے اس نے تمہارے لیے خود کو پورا بدل لیا-----بہت رویا ہے تمہارے لیے اس کو کبھی گنوا نا نہیں " وہ نورالعیین کو سمجھاتے ہوئے بولے تو اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا

"چلے واپس " شازل کی آواز پڑ نورالعیین کھڑی ہو گئی اور دونوں اجازت لیتے ہوئے واپس آگئے

شازل اس کو چھوڑ کر واپس کسی کام سے چلا گیا تھا

وہ اپنے اور حیا کے کمرے میں آہی تھی اور وہاں اس کی ایک ایک چیز دیکھ رہی اپنی اور اسکی پرانی تصویریں جہاں ہر جگہ حیا کوئی نہ کوئی مستی کر رہی تھی وہ اسی کمرے میں رہی اسے بہت زیادہ یاد آتی تھی پھر کوثر بیگم کی آواز پہ کھانے کے لیے چلی گئی رات کا کھانا کھا کھا کر وہ بہت دیر شازل کا انتظار کرتی رہی اور پھر صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی

شازل رات کو گھر آیا اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر سامنے دیکھا تو وہ صوفے پر ٹیک لگائے سو رہی تھی یقیناً وہ اس کا انتظار کرتی رہی شازل کو اس پر بے انتہا پیار آیا وہ اس کے پاس اکر بیٹھا اس کے چہرے پر آئے ہوئے بال ہٹا رہا تھا

"ہم تو پہلے سے ہی آپ کے دیوانے ہیں میڈم ایسی حرکتیں کر کے جان لینے کا ارادہ ہے " اس نے اسے اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا اس پر کمبل سیدھا کیا اور خود فریش ہونے چلا گیا واپس صوفے پر سونے لگا تو اس نے نورالعین کو دیکھا وہ نیند میں بے چین ہو رہی تھی اس نے اپنے اوپر سے کمبل بھی اتار دیا

"چھوڑ دو-----مجھے جانے دو-----حیا-----حیا اٹھو نہ-----"

-----تم ایسا نہیں "شازل کو یہ سب سن کر بہت تکلیف ہو رہی تھی وہ اس کے

پاس آیا

"نور کیا ہوا-----دیکھو کوئی بھی نہیں ہے ادھر آنکھیں کھولو" وہ اس کو اپنے سینے سے لگائے
جگانے کی کوشش کر رہا تھا جب نورالعین کی آنکھ کھلی اس نے شازل کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر
جھٹکے سے پیچھے ہوئی

"آپ-----آپ یہاں کیا کر رہے ہیں"

"تم غلط سمجھ رہی ہو میں تو "اس نے اسے سمجھانا چاہا لیکن اس نے اس کی بات کاٹی

"آپ جاہیں یہاں سے مجھے کوئی بات نہیں سنی-----اور غلط غلط ارادہ نہیں تھا تو میں یہاں
کیا کر رہی ہوں"

"میں شوہر ہوں تمہارا کوئی گناہ نہیں کیا-----تمہاری نیند خراب ہو ہو جاتی اس لیے "

"چلے جائیں یہاں سے آپ کی نیت ہی خراب تھی میری نیند میں ہونے کا " اس سے آگے وہ کچھ بولتی شازل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"نور-----میری محبت کو گالی نہ دو آج کے بعد تمہیں یہ شکایت بھی نہیں ملے گی " اس کے لہجے میں سختی نہیں تھی وہ اپنی نور پر غصہ کر سکتا تھا کیا وہ کہہ کر چلا گیا

صبح وہ اٹھی تو اسے سب یاد آیا اسے اپنے لفظوں پر شرمندہ تھی وہ اٹھ کر فریش ہو کر نیچے گئی ناشتہ کیا لیکن اسے شازل کہیں بھی نظر نہیں آیا کیا وہ رات بھر سے واپس نہیں آیا

"عینا شازل کہاں ہے کیا سویا ہوا ہے " نورالعین ان کی بات پر سوچنے لگی کہ کیا جواب دیے تبھی شازل باہر سے آتا دیکھا ہی دیا

"یہ کیا حلیہ بنایا ہوا رات بھر سوئے نہیں ہو-----میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ روٹین ٹھیک کرو" اپنی "شاہد صاحب بولے

"وہ ضروری کام پر گیا تھا" اس نے ایک نظر نورالعین کو دیکھتے ہوئے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا اس کی سرخ ہوی آنکھیں اور تھکا ہوا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ایک منٹ بھی نہیں سویا وہ اپنے کمرے میں فریش ہونے چلا گیا نیچے آیا تو نورالعین کیچن میں تھی اس کو دیکھ کر باہر آہی

"ناشتہ کر لیں"

"مجھے ضرور کام ہے باہر کر لوں گا" اس نے انتہائی نرمی سے کہا

"شاز-----اس نے اسے روکنا چاہا

اس کی روز یہیں ٹوٹیں بن گئی تھی وہ اگر گھر آتا تھا تو صرف دن کے وقت رات کو وہ گھر سے باہر ہی رہتا تھا اور جس دن آئے تو دوسرے کمرے میں سوتا تھا اگر نورالعین کچھ پوچھتی تو بول دیتا ورنہ خود نہ بولتا

دن کے وقت زرنش آہی ہوئی تھی سب کھانا کھا رہے تھے جب شازل اندر آیا وہ اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب ان کو دیکھ کر وہی اگیا نورالعین ان سب کے آگے پلیٹس رکھ رہی تھی جب زرنش بولی

"رہنے دو میں خود لے لوں گی" نورالعین نے چھوڑ دیا اور وہ اس پلیٹ کو ٹیشو سے صاف کرنے لگی شازل کا یہ سب دیکھ کر غصہ پھر سے تازہ ہو گیا

"نور بیٹھ جاو تم" اسے پتا تھا نورالعین کو برا لگا ہے اس نے اس کو بٹھایا اس کی پلیٹ میں چاول ڈالے اور خود بھی اس کی پلیٹ سے کھانے لگا نورالعین نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو شازل نے اسے کھانے کا اشارہ کیا زرنش یہ دیکھ کر اگ بگولہ ہو گئی جب اسے کھانسی ہوئی نورالعین اس کے قریب بیٹھی تھی اس لیے اس نے اسے پانی ڈال کر دینا چاہ

"رہنے دو تم اپنے ناپاک ہاتھوں سے " بس شازل کی برداشت یہیں تک تھی وہ اور کچھ بولتی شازل
بولا

" یہ سارا کھانا میری بیوی ہی باہر لے کر آہی ہے اس طرح تو آپ کو کچھ بھی نہیں کھانا چاہیے
"

"یہ تم کس طرح بات کر رہے ہو مجھ سے "

"ویسے ہی جیسے آپ میری بیوی سے بات کر رہی ہیں"

"تم اس بھاگی لڑکی کے لیے مجھ سے "

"بس پھپھو بہت ہوا اب اگر آپ نے ایک لفظ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا -----
میں اس دن بھی چپ رہا لیکن آج نہیں آپ اس کو بھاگی ہو ہی کہہ رہی ہیں آپ کا اپنے بارے

میں کیا خیال ہے یاد کرانا چاہوں " زرنش نے گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی حویلی والے اس سے تعلق توڑ دیا تھا لیکن اس کے بہت بار معافی مانگنے پر اسے معاف کر دیا

"میرے لیے میری بیوی میری کل کائنات ہے اب اب نے اسے کچھ کہا تو میں بھول جاؤں گا
اب مجھ سے بڑی ہیں اگر آپ یہاں فساد پھیلانے آتی ہیں تو نہ آیا کریں ----- چچی
ہمارا کھانا کمرے میں بھیجا دیجیے گا "

☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نے نورالعین کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے گیا نورالعین تو بس اسی کو دیکھتی رہی وہ اس سے ناراض
تھا پھر بھی اس نے اس کے لیے سٹینڈ لیا وہ کمرے میں آیا فریش ہونے چلا گیا واپس آکر کھانا
کھایا اور چلا گیا

رات کو وہ تب آیا جب سب سو چکے تھے وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا نورالعین آج سوہی نہیں
تھی اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ آج اسے منا ہے گی وہ کمرے میں آہی تو وہ واشروم میں تھا
وہ وہی بیڈ پر بیٹھ گئی وہ باہر نکلا تو اسے دیکھ کر خیران ہوا

"تم اس وقت یہاں کوئی کام ہے" اس نے پوچھا وہ اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا نورالعین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا بولے

"وہ میں معافی مانگنے آہی تھی مجھے پتا ہے کہ میں نے غلط کیا"

"کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتا ہوں" وہ تویے کے ساتھ اپنے بال صاف کرتے ہوئے کہا

"ایم سوری ----- میں اس وقت وہی ----- سب ----- سب خواب دیکھ رہی تھی اسی -
----- اسی لیے آپ کو وہ سب بو --- بول دیا میں ک کیا کروں وہ سب ----- نہی نہیں بھلا پا
رہی" وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی

"آپ کو پتا ہے اس ----- اس آدمی نے مجھے ایک بار شرابیوں کے درمیان چھوڑ دیا صرف
یہ بتانے کے لیے کہ وہ اچھا انسان ہے میں میرے ----- میرے ساتھ زبردستی نہیں
کرتا ----- میں نے اس کو گھٹ گھٹایا بولا تو ----- تو اس نے میرے ہاتھ جلا دیے -----
---- میں نے اپنی عزت کے لیے اونچائی سے چھلانگ لگا دی میرا پاؤں ٹوٹ گیا پورا جسم چھلنی ہو

گیا لیکن میں جنگل میں پوری رات بھاگتی رہی اور جب مجھے سڑک نظر آہی تو وہ پھر مجھے ساتھ لے گیا اور "

"بس کر دو اس سے زیادہ سننے کی مجھ میں سکت نہیں ہے-----آتنا سب کچھ کیسے برداشت کر لیا تم نے میری جان "اس کی بھی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئی تھی اس نے اسے گلے لگایا اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

"اپنا ہر آنسو میرے نام کر دو اپنا ہر غم مجھے دے دو نور "

"آپ مجھ سے ناراض ہیں "

"تمہیں دیکھتا ہوں تو سانس لیتا ہوں تم سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں تمہیں پتا ہے میں تمہیں نور کیوں کہتا ہوں "اس نے اسے خود سے الگ کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تو نور لعین نے نفی میں سر ہلایا

"کیونکہ تم میری آنکھوں کا نور ہو تمہیں دیکھنے سے میری آنکھوں کو سکون ملتا ہے -----
 ---- اور تمہاری یہ نیلی آنکھیں سمندر سے بھی گہری ہیں جن میں دیکھنے سے ہی انسان ڈوبنے لگتا
 ہے ----- رونا نہیں ہے اب اپنی یہ نیلی آنکھیں سرخ مت کیا کرو یہ ایسے ہی پیاری لگتی ہیں
 " اس نے جھٹ سے اوپر دیکھا کیونکہ یہ ایک بار اسی نے شازل کو بولا تھا

"آپ کو ابھی تک یاد ہے "

"تمہارا کہا ایک ایک لفظ یاد ہے ----- چلو میں تمہیں کچھ دیکھاتا ہوں " وہ اس کا ہاتھ
 پکڑے اسے اپنے کمرے میں لے گیا اور الماری سے ایک بڑا سا بیگ نکالا اور بیڈ پر بیٹھی نورالعین
 کے سامنے کھول کر الٹا کیا جس میں مختلف گفٹس تھے

"یہ ----- یہ سب " اس نے آنکھوں میں آنسو لیے پوچھا

"یہ چھ گفٹس ہیں تمہاری ہر بدتھ ڈے کے تم نے کہا تھا نہ کہ جب تک تم نہیں آتی میں تمہارے
 لیے ہر سال کا گفٹ لوں "

"آپ کو کیسے پتا تھا کہ "

"نور وہ خبر سننے کے بعد بھی میرا دل کہتا تھا تم زندہ ہو کوئی ایسا منٹ نہیں تھا جب میں نے تمہیں نہیں سوچا میرے لیے یہ چھ سال بہت اذیت بھرے تھے "

وہ اس کا ہاتھ پکڑے بولا نور کو وہ یہ سب بولتے ہوئے بہت اچھا لگ رہا تھا کہ اسے دل کر رہا تھا کہ بس وہ بولتا رہے اور وہ سنتی رہے

"مجھ سے اتنی محبت مت کریں-----آپ کی محبت مجھے مغرور کر دیے گی "

"میں چاہتا ہوں کہ تم میری محبت پر غرور کرو "

"کب تک جھیلے گے مجھے "

"جب تک میری سانسیں رہے گی "

"اگر اپنی بات پر قائم نہ رہ سکے تو"

"تو اپنے ہاتھوں سے جان لے لینا"

"ایسی باتیں نہ کریں آپ کو کچھ ہو گیا تو"

"مجھے کھونے سے خوفزدہ ہو رہی ہو" اس نے کہا تو وہ اٹھ کے جانے لگی جب شازل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"کہتی کیوں نہیں ہو کہ محبت کرتی ہو مجھ سے"

"میں نے ایسا کب کہا مجھے تو نہیں" اس نے نظریں نیچے جھکا کر کہا

"جھوٹ بولنا کب سے سیکھ لیا ہے تمہاری یہ آنکھیں تمہاری زبان کا ساتھ کیوں نہیں دیے رہی"

میں جھو ---- جھوٹ نہیں بو بول رہی

"اچھا اگر میں کہوں کہ میرے پاس ثبوت ہے اس چیز کا " اس نے آنکھوں میں آنسو لیے اس کی طرف دیکھتے کہا اور فون نکالا اور وائس چلا دی وہ آواز نور کی تھی یہ وہی تھی جب حیا نور سے پوچھ رہی تھی کہ وہ اب بھی شازل سے محبت کرتی ہے شازل نے وہ اسی وقت ریکارڈ کر لی تھی

"نور میں نے چھ سال تمہاری اس آواز پہ گزار دیے ---- اب یہ مت بولو ----- کس چیز سے ڈر رہی ہو "

"اپنی قسمت سے میں نے جسے بھی پیار کیا وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا "

"اللہ پر بھروسہ رکھو وہ اپنے بندوں کو اتنا ہی آزماتا ہے جتنی اس کے بندے برداشت کر سکتے ہیں "

"اگر آپ مجھے چھوڑ کر چلے تو میں مر جاؤں گی" اس کے اس طرح کہنے پر شازل نے اس کو خود میں بھینچا

"شش ایسی باتیں نہیں کرتے دیکھو اللہ نے تمہیں تمہارے صبر کا پھل دیا مجھ جیسا اتنا ہینڈسم شوہر دیے کر" اس نے اس کو موڈ چینج کرنے کے لیے کہا جب وہ اسے دیکھنے لگی

"کیا نہیں ہوں ہینڈسم" نورالعین کو یوں خود کو تکتے پا کر بولا

صبح ان دونوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد ہی شازل اپنا یونیفارم پہننے لگا

"آج آپ اتنی جلدی جارہے ہیں" نورالعین نے شازل کو تیار ہوتے ہوئے دیکھا تو پوچھا

"کچھ ضروری کام اگیا ہے" اس نے ہاتھ میں گھڑی باندتے ہوئے کہا

"میں ناشتہ لے اوں"

"نہیں میں باہر کر لوں گا ----- تم ناشتہ کر لینا میں شہر سے باہر جا رہا ہوں دیر ہو جائے گی ----- اپنا خیال رکھنا اوکے ----- میرے لیے " اس نے اس کا گال تھپتھپاتے کہا اور باہر جانے لگا

"سنیں"

"سناہیں" شازل نے واپس اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

"آپ بھی آپ ----- اپنا دھیان رکھیے گا "

"جیسا آپ کا حکم بیگم " اس نے کہا اور چلا گیا

"نور شازل کہاں ہے " سب بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے جب شاہد صاحب نے پوچھا

"دادا جان وہ آج جلدی ہی چلیں گے تھے " نورالعین نے جواب دیا

"کوئی روٹین نہیں ہے اس لڑکے کی " انھوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"بیٹا آج ابیہ آئے گی تم دونوں کہیں باہر سے گھوم انا کب سے گھر سے نکلی ہی نہیں تم " کوثر بیگم بولی

"نہیں چچی جان میں نے نہیں جانا ہم ادھر ہی کچھ کر لے گے "

احمد ابیہ اور نورالعین نے بہت مستی کی احمد ان دونوں کو بہت ہسارہا تھا اس نے نورالعین جب سے آہی تھی پہلی بار ہستے ہوئے دیکھا تھا

"ویسے احمد تم یونیورسٹی جاتے ہو کوئی لڑکی پسند نہیں آہی " ابیہ بولی

"مجھے تو ہر دن ہی کوئی آتی ہے پر بات کسی سے نہیں بن رہی "

"تم ادھر یہ سب کرنے جاتے ہو میں بتاتی ہوں چچی جان کو "نورالعین نے کہا

ارے میری پیاری بہن کیوں مجھے مروانے کا ارادہ ہے چپ کر جاو آج میں تم دونوں کو اچھا سا
ڈنر کرواتا ہوں

"تم ہمیں لالچ دیے رہے ہو"

"یہیں سمجھ لو"

"چلا جاو جلدی سے کھانے کی چیزیں لے کر او" ابیہ نے کہا تو وہ چلا گیا

"تمہیں پتا ہے کل حادثہ بھائی آرہے ہیں" ابیہ نے بتایا

"وہ کہاں ہوتے ہیں"

"دبئی ہوتے تھے نہ پر اب واپس آرہے ہیں " اور دبئی کا نام سنتے ہی نورالعین تقریباً کانپنے لگی

"ارے تمہیں کیا ہوا "

"کچھ نہیں "

رات کو احمد ان کے لیے بہت کچھ لایا تھا پیزا برگر کولڈ ڈریک انہوں نے بہت مزا کیا مووی دیکھی رات کے بارہ بج رہے تھے جب نورالعین اپنے کمرے میں آہی وہ شازل کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی

صبح اٹھی تو بھی شازل نہیں تھا مطلب وہ رات کو واپس نہیں آیا تھا اسے بہت فکر ہو رہی تھی

وہ نیچے آہی تو سب ناشتے کے لیے موجود تھے ابیہ بھی رات کو ادھر ہی رکی تھی

"ارے شازل کہاں ہے وہ رات کو واپس نہیں آیا کیا " کوثر بیگم نے نورالعین کو اکیلا آتے ہوئے دیکھا تو پوچھا

"نہیں چچی جان وہ نہیں آئے احمد تم کال کر کے پوچھ لو نہ " نورالعین نے پریشانی سے کہا سب اسے پریشانی سے دیکھ رہے تھے

"تم پریشان نہ ہو آجے گا کون سانی بات ہے " شاہد صاحب نے کہا نورالعین نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا اور ناشتے کے لیے بیٹھ گئی لیکن اسے اب بھی سکون نہیں تھا اچانک سے کھاتے کھاتے اس کا دل خراب ہوا وہ منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر بھاگ گئی سب اسے پریشانی سے دیکھ رہے تھے جب ابیہ نے کوثر بیگم کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی

"ممائی آپ مسکرا رہی کیوں ہیں " وہ بنا کچھ کہہ نورالعین کے کمرے میں گئی اور ابیہ بھی ان کے پیچھے آگئی نورالعین واشروم سے نکل رہی تھی وہ اس کے پاس آہی اور اس کے ماتھے پر پیار کیا

"مبارک ہو بیٹا "

"کس بات کی چچی " نورالعین کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اسے مبارک باد کیوں دیے رہی ہیں

"ہاں ممانی مجھے بھی بتائیں نیچے بھی آپ مسکرا رہی تھی "

"تم خالہ بنے والی ہو اور میں نانی" اور یہ سنتے ہی نورالعین کو لگا کوئی بمب اس کے سر پر پھٹ گیا ہو

"نہیں ---- نہیں آپ لوگ غلط سمجھ رہی ہیں ایسا کچھ نہیں" ابھی وہ جملہ پورا کرتی کہ اسے چکر آئے اور وہ گر گئی

"احمد ڈاکٹر کو فون کرو جلدی "

ڈاکٹر نے نورالعین کو چیک کیا اور انجیکشن لگایا

"انھوں نوڈ پوایسننگ ہو گئی ہے ان کی ڈایٹ کا خیال رکھیں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی " وہ کہہ کر چلی گئی جب پیچھے سی کوثر بیگم ابیہ اور احمد کو گھور رہی تھی

"سوری ممانی میں نے ہی زد کی تھی "

"تم دونوں کو پتا ہے نہ اس کی طبیعت پہلے ہی اچھی نہیں ہے "

کچھ دیر بعد وہ نورالعین کے لیے سوپ بنا کر لائی

"چچی جان شازل کا فون نہیں آیا مجھے بہت فکر ہو رہی ہے "

"نہیں بیٹا تم فکر نہ کرو اس کام ہی ایسا ہے وہ ٹھیک ہو گا " انھوں نے اسے سوپ پلا کر دوائی

دی

آج تین دن سے شازل حویلی نہیں آیا تھا نورالعین کو ایک پل سکون نہیں تھا اس کہ طبیعت اب ٹھیک تھی وہ رات کو سو بھی نہیں پاتی تھی اس کی آنکھیں اب سو جی ہوئی تھی رونے اور نہ سونے کی وجہ سے

"کیا ضرورت تھی آنے کی واپس نہ فون اٹھاتے ہو نہ خود کرتے ہو تمہیں پتا بھی ہے تمہاری بیوی کس حالت میں ہے" شاہد صاحب نے اسے پولیس یونیفارم میں اندر آتے دیکھا تو کہا

"نور-----کیا ہوا اسے" شازل شاہد صاحب کی بات سنتے ہی اوپر کی طرف بھاگا نورالعین کا سن کر اس کی جان لبوں کو ابھی تھی راستے میں ابیہ نے اسے سارا کچھ بتا دیا تھا وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا کہ نورالعین اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بھاگی اور اس کو بہت زور دے گلے لگی شازل کو پہلے بہت خیرت ہوئی پھر اس نے بھی اس پر خسار تنگ کیا

"پھر لوگ کہتے ہیں میری نیت خراب ہے"

"ای ایم سوری-----میں تو بس" نورالعین کو اپنی پوزیشن کا اندازہ ہوا تو وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئی

"سوری کی کیا بات مسز میں شوہر ہوں آپ کا آپ کا حق ہے مجھ پہ " اس نے صوفے پر بیٹھتے شوز اتارتے کہا

"طبیعت ٹھیک ہے اب تمہاری سوری وہ مجھے"

"آپ کہاں تھے اتنے دن سے " ابھی شازل اپنی بات پوری کرتا جب نورالعین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"مجھے مس کر رہی تھی"

"نہیں تو"

"ہم وہ تو نظر آ ہی رہا ہے"

میں کتنا پریشان ----- میرا مطلب سب کتنا پریشان تھے نورالعین اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی وہ کھڑا ہو کر اس کے پاس آیا لیکن نورالعین ساتھ ساتھ پیچھے کھسک رہی تھی

"اچھا-----سب پریشان ہو رہے تھے ----یا صرف میری بیوی "

"س----سب " اس نے اسے دیوار کے ساتھ پن اپ کیا

"ویسے تمہاری طبیعت کیوں خراب ہو گئی تھی "

"وہ ہم نے بہت ان ہیچینک فو-----فوڈ کھا-----لی-----لیا تھا اس لیے پھر میں بیہوش ہو -----ہو گئی تھی

"اچھا-----ابیہ تو مجھے کچھ اور بھی بتا رہی تھی " شازل نے اس کی بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا

"ہاں وہ سب سمجھ رہے تھے کہ " وہ ایک سپیڈ سے بولی ج ایک دم زبان کو بریک لگی

"کہ-----کانپ کیوں رہی ہو " اس نے اس کے جھکے سر کو اپنی انگلی سے
ٹھوڑی سے اوپر کیا

"میں-----میں آپ کے لیے کافی-----کافی بنا کر لاتی ہوں " اسے کوئی اور بہانہ نہ ملا وہ
کہہ کر بھاگ گئی

"پاگل " شازل نے اسے جاتا ہوا دیکھ کر کہا

وہ اس کے لیے کافی بنا کر لائی

"دو دن بعد حویلی میں چھوٹی سی پارٹی رکھی ہے میں احمد بہت اچھے مارکس سے پاس ہوا ہے اس
لیے تم تیار ہو جاؤ شاپنگ پر چلتے ہیں" باہر جانے کا سن کر نورالعین کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ ایک
شوہر کے ساتھ بہت اچھا بیٹا اور بھائی بھی ثابت ہوا تھا چاہے کتنے ہی دن حویلی سے باہر رہے
لیکن ان سے غافل نہیں ہوتا تھا

"میں----- میں آنلائن شاپنگ کر لیتی ہوں نہ " اس نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا وہ
اب بھی باہر جانے سے ڈرتی تھی

"باہر چلتے ہیں نہ کہیں اور بھی گھوم اہیں گے اور سمندر نہیں دیکھنا پہلے تو ہر وقت کہتی رہتی تھی
----- کب تک گھر میں بند رہو گی "

"نہیں مجھے دل نہیں ہے "

مجھے میری پرانی نور واپس چاہیے بولتی کیوں نہیں ہو کچھ تمہاری خاموشی مار دیے گی مجھے-----
----- کیا تم میرے ساتھ خوش نہیں ہو

نہیں ایسی بات نہیں وہ----- میں

"تم ایسا رویہ رکھو گی تو میں یہیں سمجھوں گا نہ " اس نے بہت نرمی سے کہا اور باہر چلا گیا پیچھے وہ بس یہیں سوچ رہی تھی کہ وہ ہر بار اسے اداس کر دیتی ہے

نیچے گئی تو سب بیٹھے تھے جب کوثر بیگم نے اسے آواز دی اور وہ سیڑھیاں اتر کر ان کے پاس آہی پر نظریں شازل کے چہرے پر ہی تھی

"بیٹا یہ شازل کی ماں کے زیور ہیں میرے پاس ہی تھے میں نے سوچا تھا کی شازل کی بیوی کو ہی دوں گی کل ہم پورے گاؤں میں بتائیں گے کہ تمہاری اور شازل کی شادی ہو چکی ہے اس لیے تم یہیں پہننا " انھوں نے اسے تین جیولری باکس دیے نورالعیین وہ پکڑنے ہی لگی تھی کہ

"نور واپس دو ----- میری بیوی اس عورت کی کوئی چیز نہیں پہنے گی میں اس عورت کی پرچھائی بھی اپنی بیوی پر نہیں پڑنے دوں گا جو اپنے مطلب کے لیے مجھے بے سہارا چھوڑ گئی تھی "

شازل وہ تمہاری ماں

"دادا جان ان کے لیے ماں کا لفظ استعمال نہ کریں " وہ شدید غصے میں کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا
نورالعین آجچھ سالوں بعد اس کا اس قدر غصے سے بھرا لہجہ دیکھ رہی تھی

وہ کمرے کے باہر کھڑی تھی اسے اندر جانے سے ڈر لگ رہا تھا پھر اس نے ساری ہمت جمع کرتے
دروازہ کھولا سامنے ہی وہ صوفے پر پیچھے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے ہوئے تھا وہ اس کے پاس آ
کر کھڑی ہو گئی وہ کچھ بولنے کے لیے سوچ رہی تھی جب شازل نے آنکھیں کھول کر اسے
دیکھا اس نے نورالعین کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا اور اس کو گلے لگایا

"اے نور تم قریب ہوتی ہو تو غصہ کہیں چھپ جاتا ہے دل سکون پا جاتا ہے " اس نے اہ بھری
اس آواز میں اسے بہت تکلیف محسوس ہوئی وہ نرمی سے اس سے الگ ہوا

"مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا میرے پاس تمہارے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے " اس نے اس کا ہاتھ
پکڑے آنسوؤں بھری آنکھوں سے کہا

"تم جانتی ہو میں بہت چھوٹا تھا جب وہ مجھے اور بابا کو چھوڑ کر چلی گئی بابا ان سے بہت محبت کرتے تھے لیکن لیے ان کے بغیر وہ نہ رہ سکے میں اتنی عمر ممتا بھرے لمس کے لیے تڑپتا رہا ان کی وجہ سے مجھے محبت سے نفرت ہو گئی ----- بچپن میں ہم بہت اچھے دوست تھے لیکن پھر میں تم سے بھی دور ہو گیا تم چلی گئی لیکن مجھے تمہاری بہت یاد آتی تھی یہ محبت ہی تھی تم واپس آہی میں بہت خوش تھا لیکن میں پھر بھی تمہیں انور کرتا رہا پر تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھتا تھا تو آگ لگ پڑتی تھی مجھے لگا تم سے محبت کروں گا تو تم بھی سب کی طرح چھوڑ کر چلی جاو گی پر شاید میں تم سے تب سے پیار کرتا ہوں جب تم اس دنیا میں آہی تھی -----

--- ماں اہونا ایک نعمت ہوتا ہے لیکن میں اس سے محروم رہا ----- تم مجھ سے دور مت جانا " اس نے پہلی بار اتنا سب کچھ نورالعین کو بتایا تھا اس نے اسے اتنا پریشان دیکھا تو اٹھ کر قرآن پاک لائی اور اس کی تلاوت کرنے لگی

ترجمہ

"نماز کی پابندی کرتے رہنا اور لوگوں

کو اچھے کام کرتے رہنے کے مشورہ دیتے رہنا

اور مصیبت تجھ پر آئے اس پر صبر کرتے رہنا

بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں اور تکبر کرتے

ہوئے لوگوں کے سامنے گال نہ پھولانا اور زمین

میں اکڑ کر نہ چلنا اس لیے کہ اللہ کسی اترانے والے

شیخے خورے کو پسند نہیں کرتا اور بولتے وقت

آواز نیچی رکھنا کیوں کہ بہت اونچی آواز

گدھوں کی سی ہے اور کچھ شک نہیں کہ سب

سے بری آواز گدھوں کی ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ

جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں

اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو اس پر صبر

کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو

مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اسے نیک کاموں میں

خرچ کرتے ہیں اور رنج و تکلیف میں صبر اور نماز

سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گرا ہے پر ان لوگوں

پر نہیں جو اس کرنے والے ہیں جو یقین کیے ہوئے

ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس

کی طرف لوٹنے والے ہیں"

وہ اس کو ترجمے کے ساتھ قرآن پاک پڑھ کر سنا رہی تھی جب اس کی نظر شازل پر گئی جو اس کی گود میں سر رکھے ہوئے کسی چھوٹے بچے کی طرح سکون سے سویا ہوا تھا

"بہت سکون ہے تمہاری آواز میں اور قرآن پاک میں ----- تمہیں بہت اجر ملے گا تم نے مجھے میرے خدا سے اتنا قریب کر دیا مجھے لگتا ہے پانچ وقت میں اسے باتیں کرتا ہوں اور جب

قرآن پاک پڑھتا ہوں تو لگتا ہے کہ وہ مجھے میرے سوالوں کا جواب دیے رہا ہے "نورالعین اس کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

آج حویلی میں بہت آفرا تفریح تھی شازل نیچے آیا تھا اور سب مہمانوں سے مل رہا تھا

"کیسے ہو شازل خان " مریم نے اسے پیچھے سے کہا

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو " اس نے خوش اخلاقی سے کہا

"سنا ہے تم نے شادی کر لی -----اپنی وائف سے نہیں ملو او گے "

:ضرور کیوں نہیں " وہ اس سے اجازت لیتے وہاں سے چلا گیا

"تم صرف میرے ہو اور ہمیشہ میرے ہی رہو گے ایسے نہیں تو ویسے ہی سہی " وہ تنزیہ مسکراہی

وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی اور ہر شخص کی نظریں بس اسی پر تھی اس نے کالے رنگ کی میکسی پہن رکھی تھی اور اوپر ڈوپٹہ سر پر بہت اچھے سے سیٹ کر رکھا تھا مسکارے سے اس کی آنکھیں اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی اور ہلکی سی پینک کلر کی لپسٹک تھی شازل یک ٹک اسے ہی دیکھے جا رہا تھا جب چلتے ہوئے اس کے پاس آیا اپنا ہاتھ آگے بڑھایا وہ بھی بہت ہینڈسم لگا رہا تھا بلیک پینٹ کوٹ میں بال جیل سی سیٹ کر رکھے تھے ایک ہاتھ میں برینڈڈ گھڑی پہنی ہوئی تھی نورالعین نے اس کا ہاتھ تھاما شازل نے اسے باری باری سب سے ملوایا

"You are looking so beautiful my lady"

شازل نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے کہا جب واپس مڑنے لگا تو اس کے پورے کپڑوں پر جوس گر گیا

"مجھے معاف کر دیے سر غلطی سے گر گیا" وہ ویٹر بہت شرمندگی سے کہہ رہا تھا

"کوئی بات نہیں تم جاو"

"آپ اوپر جا کر چہنچ کر لے" نورالعین کی بات پر شازل اثبات میں سر ہلاتے اوپر چلا گیا

اس نے کمرے میں اکر کپڑے نکالے اور واشروم میں چلا گیا وہ باہر نکلا تو مریم کو دیکھ کر اس کی غصے سے آنکھیں لال ہو گئی

"تم یہاں کیا کر رہی ہو" اس نے سخت لہجے میں پوچھا

"میں تو بس تمہیں دیکھنے آہی تھی"

"مجھے دیکھنے کے لیے میری بیوی ہے"

"اسے تو ہوش ہی نہیں ہے وہ تو نیچے اپنے ہی مگن ہے"

"نیچے جاو"

"تم سمجھتے کیوں نہیں ہو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی مجھ سے شادی کر لو" وہ اس کے قریب آ کر بولی

"کیا بکواس کر رہی دفعہ ہو یہاں سے تمہیں اپنی عزت عزیز نہیں ہے کیا جو یہاں منہ اٹھائے آ گئی ہو"

ٹھیک ہے تم نے کہا مجھے اپنی عزت عزیز نہیں ہے اب اس بات کو سچ کر کے دیکھاتی ہوں

"یہ-----یہ کیا کر رہی ہو-----تم یہ حرکت کر کہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہو"

اس کی چیخیں پوری حویلی میں جا رہی تھی نورالعین کمرے میں آہی لیکن وہاں کی صورتحال سمجھ کر وہی رک گئی پیچھے مریم کے والد ، شاہد صاحب اور کوثر بیگم بھی آ گئی

بابا ----- وہ روتے ہوئے اپنے باپ کے گلے لگ گئی

اس نے میری عزت ----- میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی -----

"شازل کیا یہ سچ بول رہی ہے ----- شازل میں تم سے پوچھ رہا ہوں " سب کے سوال شروع ہو گئے تھے لیکن اس کی نظر تو صرف اپنی بیوی پر تھی جس کی آنکھیں نم تھی وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ چکا تھا وہ مردہ قدموں سے مریم کی طرف بڑھی وہ کچھ نہیں بولی تھی شازل کا چہرہ سرخ پڑنے لگا دل تیزی سے دھڑکنے لگا کیا اسے شازل پر یقین نہیں تھا کیا

"نور " اس نے اتنے آہستہ بولا کہ خود کو بھی آواز نہ آئی

"یہ جو پیچھے شخص کھڑا ہے نہ وہ جان دیتا ہے مجھ پر چھ سال میرے لیے خوار ہوتا رہا اور تم نے اس پر اتنا گھینونا الزام لگا دیا "

"میں سچ بول رہی ہوں اس نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش " ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک زوردار دھڑک کی آواز فضا میں گونجی

"اب اگر تم نے میرے شوہر کے بارے میں کچھ بھی بولا تو میں تمہاری زبان کھینچ کر گردن میں لپیٹ دوں گی نورالعین شازل خان نام ہے میرا پولیس والے کی بیوی ہو تم جیسی لڑکیوں کو اچھے سے سیدھا کرنا آتا ہے اب دفعہ ہو جاو یہاں سے اور دوبارہ مجھے اپنی منہوس شکل نہ دیکھانا "

اس کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا اس نے بازو سے پکڑ کر دروازے سے باہر پھینکتے ہوئے کہا سب اس کو دیکھ رہے تھے جو کبھی بولی نہ تھی اس کو اپنے شوہر پر اتنا یقین تھا کہ اس کے لیے کسی شیرنی سے کم نہیں لگ رہی تھی

شازل کو تو ایسے لگ رہا تھا جیسے پوری دنیا اس کے قدموں میں آگئی ہے سب ان دونوں کی طرف مسکراتی نظر ڈالتے باہر چلے گئے

"یہ-----یہ شیرنی اتنے دن کہاں چھپی ہوئی تھی " وہ اس کے قریب آکر بولا

"آپ نے خود ہی کہا تھا مجھے پرانی نور واپس چاہیے"

"اتنا بھروسہ ہے مجھ پر" وہ آنکھوں میں ایک چمک لیے بولا

"خود سے بھی زیادہ پوری دنیا سے زیادہ" اس نے مسکرا کر کہا

ماشاء اللہ تمہاری اس دلکش مسکراہٹ کو میری عمر لگ جائے میری آنکھوں کی روشنی اس نے دل میں سوچتے اسے گلے سے لگایا

"ہمیشہ یوں ہی مسکراتی رہا کرو-----تمہارے اس اعتبار اور بھروسے نے مجھے کتنا سکون، خوشی اور مان دیا ہے تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے"

"اٹھ جاو میری زندگی نماز قضا ہو جائے گی" شازل کب سے اسے اٹھا رہا تھا جبکہ وہ پہلے جاگ جاتی سب کچھ ٹھیک ہو ریا تھا وہ پہلے جیسی ہو رہی تھی خوش رہنے لگتی تھی شازل اس کے معصوم

چہرے کو کب سے دیکھ رہا تھا جو اس سے پہلے کی طرح پھر سے زد کرنے لگی تھی وہ بہت خوش تھا اور رات والے واقعے کو یاد کر کے مسکرایا

"نور سمجھتی کیوں نہیں ہو اتنی ٹھنڈ میں آسکریم کھاو گی تو بیمار پڑ جاو گی " وہ باہر بیٹھی کب سے اسے منا رہی تھی کہ آسکریم لا کر دیے

نہیں میں نے کھانی ہے آپ لا کر دیں نہیں تو میں ناراض ہو جاؤں گی

"نہیں بیگم یہ غضب نہ کیجیے گا ----- کچھ دنوں بعد کھا لینا نا "

"آپ مجھے انکار کر رہے ہیں "

"ارے میری اتنی مجال کہ میں آپ کو انکار کروں ----- لا دیتا ہوں اب اندر جاو نہیں تو ٹھنڈ لگ جاہے گی " وہ کتنی فکر کرتا تھا اس کی ہر خواہش پوری کرتا تھا وہ اس کو جاتا دیکھتی سب سوچ رہی تھی

اس نے اپنی سوچ کو جھٹک کر اس کے ماتھے پر ہاتھ لگایا جو تھوڑا گرم تھا نورالعین نے آنکھیں کھول لی

"بس ہو گیا نہ بخار ----- اٹھو وضو کرو نماز کا وقت گزر جاہے گا " وہ نرمی سے بولا
لیکن اس کے لہجے میں ناراضگی بھی تھی نماز پڑھ کر وہ باہر جانے لگی

"کہاں جا رہی ہو آرام کرو نہ " اس نے اسے باہر جاتے دیکھا تو کہا

وہ ----- وہ مجھے گلے میں درد ہے تو ادراک کا کہوہ بنانے " وہ سر نیچے کیے بولی اسے لگ رہا تھا
شازل کو بتائے گی تو وہ غصہ کرے گا کیونکہ اسی نے رات کو بہت ضد کی تھی شازل اٹھا اور صوفے پر پڑی اپنی جیکٹ اسے پہنائی جس میں وہ بالکل چھپ گئی تھی

"بلکل خیال نہیں رکھتی ہو اپنا اتنی سردی میں ایسے ہی جا رہی تھی ----- چلو میں بھی چلتا ہوں
" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کیچن میں لایا

نورالعین کا جب بھی گلی خراب ہوتا یا پھر بخار تو کوثر بیگم اسے ادراک کا کہوہ بنا کر دیتی تھی شازل اسے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا وہ کیا کرے ادھر

"میں کاٹ دیتا ہوں" اس نے ہاتھ میں ادراک پکڑی ہی تھی جب شازل بولا

"آپ کاٹ لیے گے" اس نے خیرانگی سے پوچھا

"دیکھتے ہیں" اس نے ادراک لے تولی پر اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ اس کیا کرنا ہے اس کا وہ مختلف طریقوں کا استعمال کر رہا تھا جب ایک دم سے چھڑی اس کے ہاتھ کو چیر گئی

آہ----- اس کی آواز سن کر نورالعین بھاگ کر اسکی طرف آہی اور اس کے ہاتھ کو دیکھ کر فرسٹ ایڈ باکس لینے چلی گئی

"کتنا خون نکل رہا ہے بڑے ایسے تھے میری مدد کرنے " وہ سو سو کرتی بول رہی تھی اور ساتھ
پٹی کر رہی تھی

"تمہاری نم آنکھیں مجھے زیادہ تکلیف دیے رہی ہیں " اس نے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے کہا
نورالعین نے کوئی جواب نہ دیا

"ویسے یہ تو فلمی سین تھا تمہیں اپنا ڈوپٹہ پھاڑ کر پٹی کرنی چاہیے تھی " وہ شونے لہجے میں بولا
"آپ کو مذاق سوج رہا ہے"

"اچھا اچھا سوری چلو بناو کہوہ میں سیکھ لیتا ہوں " اس نے معذرت کرنا بہتر سمجھا

شازل نے اسے موبائل لے دیا تھا اور دن میں بہت بار اسے فون کرتا تھا وہ سب ناشتہ کر رہے
تھے لیکن شازل ایسے ہی بیٹھا تھا کیونکہ اس کی نور ابھی تک کیچن میں ہی تھی

"نور جلدی او میں نے جانا بھی ہے" شاہد صاحب نے اس کی طرف دیکھا لیکن کچھ بولے نہیں وہ جانتے تھے کہ شازل اس کے ساتھ ہی شروع کرتا ہے چاہے وہ ناشتہ ہو یا کسی اور وقت کا کھانا ہو نورالعین آہی ان دونوں نے ساتھ ناشتہ کیا

"اپنا خیال رکھنا میرے لیے" اس نے اسکا گال تھپتھپاتے کہا یہ تو اس کا معمول تھا وہ دونوں بہت خوش تھے اس بات سے انجام کہ یہ دن زیادہ دیر تک نہیں رہے گی

"چچی جان آج میں کچھ بناؤں" کوثر بیگم کیچن میں ملازمین کو رات کے کھانے کے بارے میں بتا رہی تھی

"کیا ضرورت ہے بیٹا یہ سب کس لیے ہیں" نورالعین نے کہا پر انھوں نے منع کر دیا

بنانے دیں نہ اور میں کون سا اکیلے بنا لوں گی یہ سب بھی تو مدد کریں گی نہ ----- پلیسیسیسی
اس نے معصوم چہرہ بناتے کہا

"اچھا ٹھیک ہے " ان کو اخر ماننا پڑا

نورالعین نے بہت دل سے بریانی بنانی شروع کی وہ ہر ایک چیز کو ناپ کر ڈال رہی تھی تاکہ کوئی غلطی نہ ہو جاہے

"بی بی جی آپ کا فون بج رہا ہے کب سے " ملازمہ نے آکر اسے کہا

"ارے میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے آپ مجھے بی بی جی نہ کہا کریں مجھے میرے نام سے پکارا کریں اچھا آپ اس کو دم لگا دیں میں دیکھتی ہوں"

اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو شازل کی دس مسڈ کالیں آہی تھی اس نے دوبارہ فون کیا پر آگے سے کسی نے نہیں اٹھایا

"ارے بیٹا تم آج جلدی آگئے میں پانی لاؤں تمہارے لیے " کوثر بیگم نے نے شازل کو اندر آتے دیکھا تو پوچھا شاتھ داہم بھی تھا

"چچی جان نور کہاں ہے میں اسے کب سے فون کر رہا ہوں "

"تم اس لیے جلدی آگئے وہ ٹھیک ہے اج شام سے کیچن ہے اس لیے دیکھا نہیں ہو گا ابھی ہی گئی ہے "

"میں دیکھ کر آتا ہوں " اس نے کہا پر سیڑھیاں چڑتے کچھ سوچتا واپس نیچے آ کر بیٹھ گیا

"السلام علیکم داہم بھائی کیسے ہیں آپ " وہ نیچے ارہی تھی جب اندر دونوں کو دیکھ کر سلام کرنے لگی

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو "

"میں بھی ٹھیک -----آپ بہت دنوں بعد "

"داہم کے ساتھ تمہارا شوہر بھی بیٹھا ہے" ابھی وہ اپنی بات پوری کرتی کہ شازل بولا اس کا موڈ بہت خراب ہو گیا تھا کہ نورالعین نے اس کا فون نہیں اٹھایا اور اب وہ اسے انگور کر رہی تھی جبکہ داہم نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی

"آپ آج جلدی آگئے آپ فریش ہو جائیں آج میں نے خود کھانا بنایا ہے داہم بھائی آپ بھی کھا کے جایے گا" وہ اسے کہہ کر پھر داہم کے ساتھ باتیں کرنے لگی شازل اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

سب کھانے کے لیے اچکے تھے وہ چپ سی ایک جگی بیٹھ کر سب کو دیکھ رہی تھی کہ نجانے کیسی بنی ہوگی

"میری بہن بہت اچھی بناہی ہے" احمد کے کہنے پڑ اس کے چہرے پر ایک چمک سی آہی

"ہاں سچ میں بہت مزے کی ہے کیوں شازل" داہم نے کہا تو شازل نے صرف ہم کر دیا جبکہ وہ اس کی بہت تعریف کرنا چاہتا تھا پر وہ اسے ناراضگی ظاہر کر رہا تھا

نورالعین کو بہت برا لگا مطلب حد ہو گئی اتنی محنت سے میں نے ان کے لیے بریانی بنائی اور کچھ بھی نہیں کہا وہ اسے گھورتے ہوئے دل میں سوچ رہی تھی

رات کو وہ بہت سوچتی رہی کہ وہ ایسے برتاؤ کیوں کر رہا ہے لیکن اسے سمجھ نہیں آہی

"شازل اپ مجھ سے ناراض ہیں" اس نے کافی دیتے کہا

"نہیں" اس نے ایک لفظی جواب دیا

"پھر آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے" اس نے پھر سے پوچھا

"میں نے آج اتنی بار کالز کی اتنی کہاں مصروف تھی کہ اٹھا نہیں پاہی تمہیں پتا ہے نہ میں پریشان ہو جاتا ہوں" وہ غصہ نہیں کر رہا تھا پر وہ پھر بھی ڈر رہی تھی

"میں کیچن میں ----- میں تھی اس لیے نہیں ----- نہیں دیکھ سکی"

"سو جاو نور " وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا شازل نے اس کو گھبرا یا ہوا دیکھ کر خود کو نارمل کیا اور بات کو ختم کرنا چاہا وہ کہہ کر باہر چلا گیا نورالعمین روتی روتی سو گئی

صبح وہ اٹھی تو شازل نماز پڑھنے جا چکا تھا اس نے آٹھ کر نماز پڑھی

"شازل آج میں آپ کو منا کر رہی گی ایسے نہیں تو ویسے ہی سہی " وہ شیشے کے سامنے کھڑی بول رہی تھی

شازل کمرے میں آیا اور اپنے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا نکل کر شیشے کے سامنے کھڑے ہو کھڑ بال سیٹ کر رہا تھا

"شازل " نورالعمین نے اس کو دیکھتے کہا

"ہم" اس نے بغیر اسے کی طرف دیکھتے کہا نور غصے سے منہ پھولا کر اس کے پاس گئی اور بازو سے پکڑ کر اس کا روح اپنی طرف کیا

"کیا مسئلہ ہے آپ کا مسٹر بات کیوں نہیں کر رہے مجھ سے مجھے معاف نہیں کر سکتے آپ کو مجھے معاف کرنا ہو گا مجھے معاف کریں ابھی کہ ابھی سوری بول رہی ہوں نہ ارے آپ کو کیسی کے ایفرٹس نظر نہیں آتے ہیں کیا لیکن آپ کی ناراضگی کی دیوار ہے جو گرنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے مجھے نہ معافی چاہیے" وہ ہاتھوں کے مختلف ڈیزاہین بنا رہی تھی

"نور تم" اس نے کچھ بولنا چاہیے پڑ نور العین نے اسے چپ کروا دیا

"میں نہیں جانتی آپ نہ مجھے معاف کیجئے جو بات ہو گئی اسے بھول جاہیں پر نہیں آپ تو اسے پکڑ کر بیٹھے ہیں مجھے ابھی کہ ابھی معافی چاہیے" وہ منہ کے مختلف ڈیزاہین بنا کر غصہ کر رہی تھی اور انگلی اٹھا کر اسے وارن کر رہی تھی شازل کہ تو اسے دیکھ کر بول پڑی وہ اسے بہت پیاری لگ رہی تھی وہ اسے دیکھے مسکرا رہا تھا

"کیا آپ-----اپ مسکرا کیوں رہے ہیں آپ مجھے بتائیں آپ نے مجھے معاف کیا یہ نہیں کیونکہ مجھے اور بھی کام ہیں " وہ اسے جتلا رہی تھی کہ اس کا وقت بہت قیمتی ہے

"ارے یہ کون سا طریقہ ہے معافی مانگنے کا "

"مجھے نہیں آتے طریقے-----خزے نہ کریں زیادہ معاف کریں مجھے "

"اور اگر نہ کروں تو "

تو-----تو پھر میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی پھر مناتے رہے گا ویسے بھی میں آپ سے خفا ہوں پر پہلے آپ کو منالوں نہ

"اچھا اور کیوں خفا ہے میری زندگی مجھ سے "

"میں نے کل کتنی مشکل سے آپ کے لیے بریانی بنائی کیونکہ آپ کو پسند ہے اور آپ نے ایک بار بھی تعریف نہیں کی " وہ جو ابھی غصہ کر رہی تھی اس نے پوچھا تو جا کر بیڈ پر بیٹھ کر نم آنکھوں سے بتانے لگی آخر اس نے بھی تو نخرے دیکھانے تھے

"ابھی شیرنی بنی ہوئی تھی اور اب ایسے رو رہی ہو " اس نے اوپر اس کی طرف دیکھا

"اچھا سوری میں کل بہت پریشان ہو گیا تھا نہ آج کہ بعد چاہے کتنا ہی ضروری کام ہو تم اپنا موبائل ہمیشہ اپنے پاس رکھو گی " نورالعین کے پاس بیٹھتے گلے لگاتے ہوئے بولا

"ویسے بریانی بہت مزے کی تھی " شازل نے کہا تو وہ نم آنکھوں سے ہی مسکراہی

"میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں اللہ تمہیں ہمیشہ مسکراتہ رکھے " داہم شازل کو بہت عرصے بعد خوش دیکھ رہا تھا

"وہ ساتھ رہتی تو یہ دنیا جنت سی لگتی ہے ----- خیر مجھے چھوڑ تو بتا کس کے لیے ہر
رشتے سے انکار کر رہا ہے " سن کو داہم کو ایک جھٹکا لگا کہ اسے کیسے پتہ

"کوئی نہیں ہے یار میں بس ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا "

"او تو جیسے مجھے تو پتا ہی نہیں ہے کہ آپ پور پور محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں -----
میں بھی تمہارا بچپن کا دوست ہوں نور کے جانے کہ بعد اگر تم نہ ہوتے تو مجھے کہاں ہوش تھا اپنا
----- اب میری باری ہے اب چپ کر کے بتاؤ نہیں تو میں اپنے پولیس والے روپ میں
اجاؤں گا "

"تجھے کیسے پتا ہے "

اس دن میں تمہارے گھر گیا تھا تم گھر نہیں تھے تو میں کچھ دیر آنٹی کے پاس بیٹھ گیا انہوں نے ہی بتایا تمہاری ماما بہت اچھی ہیں یار قدر کیا کر ہر کسی کہ پاس نہیں ہوتی ----- چل اب بتا بھی دیے

"سوچ لو پھر منزل تک پہنچانا پڑے گا"

"تم نام تو لو ایک دفعہ"

"ابیہ" اس نے ابیہ کا نام لیا تو شازل نے پٹ سے اسے دیکھا

"ہاں یار وہ بہت اچھی لگتی ہے مجھے بہت پہلے سے لیکن جب مجھے پتا چلا کہ اس کی امی اس کی شادی تمہارے ساتھ کرنا چاہتی ہیں مجھے لگا وہ بھی تم میں انڈسٹڈ ہے تو میں پیچھے ہٹ گیا" اس نے ساری بات ایک ہی سانس میں بتا ہی اور ب شازل کے جواب کا انتظار کرنے لگا

"پاگل انسان بھائی کہتی ہے وہ مجھے اور پھپھو کہ کہنے سے کیا ہوتا ہے ----- دل تو کر رہا دو چار لگاؤں مجھ سے سبق حاصل نہیں ہوا تھا جو اپنی محبت کو دفنائے رکھا ----- پہلے کیوں نہیں بتایا " شازل کو بہت غصہ آیا کہ اس نے اتنی بڑی بات اسے نہیں بتاہی

"کیا بتاتا یار تم خود اتنے پریشان تھے "

"اچھا مجھے بتاؤ ابیہ کو بتایا ہے "

"نہیں "

"تم نہ " ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ نورالعین کی آواز آہی

"سنیں شازل " شازل نے اس کی آواز سن کر زیر لب مسکرایا اور اٹھ کر باہر جانے لگا اس کی یہ عادت ابھی بھی نہیں گئی تھی شادی کے بعد وہ شازل کو بس اسی نام سے مخاطب کرتی تھی

"آوے کدھر " داہم بولا

سوری یار پر جب وہ بولتی ہے سنیں تو میں دنیا میں کسی کے لیے دستیاب نہیں رہتا -----
---- پر تم فکر نہ کرو تمہیں تمہاری منزل تک پہنچانا اب میری ذمہ داری ہے " داہم بھی اس کی
بات سن کر تھوڑا پر سکون ہو گیا وہ کمرے میں گیا تو نورالین گم سم سی بیٹھی تھی

"سنائیں بیگم " وہ اس کے پاس بیٹھتے بولا

"وہ ----- وہ نہ چچی جان کہہ رہی تھی کہ فیملی میں کسی کی شادی ہے تو مجھے بھی جانا ہے
" اس نے ہاتھ ایک دوسرے میں پھسا ہے اسے اپنی بات بتائی

"ہم مجھے پتا ہے پرنس ----- تم نہیں جانا چاہتی کیا "

"نہیں وہ میرے پاس کوئی اچھی ڈریس نہیں ہے اور پچھلی بار آن لائن منگوائے تھے ان کی فٹنگ
ٹھیک نہیں تھی " وہ سر جھکائے ایسے اسے بات بتا رہی تھی جیسے کوئی جرم کیا ہو

"تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے بیگم تیار ہو جاہیں ابھی چلتے ہیں شاپنگ پر "

"صرف آپ چلے جاہیں نہ پلیز " وہ اس کو نہیں بتا رہی تھی پر وہ اب بھی باہر جانے سے خوفزدہ تھی اس کو ڈر تھا کہ وہ آکر پھر اسے ساتھ لے جاہے گا

"نور کیا تم ساری عمر یہیں پر بند رہو گی ----- کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں میں تمہیں کچھ ہونے دوں گا میں تمہیں اب خود سے الگ نہیں کر سکتا میں اپنی آخری سانس تک تمہاری حفاظت کروں گا "

"آپ ایسے کیوں بول رہے ہیں " آنکھوں میں آنسو آگے تھے

"بھروسہ کرتی ہو مجھ پر "

"آپ پر ہی تو کرتی ہوں"

"تم اپنے شوہر کو اس لائق سمجھتی ہو کہ وہ تمہاری حفاظت کر سکتا ہے" اس نے ہاں میں سر ہلایا

"جاو پھر تیار ہو کر او تمہارا خوف ختم کرنے چلتے ہیں" شازل نے کہا تو وہ بنا کچھ بولے اٹھ کر چلی گئی پر اسے یہ نہیں تھا پتا کہ وہ غلط کر رہا تھا کہ نورالعین کا ڈر ٹھیک ثابت ہو گا

"شازل میرا دل گھبرا رہا ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہے" وہ دونوں تیار ہو کر نیچے آئے جب نورالعین نے شازل کو کہا

میری جان کچھ نہیں ہو گا

Men are the caretakers of women

[Surah an Nisa ayah 34]

"کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی " وہ اس کا ہاتھ پکڑے گاڑی میں بیٹھا چکا تھا
ان کی گاڑی ایک بڑے سے مال کے سامنے رکی شازل اتر کر دوسری طرف آیا اور نورالعین کے
لیے دروازہ کھولا

"ا جاہیں بیگم " عینا نے اسے دیکھا اور نیچے اتر گئی وہ اس کے ساتھ چلی رہا تھا جب نورالعین نے
شازل کی شرٹ کو بازو والی جگہ سے پکڑ لیا شازل اس کے عمل پر مسکرایا اور اس ہاتھ اپنے ہاتھ
میں پکڑ لیا نورالعین نے بھی اس کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑ لیا جیسے چھوڑے گی تو گم ہو جاہے گی

اس نے بہت ساری شاپنگ کے اب شازل اسے ایک جیولری کی شاپ پر لے گیا تھا

"میں نے جو آڈر دیا تھا وہ تیار ہو گیا ہے " اس نے پوچھا

"جی سر بس دو منٹ دیجیے " تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ میں جیولری باکس لے کر آیا شازل نے اس
سے لے کر نورالعین کے آگے کیا

"یہ تو بہت خوبصورت ہے" وہ سیٹ اپ میں بہت خوبصورت تھا اس میں ایک ہیرو سے بنا نیکلس تھا ساتھ کی ویسے ہی ٹاپس بریسلٹ اور انگوٹھی وہ پوری ابوتاب سے چمک رہا تھا

"پر تم سے کم-----آپ پیک کر دیں" شازل نے کہا

"یہ تو بہت مہنگا لگ رہا تھا شازل" اس نے معصومیت سے کہا تو شازل زیر لب مسکرایا

"تم یہیں رکو میں یہ سارا سامان گاڑی میں رکھ کر آتا ہوں پھر کچھ کھاتے ہیں"

"نہیں آپ مت جاہیں" اس نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا

"کچھ نہیں ہوتا میں ابھی آتا ہوں" وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی دل میں ایک عجیب بے چینی سی تھی

وہ واپس آیا تو اسے ساکت کھڑا دیکھ اس کے پاس آیا

"کیا ہوا تم ایسے کھڑی ہو" وہ اب بھی سامنے دیکھ رہی تھی شازل نے سامنے دیکھا تو وہاں سے بہت سے آدمی ارہے تھے جنہوں نے ایک ہی جیسا لباس پہنا تھا کالے رنگ کی شرٹ اور ٹروزر اور دائیں بازو پر ڈیول لکھا تھا وہ ابھی بہت دور تھے انہوں نے ابھی نورالعین کو نہیں دیکھا تھا

"کیا ہوا تم ان سب کو جانتی ہو" وہ اب پریشان لہجے میں بولا

"یہ----- یہ سب اسی کے----- کے آدمی ہیں" اس ہکلاتے ہوئے بتایا شازل نے اس کی بات سنتے ہی سب سمجھ گیا شازل نے جلدی سے اپنی گنز نکالنی چاہی لیکن وہ پولیس یونیفارم میں نہیں آیا تھا اسی لیے غم بھی گھر چھوڑ آیا تھا اس نے اس وقت خود کو بہت کوسا کہ وہ اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے لیکن اب کیا ہو سکتا تھا

"نور---- نور مجھے دیکھو کچھ نہیں ہو گا تم ایسا کرو" وہ اس کا منہ اپنے ہاتھوں میں لیے اسے سمجھا رہا تھا جب نورالعین نے اسے ٹوکا

"نہیں شازل کچھ بھی ----- بھی ٹھیک نہیں ہو گا میں کچھ نہیں کر سکتی وہ -----
 ----- وہ لے جاہے گا مجھے میں ----- میں نہیں جانا چاہا ہتی آپ چل چلے
 ----- جاہیں وہ آپ کو بھی مار دیں گا سب کو مار دیے گا وہ لے جائے گا مجھے سزا دیے گا -----
 ----- مے میں نے کہا تھا نہ میں نہیں جاتی ----- اب اب کیا ہو گا وہ پھر مجھے اپنے ساتھ
 لے جاہے گا " اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ان سب کو دیکھ کر اتنی خوفزدہ ہو رہی تھی کہ
 پاگلوں کی طرح نجانے کیا کیا بول رہی تھی

"نور میری بات سنو کچھ نہیں ہو گا میں کہہ رہا ہوں نہ "وہ اس کی حالت دیکھ کر مجبوراً غصے سے
 بولا

"شازل " اس نے آنکھوں میں آنسو لیے اس کی طرف دیکھا

"کچھ نہیں ہو گا میری جان تم ایسا کرو یہ میرا موبائل لو اور داہم کو فون کرو اور سب کچھ بتاؤ
 میرے پاس ابھی گن وغیرہ کچھ نہیں ہے تم ادھر پیچھے جاؤ میں تب تک دیکھتا ہوں ان کو " وہ
 اسے سمجھا رہا تھا

"میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی " اس کے کہنے پر شازل نے اس کے ماتھے پر نم آنکھوں سے لب رکھے اور دل میں شدت سے دعا کی کہ اس بار وہ اس سے جدا نہ ہو اور اسے ایک الگ کمرے میں لے آیا

"جیسا کہا ہے ویسا کرو اور کچھ بھی ہو جاہے باہر مت انا " وہ نرمی سے بولتا باہر چلا گیا

وہ اسے چھوڑ کر باہر آیا ہی تھی کہ ان میں سے ایک آدمی نے اسے روک کر پوچھا

"کیا آپ نے اس لڑکی کو دیکھا ہے " اس نے دیکھا تو وہ نورالعین کی ہی تصویر تھی یہ دیکھ اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا لیکن فل حال اس نے ضبط کیا

"آپ لوگ کیوں ڈھونڈ رہے ہیں اسے "

"جتنا پوچھا ہے اتنا بتاؤ "

"ہاں دیکھا ہے وہ اس طرف "

نورالعین نے کانپتے ہاتھوں سے اس کا نمبر ملایا

"ہیلو شازل خیریت ہے "

"داہم بھائی میں ہوں نور "

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے تم روکیوں رہی ہو " اس نے کافی پریشان سے پوچھا وہ عینا کو بلکل اپنی بہنوں جیسی مانتا تھا اور پھر شازل کی وجہ سے وہ اس کی اور ہی عزت کرتا تھا

-----"داہم بھائی وہ ہم ادھر ----- مال میں آئے تھے وہ ہمارا پیچھا کرتے -----

یہاں بھی اگیا آپ جلدی سے آہیں شازل کے پاس گن بھی نہیں ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے
آپ جلدی آہیں وہ لے جائے گا مجھے " وہ اس کی آدھی بات سنتے ہی نکلا تھا

"کون سے مال میں ہیں آپ لوگ" اس نے پوچھا تو نورالعین نے نام بتایا

نورالعین بہت دیر تک وہاں شازل کا انتظار کرتی رہی لیکن اسے بہت غلط خیال ارہے تھے وہ اٹھ کر مرے ہوئے قدموں سے باہر آہی لیکن نہ ہی کہیں شازل نظر آیا اور نہ ہی وہ لوگ وہ تھوڑا سا اور باہر آہی وہ جا رہی تھی ایک دم قدم وہی پر رک گئے سامنے ہی وہ پلر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تھا سارے زخم پھر تازے ہو گئے تھے ماضی اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا وہ اسے ہی دیکھے جا رہی تھی وہاں سے ہلنے کی جیسے سکت ہی نہیں تھی اچانک سے وی بھاگنے لگی جب وہ اسے کے سامنے آیا

"ارے کدھر ----- اچھے سے دیکھ تو لینے دو ----- ارے تم تو پہلے سے زیادہ پیاری ہو گئی ہو"

"دور ہٹو" وہ اپنے آپ کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

"ایسے کیسے ----- تمہیں کیا لگا میں بھول جاؤں گا تمہیں ڈھونڈ نہیں پاؤں گا تمہارے دھوکے پر معاف کر دوں گا " وہ اسے بالوں سے پکڑے ہوئے تھا

"کیا دیکھ رہی ہو مت دیکھو کہیں پیار نہ ہو جائے " وہ خباثت سے مسکرایا

"دیکھ رہی ہوں تم ذرا نہیں بدلے بالکل ویسے ہی ہو گھٹیا اور بغیرت " وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے بولی وہ خود کو بہت مضبوط ثابت کر رہی تھی

"بہت ہمت نہیں آگئی تم نورالعین وہاب عرف عینا میں ساری اکڑ نکال دوں گا تمہاری "

"اپنے الفاظ درست کرو نورالعین وہاب نہیں نورالعین شازل خان ----- وہ خان جو اپنی عزت پر اٹھنے والے ہاتھ کو کاٹ دیتا ہے ----- اپنے انجائے کے لیے تیار رہو " جب اس کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام سن کر اس کا غصہ اور بھر گیا

"شازل کہاں ہیں آپ پلیز مجھے بچالیں اپنی نور کو بچالیں " وہ دل ہی دل میں اللہ اور شازل کو یاد کر رہی تھی

"ہاتھ چھوڑو اس کا" پیچھے سے ایک روبدار آواز آہی ہارون نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو شازل کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھی اس نے مٹھیاں بھینچی ہوئی تھی

"اوو تو اپ ہیں مانا پڑے گا ویسے ہے ہینڈ سم یہ " شازل اس وقت شازل بلیو جینز کے اوپر واہٹ شرٹ پہنے بلا کا خوبصورت لگ رہا تھا ہارون بھی ہینڈ سم اونچا لمبا قد سفید رنگت رکھنے والا شخص تھا لیکن شازل کے سامنے اس کی پرسنلیٹی کہیں دب سی جاتی تھی

"ہاتھ چھوڑو اس کا " وہ ایک دفعہ پھر بولا

"ہاتھ تو اس کا میرے ہاتھ میں ہی رہے گا " ساتھ ہی اس کے اشارے پر سب گارڈز نے شازل کے سر پر بندوقیں تان لی

"شازل-----پلیز انہیں کچھ مت کرو " نورالعین کو معلوم تھا وہ کچھ بھی کر سکتا ہے پھر سامنے تو اس کا شوہر تھا وہ اسے بھلا کیوں چھوڑے گا

"ہمت ہے تو برابری کا مقابلہ کرو نہ بزدل ہو جو اس اسلحے کو بیچ میں لا رہے ہو ان کو رکھو واو نور کو چھوڑ دو پھر بتاتا ہوں میں تمہیں شازل خان کس کا نام ہے " شازل بس اسے الجھا ہے رکھنا چاہتا تھا جب تک داہم نہ آجائے

"او میں تو ڈر گیا دیکھا ڈر کی وجہ سے میری کانپیں ٹانگ رہی ہیں" اس نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی شازل کی برداشت ختم ہو گئی اس سے نورالعین کے آنسو نہیں دیکھے گئے وہ آگے بڑھاپی تھا گولی کی تین بار گولی کی آواز ابھی

"شازل" نورالعین چیخی اس نے آخری بار ہارون کو نورالعین کو لے جاتے دیکھا اور آنکھیں بند کر گیا

"ڈاکٹر ڈاکٹر دیکھیں اسے گولیاں لگی ہیں جلدی جلدی اس کا علاج شروع کریں" داہم پورے ہسپتال میں چیخ رہا تھا
داہم نے حویلی فون کر کے بتا دیا تھا کہ اسے گولیاں لگی ہیں وہ سب بھی آ گئے تھے

"یہ سب کیسے ہوا داہم----- میرا بچہ نجانے کس حال میں ہے" شاہد صاحب بھی رو رہے تھے
سب ہی رو رہے تھے

"آپ فکر نہ کریں وہ ٹھیک ہو جائے گا" داہم نے انھیں حوصلہ دیتے ہوئے کہا

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا وہ لڑکی منہوس ہے" زرنش بولی

"چپ کر جاو زرنش تم دیکھ نہیں رہی ہو سب کی حالت" کوثر بیگم بولی سب شازل کے لیے دعا گو تھے

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے تو شاہد صاحب بھاگتے ہوئے ان کے پاس آئے وہ بے شک اسے ڈانٹتے رہتے تھے لیکن سچ تو یہ تھا کہ شازل اور نورالعیین بچپن سے ہی ان کے لاڈلے تھے اور دونوں میں جان بستی تھی ان کی

"ڈاکٹر شازل کیسا ہے وہ ٹھیک ہو جاہے گا نہ" انھوں نے امید سے پوچھا لیکن ڈاکٹر کچھ نہیں بولے

"آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے ہیں ----- وہ ٹھیک ہے نہ" داہم نے فکر مندی سے پوچھا

"دیکھیں ہم نے ان کی گولیاں نکال دی ہیں ایک گولی تو بالکل دل کے پاس لگی ہے اگر تھوڑی سی بھی اگے پیچھے ہو جاتی تو بچانا مشکل ہو جاتا لیکن اب بھی ہم کچھ کہہ نہیں سکتے چوبیس گھنٹوں میں انھیں ہوش نہ آیا تو وہ قومہ میں بھی جاسکتے ہیں آپ لوگ دعا کریں"

"یہ کیا ہو گیا شازل تمہیں جینا ہو گا اپنی نور کے لیے اپنے دوست کے لیے ہم سب تمہارے بغیر نہیں رہ سکتے" داہم شیشے سے اس کا بے جان وجود دیکھ رہا تھا

ایک دن بعد

"مبارک ہو شازل کو ہوش آگیا ہے آپ ان سے مل لیجیے پر اس بات کا دھیان رکھیے گا وہ زیادہ بات نہیں کریں" ڈاکٹر ان کو ہدایت کرتا چلا گیا سب نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اندر گئے

شازل نے تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولی تو اسے داہم کا دھندلا سا وجود نظر آیا اسے ایک دم سے سب یاد آگیا

"نور-----نور داہم نور کہاں ہے -----بتاؤ نہ کہاں ہے وہ تم کچھ بول رہے کیوں نہیں -
-----پلیز مجھے یہ نہ کہنا کہ وہ اسے پھر سے لے گیا میں اس بار برداشت
نہیں کر پاؤں گا بولو نہ وہ ٹھیک ہے نہ " وہ رو رہا تھا اسے بار بار یہی خیال آ رہا تھا کہ وہ اس کی نور
کو لے گیا ہے

ماضی

"شازل " نورالعین چیمنی اور ساتھ ہی ہارون کو زرودار دھکا دیے کر اس کی طرف بھاگی شازل کو
تین گولیاں لگی تھی ایک بازو پر دوسری دل پر اور تیسری پیٹ کر پاس

"شازل-----اپ آپ ٹھیک-----ہو جائیں گے-----آپ کو کچھ نہیں ہو
گا " اس کے کپڑے اور ہاتھ بھی شازل کے خون سے رنگنے گئے تھے

"مجھ مجھے معاف کر----- دینا میں تمہ----- تمہاری حفاظت----- نہی
نہیں کر پایا" اس نے اپنا ہاتھ نورالعین کے چہرے پر رکھتے اس کے آنسو صاف کرنے چاہے
لیکن ہاتھ نیچے گر گیا

"شازل پلیز آنکھیں کھولیں----- آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ آپ----- نے
وعدہ کیا تھا کیا تھا نہ----- وعدہ کے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گے اٹھیں نہ" وہ اس
کے بے جان وجود کے پاس سسک رہی تھی ہارون اس کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ پکڑے اس کو
لے جا رہا تھا کہ بہت سی پولیس کی گاڑیوں نے ان کو گھیر کیا ان کے سامنے اس کے گاڑز بہت کم
تھے

"ہاتھ چھوڑو اس کا----- اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دو" داہم اس کے پاس آتے
کہا لیکن پیچھے شازل کا بے جان وجود دیکھ کر اس کی طرف گیا نورالعین بھی اپنا چھڑوا کر اس کے
پاس گئی

"داہم بھائی دیکھیں نہ یہ آنکھیں نہیں کھول رہے ان کو بولے نہ اٹھیں----- میں شازل کے بغیر نہیں رہ سکتی" نورالعین کی بات سن کر اسے شازل کے الفاظ یاد آئے جب اس نے بھی یہ ہی کہا تھا

"داہم اس کو بولو واپس آجائے میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا"

وہ اسے اٹھائے ہسپتال لے کر گئے اس کا علاج ہو رہا تھا نورالعین تو پہلے بالکل چپ ہو گئی تھی نہ بول رہی تھی نہ رو رہی تھی پھر اٹھ کر نفل ادا کی اور خدا کے حضور میں سجدہ ریز ہو کر ان سے اپنے شوہر کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی

"یا اللہ مجھے اتنے بڑے امتحان میں نہ ڈالنا میں اپنے شوہر کے بغیر کچھ بھی نہیں میں تو ان کی پسلی سے پیدا کی گئی ہوں نہ میں شازل کے بنا ادھوری ہوں اللہ جی آپ میری جان لے لیے پلیز مجھے جب بھی ضرورت پڑی وہ میرے ساتھ تھے انھوں نے ہر قدم میرا ساتھ دیا انھیں ٹھیک کر دیں" وہ تڑپ کر اللہ سے دعاہیں مانگ رہی تھی

"تم کچھ بولو گے کہاں ہے میری نور" اچانک اس نے اپنے ہاتھ سے ڈرپ کو اکھاڑ کر بھاگنے لگا

"شازل کیا ہو گیا ٹھیک ہے وہ بالکل ٹھیک ہے" وہ اسے پکڑ کر دھاڑا

"ٹھیک ہے تو کہاں ہے ----- جھوٹ بول رہے ہو مجھ سے" اس نے اب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے سنجیدگی سے پوچھا

"شازل" وہ دروازہ کھول کے اندر آہی

"نور----- نور تم تم ٹھیک ہو نہ تمہیں کچھ ہوا تو نہیں کہیں لگی تو نہیں ہے نہ بولو" وہ اپنی تکلیف بھولا ہے اسے دیکھنے میں مصروف تھا کہ وہ ٹھیک ہے یہ نہیں

"میں بالکل ٹھیک ہوں" اس کے کہتے ہی اس نے اسے اپنے گلے لگایا

"اے میری زندگی " نم آنکھوں سے کہا اور آنکھیں موند گیا اس نے اتنا آہستہ کہا کہ صرف نورالعین کو ہی سنا ہی دیا

"یہ کیا کیا آپ نے " وہ اس کے ہاتھ کی طرف دیکھتے بولی جہاں سے ڈریپ اترنے کی وجہ سے خون نکل رہا تھا ڈاکٹر نے اکر پھر سے اسے ڈریپ لگائی

"دیکھیں آپ سب یہاں رش مت ڈالے انھیں ریٹ کرنے دیں " ڈاکٹر کی بات سن کر نورالعین اٹھنے لگی جب شازل نے اس کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑ کیا

"میری بیوی کہیں نہیں جاہے گی " وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھتے بولا ڈاکٹر نے بھی کچھ نہیں کہا وہ اس کا پاگل پن تو پہلے ہی دیکھ چکے تھے اس لیے باہر چلے گئے

"لیلیٰ مجنوں " داہم شازل کو دیکھتے بولا جس نے نورالعین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑا ہوا تھا ان کی طرف مسکراتے کر دیکھتا باہر چلا گیا

"پچھے سے جو کب سے آنسوؤں کے ہوئے تھے وہ پھر سے بہہ پڑے"

"بس کرو یار زندہ ہوں کتنا ظلم کرو گی مجھ پر یوں رو رو کے " وہ اس کے آنسوؤں صاف کرتے بولا

"مار کھا لے گے مجھ سے اب ایسی بات کی تو ----- میں بہت ڈر گئی تھی شازل مجھے بہت
ڈر لگ رہا تھا " وہ اس کے سینے میں سر رکھے بولی شازل کو اس کے اس عمل سے سینے میں درد اٹھا
لیکن اس نے منع نہیں کیا کیونکہ وہ اسے منع کر ہی نہیں سکتا تھا

"کچھ نہیں ہوا ----- دیکھو میں بالکل ٹھیک ہوں ----- چپ کر جاو " وہ اس کے
بالوں پر ہاتھ پھیرتے اسے چپ کروا رہا تھا

"آپ لیٹ جاہیں میں وہاں بیٹھتی ہوں " اس نے سامنے صوفے کی طرف اشارہ کیا

"نہیں تم یہاں سے ہلو گی بھی نہیں میرے پاس ہی بیٹھو ----- اگر مجھے نیند آہی اور میں سو گیا تب بھی تم میرے پاس ہی رہنا اسی طرح میرا ہاتھ پکڑ کر نہیں نہ جاو گی نہ کہیں " اس نے امید سے اس کی طرف دیکھتے کہا

"نہیں جاؤں گی "

"پکا پرامس " وہ کیسی بچے کی طرح اس سے پرامس لے رہا تھا اور نورالعین کا ہاتھ اب بھی اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کہ چھوڑ دیا تو وہ اس سے دور نہ ہو جائے

"پرامس ----- اب لیٹ جاہیں " اس نے کہا اور اس کے کندھوں پر زور دیے کر لیٹانے لگی

کچھ دیر بعد ہی وہ دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں سو چکا تھا لیکن نیند میں نمی اس نے بہت مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑے رکھا

کچھ دیر بعد زرنش ابیہ اور کوثر بیگم اس سے ملنے آہی

"عینا ادھر آ جاؤ وہاں پر بیٹھ بیٹھ کر تھک جاؤ گی" کوثر بیگم نے اسے ایک ہی جگہ بیٹھا پایا تو بولی

"نہیں چچی جان میں ٹھیک ہوں" وہ انھیں یہ نہیں بتا پاہی کہ شازل نے اس کا ہاتھ پکڑا ہے اس لیے اٹھ نہیں پاہی حالانکہ وہ رات بھر سے جاگ رہی تھی اور اسے کمرے میں کافی درد ہو رہا تھا

"ممائی کیسے اٹھے شازل بھائی نے ہاتھ جو پکڑ رکھا ہے" اسیہ کے ایسا کہنے پر وہ شرم سے مرنے کو تھی

"ممائی آپ اس وقت چاہے پتی ہیں نہ میں لے کر آتی ہوں" نورالعین کے آنے کے بعد وہ زیادہ وہی ہوتی تھی اس لیے سب کی ہی عادات کا معلوم تھا اسے وہ کہہ کر کینیٹین سے چاہے لینے چلی گئی

"ہم بل دیے دیتے ہیں" وہ چاہے لے رہی تھی جب دو لڑکے اس کے پاس آکر بولے

"نمبر مل سکتا ہے آپ کا" اس نے پہلی بار انگور کیا لیکن وہ پھر سے بولے

"جی بلکل پر ساتھ ایک ایک جوتا بھی فری میں ملے گا" اس نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے
بڑی ہی صفائی سے جواب دیا

"اب پھوٹو یہاں سے نہیں تو یہ جو سر پہ بال لہرا رہے ہو گنجا کر کے رکھ دوں گی" وہ اس کے
بالوں کی طرف انگلی کرتے سخت لہجے میں بولی

"تم کچھ"

"آوے پیچھے ہٹو" ابھی وہ آگے بڑھ کر کچھ کہتے داہم کی سرد آواز پر وہی رک گئے داہم ابیہ کے
آگے اکر دیوار بن کر کھڑا ہو گیا

"میرا نمبر لے لو قسم سے بور ہوتا رہتا ہوں تم دونوں سے بات ہی کر لوں گا" وہ بھی داہم تھا
سرپس ماحول میں بھی سب کو ہسانے والا بہت ہی سرپس لہجے میں بول رہا تھا اور ابیہ اس کے پیچھے
کھڑے ہو کر مشکل سے اپنی ہنسی روکے ہوئے تھی

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو----- اٹینشن پلیز آج یہاں پر جتنے بھی لوگ موجود ہیں ان سب کا بل یہ دونوں دیے گی بہت خوش ہیں دونوں اس لیے لوگوں کو بل دینے کی آفر دیے رہے ہیں کیوں" اس نے تالیاں بجا کر سب کو مخاطب کیا اور پھر ان سے گویا ہوا

"سنو بل انھی سے لینا اور اگر انھوں نے نہ دیا تو مجھے بتانا میں اپنے انداز میں لے لوں گا" اس نے وہاں کے ویٹر سے کہاں

"تم کیا لینے آہی تھی" اس نے ابیہ سے پوچھا اتنے میں ہی ویٹر نے اسے چاہے پکڑائی وہ دونوں اب ساتھ ہی چل رہے تھے

"کیا کر رہی ہو آج کل"

"کچھ نہیں ابھی ہی سپر ز ختم ہوئے ہیں اب تو فری ہی ہوتی ہوں"

"ہم ----- وہ میں نے تم سے کچھ بات کرنی " ابھی وہ اس سے بات کرتا جب اسے کوثر بیگم کی آواز آہی اور وہ چلی گئی

شازل کی آنکھ کھلی تو اسی جگہ عینا کو دیکھتے اس کے چہرے میں گہری مسکراہٹ نمایاں ہوئی وہ اسی کا ہاتھ پکڑے پیچھے کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی وہ اس کی تھکان محسوس کر سکتا تھا پھر اسے اپنے آپ پر غصہ آیا کہ وہ اس کی وجہ سے کتنی دیر سے ایسے بیٹھی ہوئی ہے

"نور اٹھو شاباش وہاں پر جا کے آرام سے بیٹھو " وہ محبت پاش لہجے میں بولا

"آپ اٹھ گئے میں انتظار کر رہی تھی آپ نے کچھ کھایا نہیں تھا " پھر اٹھ کر سوپ نکالنے لگی خو کوثر بیگم بنا کر لائی تھی

"تم نے کھانا کھا لیا " وہ اسے سوپ پلانے لگی جب شازل نے اس سے پوچھا

وہ میں----- ابھی وہ کوئی بہانہ سوچتی کہ سب اندر اگئے تو اس نے شکر کا کلمہ پڑا اسے پتا تھا اگر شازل کو پتا چلا کہ اس نے دو دن سے صرف کافی پر ہی گزارا کیا تو وہ اس پر بہت غصہ ہوتا

"اب کیسے طبیعت ہے" شاہد صاحب نے اکر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پیار کیا اور پھر صوفے پر بیٹھ گئے

"اب ٹھیک ہوں"

"ڈرا دیا تھا تم نے تو ہم سب کو" ان کی بات پر وہ مسکرایا اور پھر بولا

"مجھے کیا ہونا تھا ابھی تو آپ کی خواہش بھی پوری کرنی ہے" اس نے بات کرتے نور کو دیکھ کر انکھ ماری تو اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا

"ہا ہا ضرور بھی ہمیں تو بے صبری سے انتظار ہے" شازل کے کہنے پر سب ہی مسکراہے کیونکہ سب ہی جانتے تھے کہ ان کی کیا خواہش ہے لیکن نور العین سب کو نا سمجھی سے دیکھتی رہی

"صبح قابو آئے ہو ویسے " نورالعین جو شازل کو دوائی دیے رہی تھی داہم اندر اتے اسے بنا کچھ کہہ دوائی لیتے دیکھ بولا

"تمہیں پتا ہے عینا یہ صرف تمہاری بدولت ہی یہاں آرام سے لیٹا ہے ورنہ اس کی جب طبیعت خراب ہوتی تھی تو یہ پورے ہاسپٹل کو سر پہ اٹھا لیتا ہے اور ڈاکٹرز تو اس کی گھوریوں سے ہی ڈر جاتے ہیں اور میڈیسن تو سمجھو جیسے اس کی پہلی دشمن ہیں اور "

"آوے بس کر اتنا بھی میں کچھ نہیں کرتا تھا " وہ اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا جب شازل نے اسے روکا

"ہاں زیادہ نہیں بس " اس سے پہلے وہ اس کا کوئی اور راز کھولتا شازل نے اسے پھر ٹوکا

"تم بھول رہے ہو کہ میں ٹھیک بھی ہو جاؤں گا " وہ اسے چھپی بات میں بہت کچھ باور کروا گیا تھا

"اپنا منہ بچا کے رکھو نہیں تو شادی نہیں کرے گی میری بہن تم" وہ بولتے بولتے رکا جبکہ داہم نے اپنے منہ میں ہاتھ رکھ لیا کہ اس کا بھانڈا پھوٹ گیا سب اس کی طرف دیکھ رہے تھے

وہ شازل کے کہنے کا مطلب ہے کہ میری جس سے بھی شادی ہو گی وہ اس کی بہن ہی ہو گی نہ اس نے ہستے ہوئے بات سنبھالی

"ہاں-----ہاں یہی تو مطلب تھا میری بات کا" شازل نے بھی اس کی بات میں ہاں ملائی

داہم صوفے پر بیٹھ گیا سب ایک دوسرے سے گفتگو میں مصروف تھے جب شازل نے داہم کو میسج کیا

"کیا ہوا اس کمینے کا" وہ بہت پریشان تھا کہ وہ کہیں پھر سے بھاگ نہ گیا ہو اور وہ نورالعین کے سامنے نہیں پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ پھر سے نہ ڈر جاے داہم نے اس کا میسج پڑھ کر ایک مسکراتی نظر اس پر ڈالی اوڈ ٹائپنگ کرنے لگا

"جیل میں ہے" اس کا میسج پڑھتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا

"عینا وہاں سے وہ گلاس پکڑانا" ابیہ کے مانگنے پر وہ اٹھی لیکن چکر آنے کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرنے لگی جب ابیہ نے اسے پکڑا

"نور----- کیا ہوا اسے" شازل پریشان لہجے میں بولا

"عینا ادھر بیٹھو کل سے تم نے کچھ نہیں کھایا اسی لیے اتنے چکر آرہے ہیں بیٹھو ادھر" وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بیٹھا کر فروٹ کاٹ کر دینے لگی نورالعیین نے تھوڑی سی نظر اٹھا کر دیکھا پر اگلے ہی لمحے نظریں نیچے جھکالی کیونکہ شازل اسے بہت برے طریقے سے گھور رہا تھا اسے اس پر شدید غصہ تھا کہ وہ کل سے بھوکی ہے

کافی دیر بعد

"داہم ڈاکٹر کو بولو چھٹی دیے میں اور نہیں رہ سکتا یہاں " وہ صرف نورالعین کی وجہ سے وہاں بیٹھا تھا لیکن جب اس نے ہی اس کا نہیں سوچا تو وہ کیوں یہاں رہے (بقول شازل کے) باقی سب اسی وقت شازل اور داہم کے اثرار کے بعد حویلی واپس چلے گئے تھے نورالعین سے اس کی بعد میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی

" یار ابھی صرف تین دن ہوئے ہیں تم ابھی ٹھیک نہیں ہو " اس نے اسے سمجھاتے ہوئے بولا

"تو کیا تین دن تھوڑے ہوتے ہیں " داہم نے اس کی بات سنتے ہی نورالعین کی طرف دیکھا کی اب یہ ہی کچھ کر سکتی ہے اور باہر چلا گیا

"آپ کیوں زد کر رہے ہیں ابھی آپ ٹھیک نہیں ہوئے نہ " وہ اس کے پاس آتے بولی

میں کوئی زد نہیں کر رہا

"آپ کر رہے ہیں "

"جیسے تمہیں میری بہت فکر ہے "

"ہاں تو اور کسے ہے "

" اگر ہوتی تو دو دن تک بھوکی نہ رہتی -----بتاؤ کیوں نہیں کھایا دو دن تک تم دو دن تک ایسے ہی رہی میں نے تم سے پوچھا تھا تم نے تب بھی مجھے کچھ نہیں بتایا اور یہ ----یہ آنسوؤں واپس اندر لے کر جاو " وہ غصے سے بول رہا تھا

"میں بالکل بھوکی تو نہیں رہی تھی میں نے کافی پی تھی اور آپ اتنے بیمار تھے مجھے دل ہی نہیں کر رہا تھا "

"اف کیا کروں میں تمہارا " شازل کو دل کر رہا تھا وہ کہیں جا کر اپنا سر پیٹ لے کے اس نے صرف کافی پی ہے اور بتا رہی تھی جیسے اچھا خاصا کھانا کھا لیا ہو

"بس دیکھا میں نے کہا تھا نہ آپ بدل جاہیں گے کیسے کہہ رہے کیا کروں تمہارا" وہ اس کی طرف دیکھتے آنکھیں چھوٹی کرتے بڑی ہی معصومیت سے بولی

"ارے میرا وہ مطلب نہیں تھا" وہ اس کا ہاتھ پکڑنے لگا جب نور العین پیچھے ہٹی

"چھوڑے مجھے آج یہ کہا ہے کل کہیں گے مجھے کوئی اور لڑکی پسند آگئی"

"نور کیا کیا سوچ رہی ہو" اسے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے اچانک سے کیا ہو گیا

ہاں اب کہہ دیے میں بہت فضول سوچتی ہوں

"فل حال تو یہی کر رہی ہو" بول کے اس نے اسے دیکھا جو اسے اس حالت میں نہیں بخش رہی تھی اس نے شازل کو اپنے پاس آتے دیکھا تو دوسری طرف منہ کر کے بازو پیپہ بندھ کر کھڑی ہو گئی شازل اس کے پاس آیا اور اسے گلے لگایا

"تمہیں لگتا ہے ہمارے درمیان کوئی لڑکی اسکتی ہے "

"آگئی تو "

"تو میں اسے زور سے گلے لگاؤں گا اور پوچھوں گا کہ تم اپنی ماں سے زیادہ خوبصورت کیسے ہو سکتی ہو " اس کی بات کا مطلب سمجھتے اس کی چہرے پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی

"ویسے ناراض میں تھا اور اب منا بھی میں رہا ہوں " اسے جب سب یاد آیا تو اس نے نورالعین کو خود سے الگ کرتے پوچھا

وہ میں

"نور میڈم میں تمہیں تم سے زیادہ جانتا ہوں یہ سب باتیں تم نے صرف میرا دھیان اس بات سے ہٹانے کے لیے کیا " شازل کے کہنے پر وہ نظریں جھکا گئی کہ اس نے تو بہت اچھی ایکٹنگ کی تھی پر اسے پھر بھی سب پتا چل گیا

شازل کی زد کی وجہ سے وہ اسے گھر لے آئے

نور یار پلیز یہ زہر نہ دو مجھے " نور اس سے کب سے بول رہی تھی کی دودھ پی لے لیکن اس سے دودھ زہر کی ماند لگتا تھا

"شازل اپ دودھ پیے گے کہ نہیں میڈیسن بھی لینی ہے آپ کو " وہ دودھ کا گلاس اس کے منہ کے پاس لے کر گئی لیکن اس نے دوسری طرف کر لیا وہ کسے بچے کی طرح اس کے سامنے نخرے کر رہا تھا کیوں نہ کرتا پہلی بار کو ہی اسے اس طرح منا رہا تھا

" اب میں بالکل لاسٹ ٹائم بول رہی ہوں چپ کر کے پی لے نہیں تو " وہ اس کی طرف انگلی اٹھا کر وارن کرتے بولی

"نہیں تو "

"نہیں تو ----- نہیں تو آپ مار کھا لے گے مجھ سے "

"تم اپنے مجازی خدا کو مارو گی " وہ حیران ہوتے بولا

"شازل کیوں تنگ کر رہے ہیں " وہ ہار مانتے ہوئے بولی

"اچھا دو یہ زہر پی لیتا ہوں " وہ اس کے ہاتھ سے گلاس لے رہا تھا جب اس کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی جو انگوٹھا سے تھوڑا سا جلا ہوا تھا

"یہ کیا ہوا " اس نے فوراً پوچھا

"کچھ بھی نہیں بس تھوڑی سی لگی ہے "

"یہ تھوڑی سی لگ رہی ہے کیسے جلا " وہ اس کا ہاتھ پکڑے بولا

"وہ دودھ گرم کرتے جل گیا "

یہ پوری فوج میں نے کیوں رکھی ہوئی ہے تاکہ میری بیوی کام کریں ہاتھ جلا لے۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔
 --- اور تم نے کچھ لگایا کیوں نہیں

"مجھے اب درد نہیں ہو رہا" وہ اس کو سمجھاتے ہوئے بولی

"پر مجھے ہو رہا ہے سویٹ ہارٹ" کہنے کی دیر تھی نورالعین نے پٹ سے اس کی طرف دیکھا

"ہوں۔۔۔۔۔ بڑے ایے سالار سکندر" اس نے کچھ سوچتے کر مسکراتے ہوئے بولی اور اٹھ کر
 جانے لگی جب شازل نے اسکا بازو پکڑ کر پھر بٹھایا

"سالار سکندر کون ہے" آنکھوں میں غضب کا غصہ تھا

"اف میری آنکھیں کہیں دھوکا تو نہیں کھا رہی شازل خان دودھ پی رہا ہے" ابھی نورالعین کچھ
 بولتی جب داہم اندر داخل ہوا

"ہمیشہ غلط وقت پر ہی آنا-----تمہارا بھی کوئی بندوبست کرتا ہوں صبر کرو " نورالعین نے
موقع غنیمت جانتے باہر چلی گئی

"بولو کیوں اہے ہو "

کیا مطلب تمہاری خیرت معلوم کرنے آیا ہوں

ہم کر چکے ہو

"تمہیں کیا ہوا ہے کہیں عینا نے مار کے دودھ تو نہیں پلایا جو اتنا زہرا گل رہے ہو " اس نے ہسی
روکتے ہوئے کہا

اچھا ایک بات بتاؤ

"جی پوچھے " داہم متوجہ ہوا

" تم ----- تمہیں پتا ہے یہ سالار سکندر کون ہے "

"کیا کس کا پوچھا تم نے " داہم کو لگا شاید اس نے غلط سنا

"بہرے ہو "

"میرا مطلب تم کیوں پوچھ رہے ہو " شازل نے اس کو پوری بات بتائی اور داہم کا ایک بھرپور کہکا لگا وہ ہس ہس کر پاگل ہو رہا تھا اور شازل کو اس پر غصہ کہ اس نے ایک سرپس سوال پوچھا ہے اور وہ ہس رہا ہے

"کیا کھی کھی کر رہے ہو " وہ اس کی نکل اتارتے بولا

مطلب یار تمہاری جیلیسی کی حد ہے قسم سے ----- تم اس سے جیلیس ہو رہے ہو جو ہے ہی نہیں

"کیا مطلب "

مطلب کہ وہ ناولز کا ہیرو ہے اور یہ جو تم نے عینا کو بولا وہ اس نے بولا تھا ایک دفعہ

"پھر بھی میری بیوی کی زبان پر اس کا نام بھی نہیں آنا چاہیے

"تمہاری بیوی تم سے بہت پیار کرتی ہے جب تمہیں گولی لگی شازل وہ بالکل ایسے ہی سک کر مجھے بول رہی تھی کی داہم بھائی شازل کو بولے اٹھ جاہیں میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی جیسے تم نے اس کی موت کی خبر سن کر مجھے بولا تھا "شازل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی

152

یار کل پولیس سٹیشن جانا ہے تھوڑے حساب کتاب پورے کرنے ہیں

"ہوں جانے ہی نہ دے عینا تجھے کہیں " اس نے تنظیہ کہا

تیرا بندوبست کرتا ہوں میں تجھے ابیہ ہی ٹھیک کرے گی

"ہائے میں تو خود یہ چاہتا ہوں کی تم میرا ایسا بندوبست کر دو " وہ حسرت بھرے لہجے میں بولا

"شرم تو نہیں آتی ویسے تھوڑی تمیز سیکھو تمہاری ہونے والی ساس بہت سجت مزاج کی ہیں "

"پہلے ہونے والی بیوی تو مانے ساس کو بھی دیکھ لے
گے "

"ابیہ تم کب آہی " نورالعین نے کیچن میں ابیہ کو دیکھا تو بولی

"بس بھی ہی آہی ہوں ----- تم کیا کرنے لگی ہو "

"کچھ نہیں داہم بھائی اہے ہیں نہ "کچھ دیر بعد اس نے چاہے کے ساتھ کچھ سنیکس تیار کیے اور
ابیہ کے ساتھ اوپر گئی

"ارے یار اس کی کیا ضرورت تھی " اس نے نورالعین کو دیکھتے بولا

"کیوں نہیں ضرورت تھی بھائی " داہم نے ایک نظر ابیہ کو دیکھا لیکن پھر زاویہ بدل لیا

کیسی طبیعت ہے آپ کی شازل بھاہی ابیہ نے شازل سے پوچھا

"بہتر ہے اب"

کچھ دیر بعد داہم واپس چلا گیا

"نور ابیہ چلی گئی ہے"

"نہیں نیچے ہی ہے"

"اسے بلا دو" کچھ دیر بعد ابیہ اس کے کمرے میں آہی

"شازل بھابی آپ نے مجھے بلایا"

"مجھے بتاؤ دل سے بھابی مانتی ہو یا ایسے ہی بولتی ہو"

"آپ میرے لیے حادث سے بھر کے ہیں اس نے تو کبھی بھائی کا فرض بھی نہیں نبھایا"

"اچھا تو اگر میں تمہارے لیے کوئی فیصلہ لینا چاہو

تو "

"آپ میرے لیے کبھی غلط نہیں سوچے گے" اس کے اس طرح ماں سے کہنے سے شازل کو بہت

اچھا لگا

"ابیہ داہم تم سے شادی کرنا چاہتا ہے"

"سونے لگا ہوں"

"آپ بیڈ پر سو جاہیں نہ میں یہاں سو جاتی ہوں آپ کو پین ہو گا" وہ فکر مندی سے بولی

"نہیں میں ٹھیک ہوں تم سو جاو جا کے" اس کے کہنے پر وہ کافی دیر وہاں کھڑی سوچتی رہی اور پھر شازل کو کھڑا ہونے میں سہارا دینے لگی اور پھر بیڈ پر لیٹا کر اس پر کمبل ڈالا اور لاہٹ بند کر کے دوسری ساہیڈا کر سو گئی جبکہ شازل کو تو بس اسے دیکھ کر خوشگوار خیرت ہوئی لیکن دوائیوں کے زیر اثر جلدی ہی گہری نیند میں سو چکا تھا

صبح اس کی آنکھ کھلی تو ساتھ اپنی بیوی کو سوتے دیکھا اسے وہ سوتے ہوئے بہت ہی خوبصورت اور معصوم پری لگ رہی تھی

"میری زندگی کی سب سے حسین صبح ہے یہ" اس نے دل ہی دل میں اپنے خدا کا شکر ادا کیا اور ہمیشہ اسی طرح رہنے کی بہت ساری دعائیں کی اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا

وہ اٹھ کر کچن میں گئی تو کوثر بیگم ناشتے کی تیاری کر رہی تھی

"اٹھ گئی تم-----شازل کو آرام ہے نہ "

"جی چچی جان ان کو آرام ہے "

ٹھیک ہے تم یہ ناشتہ اوپر ہی لے جاؤ " وہ ناشتے کی ٹرے نورالعین کو پکڑائی بولی وہ لے کر کمرے میں آہی تو آگے شازل کو پولیس کی وردی پہنے دیکھا

"شازل یہ آپ کیا کر رہے ہیں آپ نے یہ یونیفارم کیوں پہن رکھا ہے "

"کیونکہ پولیس سٹیشن جا رہا ہوں "

"آپ پاگل ہو گئے ہیں " وہ ٹرے ٹیبل پر رکھتی اس کے سامنے آہی

"جی وہ تو پہلے سے ہوں آپ کے پیار میں "

آپ کی طبیعت خراب ہے اپ کہیں نہیں جاہیں گے

"یار جانا ضروری ہے نہ پلیرز جانے دو"

"نومینز نو" اس نے کہہ کر اپنا رخ دوسری طرف کر لیا

"اچھا صرف آج جانے دو وہ بھی صرف دو گھنٹوں کے لیے" وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے بہت ہی نرمی سے اس سے اجازت طلب کر رہا تھا

آپ کو جانا ہے ٹھیک ہے جاہیں میری کوئی بات نہیں مانتے آپ اس دن بھی میں نے کہا تھا نہیں جاتے شاپنگ کے لیے پر نہیں آج بھی نہیں مان رہے چلے جائیں پیچھے سے میں بھی کہیں چلی جاؤں گی

"نور-----کیا بولے جا رہی ہو " اس کا آخری جملہ سن کر سخت لہجے میں بولا وہ جو کب سے اپنے آنسوؤں روکے سب کچھ کہہ رہی تھی وہ انسوؤں پانی کی طرح بہنے لگے لیکن اس نے پھر ہمت کی اور بولی کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ اس سے زیادہ غصہ نہیں کر سکے گا

"کیا نور ہاں ----- بولے نہ مجھے بھی ایسے ہی غصہ اتا ہے شازل اور ---- یہ ----- یہ اپنی آنکھیں اندر کرے بات بات پر گھورنے لگا جاتے ہیں " وہ بول رہی تھی لیکن اس کی آواز کانپ رہی تھی شازل نے اس کے آنسوؤں دیکھ کر اسے سینے سے لگایا

"اچھا سوری رونا بند کرو نہیں جا رہا کہیں " وہ اس کے آنسوؤں انگوٹھے سے صاف کرتے بولا

"جا کے تو دیکھا ہے "

"ویسے بڑی چلاک ہو تم زوجہ ان انسوؤں کو میری کمزوری بنا لیا ہے تم ان کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتی ہو تمہیں پتا ہے نہ میں تمہاری آنکھوں میں انسوؤں نہیں دیکھ سکتا " اس کے کہنے پر وہ مسکرا کر پھر سے اس کے گلے لگ گئی

"او ہو ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا" اس حادثے کو بہت دن ہو چکے تھے شازل اب کافی بہتر تھا لیکن نورالعین اسے پھر بھی کہیں نہیں جانے دیتی تھی

"آپ سے ایک بات پوچھوں" ناشتہ کرنے کے دوران اس نے کسی سوچ کے تحت کہا

"جی پوچھے" شازل متوجہ ہوا

"وہ-----کہاں-----میرا مطلب ہے-----کہ وہ جو"

"پولیس نے گرفتار کر لیا تھا تم فکر مت کرو وہ کچھ نہیں کر سکتا"

"آپ سچ کہہ رہے ہیں وہ اب کبھی نہیں آئے گا نہ" اس نے ایک امید سے پوچھا

"نہیں پرنسز کبھی نہیں آئے گا تم بالکل بھی ٹینشن نہ لو اور خوش رہا کرو ہر وقت" شازل نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے کہا

"تم تو ہیرو لگتے ہو تم یہاں کیوں آہے ہو" ایک لڑکا جس نے قیدیوں والے کپڑے پہنے تھے اس نے پوچھا

"قسمت لے آہی ہے ہر بار منہ کے بل گراتی ہے"

"لگتا ہے محبت میں ہارے ہو ----- اگر تم بولو تو میں تمہیں باہر نکال سکتا ہوں"

"تم خود کیوں نہیں نکل جاتے"

"میں تو اپنی مرضی سے یہاں ہوں" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے کہا

"شازل یہ دیکھیں مجھے کیا ملا " شازل کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ اور چچی جان پورا نا اہم دیکھ رہی تھی

"کیا ملا "

"ہمارے بچپن کی تصویریں " اس میں ان دونوں کی بہت ساری تصویریں تھی کہیں وہ دونوں جھولے پر بیٹھے تھے تو کہیں نورالعین شازل کو تنگ کر رہی تھی یہ ایک تصویر تھی جہاں نورالعین صرف چھ ماہ کی تھی اور شازل نے اسے اپنی گود میں اٹھایا ہوا تھا

"یہ بہت چھوٹی سی کون ہے چچی جان " نورالعین اس تصویر کو دیکھتے بولی

"اتنی خوبصورت تو میری پرنسز ہی ہو سکتی ہے " وہ نورالعین کی آنکھوں میں دیکھتے بولا

"چچی جان یہ میں ہوں "

"جی تم ہی ہو تمہیں پتا ہے نور یہاں شازل نے تمہیں پہلی بار اٹھایا تھا اور اس وقت تو تم چھ ماہ کی ہو گئی تھی لیکن پھر بھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ تمہیں اٹھاتا ہی نہیں تھا کہ تم کہیں گر نہ جاؤ لیکن ہر وقت تمہارے پاس بیٹھے رہتا تھا اور تمہارے رونے کی دیر ہوتی تھی یہ پورا گھر سر پہ اٹھا لیتا تھا کہ نور رو رہی ہے "نور العین سن کے دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہی تھی اس نے شازل کی طرف دیکھا وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

"اور بھی بتائیں نہ چچی جان" وہ بے اختیار بولی

اور تو اور یہ بچپن میں بھی کسی بچے کو تمہیں پیار کرنے نہیں دیتا تھا یہ تمہاری پیدائش سے ہی تم سے پیار کرتا ہے ----- ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظریں ملی لیکن پھر نور نور العین نے زاویہ بدل لیا اس تصویر میں نور العین کے کپڑے مختلف رنگوں سے رنگے ہوئے تھے

"یہاں کیا ہوا تھا"

"یہاں ---- شازل اپنی ڈرائنگ بنا رہا تھا لیکن تم نے ساری خراب کر دی تھی اور وہ چو تھی بار اچھی بنی تھی سب تمہیں ڈانٹنے لگے تم رونا شروع ہو گئی پھر شازل نے سب کو چپ کروایا اور تمہیں منانے چلا گیا اور اس نے تو تمہیں ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا ----- میں چولہے میں چیکن رکھ کے آہی تھی وہ کہہ کر چلی گئی

"دیکھا بچپن میں بھی مجھ سے تمہارے انسوؤں برداشت نہیں ہوتے تھے " شازل نے اس کے ہاتھ پکڑتے کہا

"آپ بہت اچھے ہیں شازل بہت زیادہ دنیا کے سب سے اچھے ہر بینڈ " بہت کو کھینچنے ہوئے کہا

شازل مسکرایا

"You are the only reason of my happiness"

اس نے کہا اور باہر چلا گیا

وہ اندھیرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا اپنے بچپن کو اپنے ماضی کو

"چھوڑ دو مجھے تمہیں شرم نہیں آتی میں نے تمہارے لیے سب چھوڑ دیا اور تم مجھ سے جانوروں کی طرح سلوک کر رہے ہو" وہ معصوم بچہ ڈر کے بیڈ کے نیچے چھپا ہوا تھا

"گناہ کیا ہے میں نے تم جیسی عورت سے شادی کر لی میں سمجھا تھا کہ تو بہت امیر ہو گی لیکن تیرے پاس تو ایک پھوٹی کوری نہیں ہے" وہ روز اپنی ماں کو باپ سے پٹے دیکھتا تھا اور بعد میں جا کر ماں کے گلے لگ کر بہت روتا تھا

"غلطی تو مجھ سے ہوئی ہے جو اپنے بچے اور شوہر کو چھوڑ کر تم شرابی کے پاس آگئی"

"اچھا تمہیں پچھتاوا ہو رہا ہے تو تجھے بھی تیرے سابقہ شوہر کے پاس بھیج دیتا ہوں" وہ گیا اور دراز میں سے پسٹل نکال کر لایا بنا اس کو کچھ بولنے کا موقع دیے اس کے سینے میں گولی چلا دی وہ ڈرا سہا بچہ زوردار چیخ کے ساتھ اپنی ماں کے پاس گیا

"ہارون میری جان تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اپنے بھائی کو ڈھونڈو گے اور اسے کہنا کہ اپنی ماں کو معاف کر دیے" وہ خون سے بھرا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھتے آخری بات کہہ کر آنکھیں بند کر گئے

"ماما اٹھے نہ آپ مجھے اس طرح چھوڑ کے نہیں جاسکتی ماما" ہارون اپنی ماں کا چہرہ گود میں رکھے سسک رہا تھا

وہ اچانک اٹھا اور زمین میں گری پسل اٹھا کے ایک کمرے میں جانے لگا جہاں اس کا باپ تھا اس نے دروازہ کھولا ایک گولی ماری وہ اس کے پیٹ پر لگی ساتھ ہی دوسری اس کے سینے میں اور وہ وہی پر دم توڑ گیا

یہی سے ہوئی براہی کی شروعات ایک چھوٹا معصوم بچہ

ایک قاتل بن گیا اس کے بعد اس کا بہت خراب لڑکوں سے ملنے لگا اور دن بہ دن اپنے مفاد کے لیے لوگوں کو مارنے لگا لیکن اپنی ماں کی آخری خواہش پوری کرنی تھی اسے لیکن اس کے پاس اپنے بھائی کی کوئی نشانی نہیں تھی

"کیوں ہر بار میں ہی کیوں مجھے ہی کوئی اپنا کیوں نہیں ملتا "

شازل اس کے پاس آیا تو اس نے اوپر دیکھا وہ زمین پر بیٹھے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے گرد باندھے ہوئے تھے

شازل بہت دیر ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے اسے دیکھتا رہا

"تمہیں شرم نہیں دو معصوم لڑکیوں کے ساتھ ایسا کرتے میری بہن کو مار دیا تمہاری وجہ سے میں اتنے سال تڑپتا رہا میں تمہیں ہر اس درد سے روشناس کرواؤں گا جو تم نے میری بیوی کو دیے تھے " اس نے اسے کچھ نہیں کہا شازل کے ایک اشارے پر اسے زنجیروں سے باندھ دیا گیا

"تمہیں پتا ہے جلنے کی تکلیف کیسی ہوتی ہے ----- نہیں پتا نہ میں بتاتا ہوں " کہتے ہی اس نے لائٹر سے اس کے دونوں بازوؤں جلا دیے

"تمہیں کیا لگتا ہے تم نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے ایسی تکلیفیں دن رات ملتی ہیں -----
 -وہ میری ہے میں تم سے اسے پھر چھین لوں گا " سنتے ہی شازل جو اتنی دیر سے صبر سے کام
 لے رہا تھا وہ اٹھتے ہی اس کے چہرے پر بڑی طریقے سے مارنے لگا اس کا اتنا خون نکل رہا تھا کہ
 شازل کے کپڑوں پر بھی خون لگ گیا باہر سب کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے لیکن کسی میں اتنی ہمت
 نہیں تھی کہ وہ جا کر شازل کو روکتا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بکواس کرنے کی میں جان سے مار دوں گا تمہیں جان سے مار دوں گا -
 -----اب اگر تم نے میری بیوی کا خیال بھی اپنے دماغ میں لایا تو تم شازل خان کا
 وہ روپ دیکھو گے جس سے آج تک یہ دنیا واقف نہیں "
 وہ اس کو چھوڑتے ڈھالتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا جبکہ ہارون نیم بیہوشی کی حالت میں تھا

وہ پولیس سٹیشن سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا دل میں ایک ڈر سا بیٹھ گیا تھا

"اگر اسنے پھر سے مجھ سے نور کو چھین لیا تو ----- نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا " وہ اب جلدی سے گھر جانا چاہتا تھا اس نے گاڑی باہر روک کر بھاگنے والے انداز میں اندر گیا آگے پیچھے دیکھا لیکن وہ کہیں نہیں تھی

"نور کہاں ہے " ملازمہ سے پوچھا گیا

"جی صاحب وہ تو کیچن میں ہیں " وہ کیچن میں آیا تو سامنے ہی وہ کچھ پکا رہی تھی اس نے ایک گھرا سانس لیا اور بھاگ کر اسے گلے لگا لیا اس کی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی نم ہو گئی تھی اس نے اتنی زور سے اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا کہ نور کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا

"شازل کیا ہوا ہے ----- آپ اس طرح کیوں ----- میرا سانس بند " شازل نے اسے فوراً خود سے الگ کیا

"ایم سوری ---- تم ٹھیک ہونا " فکر مندی سے پوچھا

"جی میں تو ٹھیک ہوں لیکن آپ ٹھیک نہیں لگ رہے"

"جب تک تم میرے ساتھ ہو مجھے کیا ہو سکتا ہے" اس نے پھر سے اسے اپنی آغوش میں لیا

"شازل پیچھے ہو کوئی دیکھ لے گا"

"تو کیا ہوا میرے پاس پر مٹ ہے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"پیچھے ہو" نورالعین نے اسے خود سے الگ کرتے کہا

"کیا ہوا"

"میں ناراض ہوں آپ سے میں نے آپ کو منع کیا تھا نہ ابھی باہر جانے سے آپ مجھے بنا بتا ہے

چلے گئے" وہ ناراضگی والے لہجے میں بولی

پر آپ کی طبیعت

"اپ چیلنج کر لے میں بناتی ہوں"

کچھ دیر بعد نورالعین کافی لائی اور شازل کو دی

"ادھر بیٹھو" اس نے نورالعین کو بیڈ پر بیٹھنے کو کہا

"تمہیں وہ سالار سکندر زیادہ اچھا لگتا ہے یا پھر میں " اس نے بہت ہی سرس انداز میں پوچھا یہ سن کہ ہی نورالعین کے لیے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گئی تھی

"شازل اپ بھی نہ پاگل ہی ہیں " وہ اٹھ کے جانے لگی

"ارے میں تم سے اتنا ضروری سوال پوچھ رہا ہوں اور تم مسکرا رہی ہو "

"وہ صرف ایک فیکشنل کریکٹر ہے جیسے ڈراموں میں اور موویز میں اور میرے ہیرو تو ہمیشہ آپ ہی رہے گے نہ " شازل مسکرایا

"ویسے آپ کو پتا ہے اس نے نہ اپنی بیوی کو 7-13 ملین کی رنگ دی تھی "

"تمہیں پتا ہے جو سیٹ میں نے تمہیں لے کر دیا تھا اس کی قیمت کیا تھی "

"نہیں ----- کیا وہ بھی بہت مہنگا تھا "

"نہیں مہنگا تب ہو گا جب اسے تم پہنو گی " اس نے نورالعین کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہہ کر باہر چلا گیا

"سر یہ کچھ چیزیں ملی ہیں اس کے پاس سے " شازل ان کو دیکھنے لگا جن میں ایک چین بٹوہ اور ایک تصویر وہ تصویر دیکھتے ہی شازل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی ماضی پھر سے اس کے ذہن میں ایک فلم جیسے چلنے لگا

"یہ تصویر اس کے پاس کیا کر رہی ہے " وہ فوراً اٹھ کر اس کے پاس گیا اور اس کا گریبان پکڑ کر پوچھنے لگا

"یہ تصویر تمہارے پاس کیا کر رہی ہے بتا " وہ اس کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھنے لگا

"تم کیوں پوچھ رہے ہو کیا یہ تمہاری بھی کیا تم میرے " ہارون نے کہا شازل کی گرفت اس پر ڈھیلی پڑی وہ اس کو چھوڑتے باہر چلو گیا

وہ سڑکوں پر بلاوجہ گاڑی چلا رہا تھا آنکھیں نم تھی لیکن آنسو نہیں نکل رہے تھے

"تو آپ نے اس کے لیے مجھے چھوڑ دیا" وہ ایک دن ایسے ہی رہا اگلی رات ہو گئی لیکن وہ گھر نہیں گیا

نورالعین اسے نجانے کتنی بار کالز کر چکی تھی اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ وہ گاڑی چلاتے ہوئے کہاں پہنچ چکا ہے پولیس سٹیشن سے فون آہی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھالی

سر وہ ----- وہ سر

"اب بولو بھی گے کہ وہ سر وہ سر ہی کرنا ہے" اس نے اپنا سارا غصہ اسی پر اتارا

"سر وہ ہارون بھاگ گیا ساتھ ایک گن بھی لے گیا"

"کیا بکواس کر رہے ہو ---- تم سب مرے ہوئے تھے جو وہ بھاگ گیا ----- اگر اس نے کوئی نقصان کیا تو تم سب کا وہ حشر کروں گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے " شازل کی آواز سے موبائل میں سننے والے سب کانپ گئے

پھر شازل نے نورالعین کی مسڈ کالز دیکھی تو اپنی بیوقوفی پر غصہ آیا وہ گاڑی کی طرف بھاگا ساتھ ہی اسے فون کرنے لگا فون نہ اٹھایا گیا شازل کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا دوسری بار کال اٹھالی گئی

"ہیلو ہیلو نور تم ٹھیک ہونہ ---- بول رہی کیوں نہیں ہو سب ٹھیک ہے نہ " اس نے کسی خطرے کے تحت کہا

"میں ٹھیک ہوں آپ کہاں پر ہیں اور اتنے " نورالعین کا موڈ اس کی کلاس لینے کا تھا

"کہاں پر ہو اس وقت "

"میں تو باہر بیٹھی ہوں اتنی اچھی ہوا"

"اس وقت باہر کیا کر رہی ہو میری بات دھیان سے سنو ابھی اسی وقت اپنے کمرے میں جاو اور دروازہ لاک کرو جب تک میں نہ اوں کھولنا نہیں ہے"

"شازل مجھے آپ کی باتوں سے ڈر لگ رہا ہے"

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کہا ہے وہ کرو اور الماری میں ایک گن پڑی ہے اس کو اپنے پاس رکھو"

شازل میں----آپ

"یار جو کہا وہ کرو نہ" اس نے اس بار غصے سے کہا

نورالعیین اندر آہی تو سب سوچکے تھے اسے مزید ڈر لگنے لگا وہ اوپر گئی اور شازل کے کہنے کے مطابق دروازہ لاکڈ کر دیا اس نے الماری میں گن دیکھی اس نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے اس کا پکڑا اور بیڈ پر ا کے بیٹھ گئی بہت دیر ایسے ہی گزر گئے وہ واشروم سے نکلی لیکن سامنے صوفے پر ہارون کو بیٹھے دیکھ وہ بیہوش ہونے کو تھی

"تو---تم---یہا-----یہاں " اس نے ہکلاتے ہوئے اپنی بات پوری کی

"سوچا تم سے مل اوں بہت دن ہو گئے تم سے ملاقات نہیں ہوئی "

"تم او-----اوپر کیسے ہے "

"ساری پلاننگ اچھی تھی لیکن تم کھڑکی بند کرنا تو بھول ہی گئی " اس نے بند دروازے اور بیڈ پر پڑی گن کو دیکھتے ہوئے بولا

نورالعیین بھاگ کر گئی اور اس نے اس گن کو اٹھا لیا

"میرے پاس مت انا" اس نے گن کارخ اس کی طرف کیا

"تم مارو گی مجھے مار لو میں مانتا ہوں میں برا ہوں پر قسم سے میں نے تم سے سچی محبت کی تھی تم ایک بار مجھے پیار سے کہتی کے یہ سب چھوڑ دو خدا کی قسم چھوڑ دیتا" وہ اب بچوں کی طرح رو رہا تھا

نورالعین نے اس ہارون کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا یہ تو وہ تھا ہی نہیں جس نے اس پر اتنے ظلم کیے یہ تو کوئی ہارا ہوا بے بس انسان لگ رہا تھا

"تمہیں پتا ہے یہ قسمت مجھ سے کھلتی ہے ہر بار افیت دیتی ہے اور اب دیکھو اپنی ماں کی آخری خواہش پوری کرنے کے لیے جس بھائی کو ڈھونڈنے کے لیے اتنے سال زندہ رہا وہ تو تمہارا شوہر نکلا"

نورالعین نے یک دم اسے دیکھا یہ کیا کہہ رہا ہے وہ

"میں نے اسے نہیں دیکھا تھا لیکن میں اس سے پھر بھی بہت پیار کرتا رہا بتاؤ مجھے اب میں کیسے لڑوں اس سے " وہ بے بسی سے صوفے پر گرا

"میرے جینے کی ساری خواہشات ختم ہو گئی ----- یہ میں تمہارے لیے نہیں لایا تھا یہ تو اپنے لیے لایا تھا " اس نے گن اپنے ماتھے پر رکھی

"نہیں پلیز " نور العین نے اسے روکنا چاہا

"نور ----- نور دروازہ کھولو " شازل باہر سے دروازہ کھٹکھا رہا تھا لیکن نور ہارون کے ڈر کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں

"اندر کوئی ہے کیا نور تم بول کیوں نہیں رہی ہو "

"ہاں میں ہوں " ہارون بولا شازل کو جس کا ڈر تھا وہی ہوا اتنے میں احمد آیا شازل نے اس ڈپلیکیٹ کیز لانے کو بولا

"ہارون تمہیں خدا کا واسطہ ہے اسے کچھ مت کرنا " شازل کر آواز میں ڈر خوف سب واضح تھا

"دیکھو کیسے تڑپ رہا ہے میں بھی ایسے ہی تڑپا تھا جب تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی " اتنے میں شازل دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا نورالعین نے اپنا ڈر ایک طرف رکھتے بھاگ کے اس کے گلے لگ گئی

"زندگی میں صرف تین انسانوں سے پیار کیا میں نے ایک ماں جو مجھے بچپن میں ہی چھوڑ گئی " شازل نے ترپ کر اس کی طرف دیکھا اس کی ماں اس دنیا میں نہیں رہی اور اسے علم بھی نہ تھا

"دوسرا اپنے اس بھائی سے جسے میں نے آج تک دیکھا ہی نہ اور تیسرا تم سے " اس نے نورالعین کی طرف دیکھا جو شازل کے ساتھ چپکی ہوئی تھی

"ماں کا پیار نہ مل سکا نہ بھائی کا اور نہ ہی " اس نے ٹریگر دباننا شروع کیا

"میری دعا ہے کہ تم دونوں ہمیشہ خوش رہو " اس نے نماز آنکھوں سے کہا اور ساتھ ہی اس نے گولی چلا دی اور وہ وہی نیچے گر گیا شازل اس کے پاس آیا لیکن اسی کی سانسیں ختم ہو چکی تھیں وہ مر چکا تھا کہیں نہ کہیں شازل کو بھی افسوس تھا اسے بھی بچپن سے خواہش تھی کہ اس کا اپنا کوئی بہن بھائی ہو اور جب اسے ملا تو وہ بھی ان حالات میں

"شازل " نورالعین کی دھیمی سی آواز شازل کے کانوں میں پڑی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اس سے پہلے وہ گرتی شازل کی بازوؤں میں ہی جھول گئی وہ فوراً اسے اٹھا کو ہسپتال لے گیا

ڈاکٹر اسے چیک کر رہے تھے شازل نے اس کا چہرہ دیکھا دھندلا ہی آنکھوں سے پھر پیچھے جا کر بیٹھ گیا

اتنے میں سب گھر والے بھی آگئے "شازل نور ٹھیک ہے نہ " کوثر بیگم نے پوچھا اتنے میں ایک ڈاکٹر آہی

"ڈاکٹر میری واہف کیسی ہیں " اس نے پریشانی سے پوچھا

"جی آپ کی بیوی بالکل ٹھیک ہیں اور آپ کا بیبی بھی آپ اندر ان سے مل سکتے ہیں " وہ کہہ کر چلی گئی لیکن شازل اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا

"یہ کیا کہہ کہ گئی ہے " اس نے بے یقینی سے کہا

"کہ آپ پایا بنے والے ہیں اور میں چاچو اور ماموں بھی آف کتنا مذہ ہے گا " احمد نے چمکتے ہوئے کہا

"مبارک ہو بیٹا " کوثر بیگم نے بولا

اس نے ایک نظر اندر بیہوش پڑی نورالعین کو دیکھا پھر نم آنکھوں سے مسکرایا

وہ سب سے پہلے اپنے خدا کا شکر ادا کرنے چلا گیا کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو نورالعین کو کوثر بیگم فروٹ کھلا رہی تھی شازل کو دیکھا تو باہر چلی گئی

شازل اس کے پاس آ کر کھڑا اسے دیکھتا رہا اور پھر بیٹھ کر اس کے ماتھے پر پیار کرتے پیچھے ہٹا

"تھینکیوں میری زندگی مجھے اتنی اچھی نیوز دینے کے لیے" وہ اس نے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے کہا وہ نورالعین نے کب سے نظریں نیچے کی ہوی تھی جب اٹھائی تو انسوؤں سے بھری ہوئی تھی کہ شازل تو دیکھ کر پریشان سا ہوا

"کیا ہوا ----- کیا ----- کیا تم خوش نہیں ہو" اس نے کسی ڈر کے تحت کہا

"شازل کیا وہ مر گیا ----- وہ میری وجہ سے" ابھی وہ اور کچھ بولتی کہ شازل نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ کروا دیا

"شش کچھ بھی تمہاری وجہ سے نہیں ہوا وہ سب اس کی قسمت میں تھا اور تم اب سب کچھ بھول جاو اور اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے" اس نے اسے گلے لگا لیا

"نور-----نورالعین نے شازل کی طرف دیکھا " تم خوش ہونا " اس نے ثر ماتے ہوئے سر ہاں
میں ہلا دیا

کچھ دیر بعد وہ اسے گھر لے آئے تھے سب کو جب پتا چلا سب بہت خوش تھے خویلی میں بہت
دنوں بعد کوئی خوشی آہی تھی نورالعین جب گھر آہی تو شاہد صاحب نے اس کے سر سے پیسے
وار کر نوکر کو دیے یہ کسی فقیر کو دیے دینا
سب بیٹھے ہوئے تھے داہم گھر آیا اس نے ایک نظر اسیہ کو دیکھا تو اس نے نظریں جھکالی اسے پتا
چل گیا کہ شازل اس سے بات کر چکا ہے

کچھ دنوں بعد شازل کے کہنے پر داہم کی فیملی اسیہ کے گھر رشتہ لے کر گئے تھے اس کے ماں نے
پہلے منع کیا لیکن شاہد صاحب کے اصرار پر وہ ماں گئی اور کچھ دنوں بعد ہی ان دونوں کا نکاح رکھا
گیا

"پرنسز اٹھ جاو ناشتہ کر لیں " شازل نورالعین کا بہت خیال رکھ رہا تھا وہ خود اسے کھانا کھلاتا اور میڈیسن دیتا تھا نورالعین فریش ہو کر آہی تو وہ ناشتہ رکھے بیٹھا تھا

"شازل ہمیں سب کے ساتھ ناشتہ کرنا چاہیے نہ "

"ایسے بار بار اوپر نیچے ہونا تمہارے لیے اچھا نہیں ہے نہ کچھ دنوں میں ہم نیچے کسی کمرے میں رہے گے پھر کر لینا تم سب کے ساتھ ناشتہ " اس نے پراٹھے کا نوالہ بناتے اس کے سامنے کیا

"شازل مجھے یہ نہیں کھانا یہ بہت ہیوی ہوتا ہے " اس نے منہ بناتے ہوئے کہا

"کھانا تو پڑے گا نہ آپ کے لیے ضروری ہے " اس نے پہلے منع کیا لیکن شازل نے اسے باتوں باتوں میں سارا کھلا دیا تھا پھر اس میڈیسن دی

"میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا " وہ اسے پیار سے کہتا مڑا

"شازل آج آپ کتنے بجے تک آئے گے"

"آپ بولے گی تو جلدی آ جاؤں گا"

"وہ شاپنگ کرنے بھی تو جانا ہے نہ" وہ بہت خوش تھی شادی کے لیے

"میں خود کر لوں گا تمہاری شاپنگ" وہ اس کے پاس آتے بولا

نہیں میں نے خود جانا ہے میں ویسے بھی بہت بور ہوتی ہیں آپ مجھے نہ کوئی کام کرنے دیتے ہیں نہ نیچے جاتے ہیں

"پر تمہاری طبیعت" ابھی وہ کچھ بولتا کہ نور نے اسے ٹوکا

"آج جلدی آ جایے گا" اس نے جیسے فیصلہ سناتے ہوئے کہا

"او کے آجاؤں گا شام تک تیار رہنا" اور نور خوش ہو گئے اس کے جانے کے بعد وہ پہلے کمرے میں ہی رہی لیکن جب اس سے رہا نہ گیا تو وہ نیچے آگئی اس نے کوثر بیگم اور اپنے دادا جی سے بہت سی باتیں کے پھر ایک کام کرنے والی نے اس کے سامنے جوش لا کر رکھا شازل نے اسے الگ سے نورالعین کے لیے ہی رکھا تھا اور اسے پورے دن کا ٹائم ٹیبل بتایا کہ کس وقت اسے کیا دینا ہے اور کس وقت کیا نورالعین نے وہ جوش پورے گھنٹے میں ختم کیا کچھ دیر بعد شازل کو فون آگیا

"کیا کر رہی ہو بیگم"

"کچھ نہیں بس ابھی ہی آپ کی چچی جوس پلا کر گئی ہے" شازل اس کی بات سنتے مسکرایا

"اچھا آپ ریڈی ہو جاہیں میں آ رہا ہوں" وہ گھر آیا تو اوپر کی طرف جا ہی رہا تھا کہ اسے نورالعین کی آواز کیچن سے آہی اسے پہلے غصہ آیا کہ وہ اس کے منع کرنے کے باوجود کیچن میں ہے وہ کیچن میں گیا

"نور----- یہاں کیا کر رہی ہو" اس نے آرام سے پوچھا

"شازل میں بس بیٹھی ہوئی تھی قسم سے کوئی کام نہیں کیا آپ۔۔۔۔اپنی بے شک اپنی اس چمچی سے پوچھ لے " شازل اس کے اس طرح صفائی دینے سے مسکرایا

"چلو او " وہ اسے لیتے باہر چلا گیا وہ اسے باہر ہی صوفے پر بیٹھا کر خود اوپر فریش ہونے چلا گیا کچھ دیر بعد وہ باہر آیا تو کالے رنگ کی کمیز شلوار پہنے وہ بہت ہینڈسم لگا رہا تھا وہ نورالعین کو لیتے باہر چلا گیا اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور دوسری طرف خود اکر بیٹھا نورالعین بار بار اسے دیکھ رہی تھی

"بیگم آپ ایسے دیکھتی رہے گی تو میں ڈرائیو نہیں کر پاؤں گا "اس نے سامنے ہی دیکھتے ہوئے کہا وہ اور داہم دونوں ہی بہت فاسٹ ڈرائیونگ کرتے تھے لیکن آج وہ بہت احتیاط سے چلا رہا تھا

شازل میں کتنی خوش قسمت ہوں نہ کہ مجھے آپ ملے آپ کتنے اچھے ہیں ایک اچھے انسان دوست بیٹے ایک اچھے بھائی ایک اچھے شوہر اور ایک اچھے پاپا بھی اس نے آخری جملہ شرماتے ہوئے بولا

"انشاء اللہ میں ایک اچھا باپ بنوں گا اور تم نے تو مجھے اندھیرے سے نکال کر روشنی کے راستے پر لایا ہے زندگی میں ہمیشہ ایسے ہی میرا ساتھ دینا " نورالعین مسکراہی

انہوں نے آج صرف نکاح کے کپڑے لیے تھے کیونکہ شازل اسے ٹھکانا نہیں چاہتا تھا وہ اب کچھ کھانے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے

"کیا کھانا ہے " شازل نے مینیو کارڈ دیکھتے ہوئے کہا

"میں نے گو لگپے چاٹ پیزا برگر اور ساتھ کولڈ ڈرنک اور آئس کریم بھی " شازل اس کی سپیڈ دیکھتے ہوئے مسکرایا وہ اسے صرف گھر کا بنا کھانا ہی کھانے دیتا تھا اس لیے وہ آج سب کھانا چاہتی تھی

"نہیں ابھی ڈاکٹر نے ایسی چیزیں کھانے سے منع کیا یہ سب نہیں کھا سکتی " اس کے کہتے ہی نورالعین کا منہ بن گیا

"پلیز لے دیں اتنے دن سے کچھ بھی نہیں کھایا آپ بہت پابندی لگا رہے ہیں مجھ پہ " اس نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا

"اچھا چلو ایک چیز کھا سکتی ہو بتاؤ" اس کو کچھ ترس آیا ہی گیا اس پر

"گو لگیے----- اور ساتھ آئسکریم بس" شازل کو اس کی بات مانی ہی پڑی

اگلے دن نورالعین کی آئسکریم کھانے کی وجہ سے آواز بند ہو چکی تھی لیکن وہ صبح سے چپ تھی کہ شازل کو پتا چل گیا تو ڈانٹے گا

شازل نے صبح اسے ناشتہ کروا کے میڈیسن دی اور اس نے چپ کر کے لے کی اسے خیرانگی ہوئی کہ اس نے بحث نہیں کی کیونکہ آج سنڈے تھا اس لیے وہ گھر ہی تھا وہ نوٹ کر رہا تھا کہ وہ صبح سے چپ چپ ہے اسے لگا شاید وہ اسے اگنور کر رہی ہے پر کیوں وہ اسے نہیں پتا تھا

"نور تم مجھے کیوں اگنور کر رہی ہو مجھ سے اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو ایم سوری" اس کے اس طرح بغیر غلطی معافی مانگنے پر اسے شازل پر بہت پیار آیا

"نور میں تم سے بات کر رہا ہوں نہ کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ" اس نے فکر مندی سے پوچھا

"میرا گلا خراب ہے اسلیے چپ ہوں" اس نے لڑکھڑاتی آواز سے کہا

"اور کھاؤ آنسکریم تمہیں پتا ہے نہ تمہاری طبیعت خراب ہو جاتی ہے پھر کیوں زد کرتی ہو -----
-- چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگا

"نہیں اب میں بہتر ہوں آپ پریشان نہ ہوں اور مجھ سے ناراض بھی" اس نے سر جھکاتے کہا

"میں تم سے ناراض نہیں ہو سکتا پہلے بھی بتایا تھا" نورالعین مسکراہی

سب گھر والے اس کا بہت خیال رکھتے تھے اسے کوئی کام نہیں کرنے دیتے تھے اور شازل نے تو صبح معنوں میں اسے پلکوں پہ بیٹھایا ہوا تھا کبھی سب کا اتنا پیار دیکھ کے اس کی آنکھیں بھیگ جاتی کی یہ اس کے صبر کا پھل ہے

"چچی آپ کیا کر رہی ہیں" وہ کوٹر بیگم کے کمرے میں آہی تو وہ پرانی تصویریں دیکھ رہی تھی

"آج حیا ہوتی تو وہ کتنا خوش ہوتی نہ یہ سن کر کہ وہ خالہ بننے والی ہے" انھوں نے اداسی سے کہا

"آپ اداس مت ہوں میں بھی تو آپ کی بیٹی ہوں نہ" اس نے انہیں گلے لگاتے ہوئے کہا

"کیا کر رہی ہو حیا" نورالعین نے اسے کچھ پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا

"کچھ نہیں ناول پڑھ رہی تھی"

"اچھا"

"تمہیں پتا ہے اس ناول میں ہیروئن میں اس کی دوست مر جاتی ہے تو وہ اپنی بیٹی کا نام اپنی دوست کے نام پر رکھتی ہے کیا اگر تم سے پہلے چل بسی تو تم بھی اپنی بیٹی کا نام حیا رکھو گی " اس نے التجاہی آنکھوں سے پوچھا

بکو اس نہ کیا کرو تم ایسا کرنا خود میری بیٹی کا نام رکھنا اور میں تمہاری

"ہاہاہاہاہا ٹھیک ہے " وہ دونوں ہسنے لگی

نورالعین کو اس کی باتیں یاد آتے ہی وہ وہاں سے اٹھی وہ ایک قسم کی بھاگتی ہوئی کمرے میں گئی

"نور میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ آرام سے چلا کرو " شازل نے اس کو بھگتے ہوئے آتے دیکھا تو بولا

"شازل "

"جی زوجہ " اس نے پیار سے کہا

وہ کیا ہم اگر میرا مطلب " اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے بولے

" ادھر دیکھو میری طرف " نورالعین نے اس کی طرف دیکھا " کیا کہنا ہے بتاؤ "

" اگر ہماری بیٹی ہوئی تو ہم اس کا نام حیا رکھ سکتے ہیں " اسنے پوچھا پہلے شازل اس کی بات پر حیران ہوا لیکن وہ جانتا تھا وہ اور حیا ایک دوسرے کھ کتنا قریب تھی

" جی ضرور کیوں نہیں ہم اس کا نام حیا ہی رکھیں گے " نورالعین مسکراہی

اگلے دن ابیہ اور داہم کا نکاح تھا فنکشن شاہ حویلی میں ہی رکھا گیا تھا شازل نے ایک بھائی کا فرض ادا کرتے ہوئے سارے انتظامات خود دیکھے تھے کیونکہ حارث جب سے باہر گیا تھا اس نے اپنے گھر والوں کی کوئی خبر نہیں لی تھی

" عینا ابیہ پارلر چلی گئی ہے تم نے کب جانا ہے " کوثر بیگم نے پوچھا

"چچی جان میں گھر پر ہی تیار ہو جاؤں گی " وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

وہ تیار ہو چکی تھی لیکن شازل کی ہدایت کے مطابق وہ کمرے میں تھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اس نے گلابی اور کالے رنگ کے نفیس سے کام والے کمیز شلوار پہنے ہوئے تھے بالوں ساہیڈ چوٹیا کی ہوی تھی اور بالکل ہلکا سا میکاپ کیا ہوا تھا وہ آئینے میں کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی جب شازل اندر آیا وہ پہلے دروازے میں ہی کھڑا ایک ٹک اسے دیکھتا رہا پھر اس کے پاس آئے

"شازل اپ اتنے لیٹ کیوں آئے ہیں جلدی سے ریڈی ہو جاہیں میں نے آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں ----- مجھے بتائیں میں کیسے لگ رہی ہوں " اس نے آتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی

"بیگم سانس لے لو ----- میں نیچے انتظامات دیکھ رہا تھا نہ اور آپ ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت لگ رہی ہیں کسی سلطنت کی شہزادی کی طرح ----- میں چیخ کر اوں پھر نیچے چلتے ہیں "

وہ کہہ کر کپڑے بدلنے چلا گیا کچھ دیر بعد وہ باہر آیا اس نے کالے رنگ کے کمیز شلوار پہنے رکھے تھے اور ساتھ سفید رنگ کی شال وہ بھی بہت ہینڈسم لگا رہا تھا

"چلے" اس نے نورالعین سے پوچھا وہ جانے لگا جب اس کی نظر نورالعین کے جوتوں پر گئی

"رکو ---- بیگم خد کرتی ہیں اس کنڈیشن میں آپ نے ہیلز پہنی ہوئی ہیں یہاں بیٹھو" وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر چاگیا واپس آیا تو اس نے سادے سینڈلز اٹھاتے ہوئے تھے پھر خود ہی اس کی ہیلز اتار کر اس دوسرے جوتے پہناہے

"اب ٹھیک ہے چلو ---- اور خبر دار جو کچھ الٹا سیدھا کھایا تو"

کچھ دیر بعد نکاح ہو گیا ابیہ اور داہم دونوں نے ہی سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے دونوں ہی بہت خوش نظر آ رہے تھے

"چچی جان نور کہاں ہے" شازل کافی دیر سے دیکھ رہا تھا وہ نہیں ہے

بیٹا وہ کی رہی تھی کہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک اس لیے میں نے کیا کہ کمرے میں آرام کر لے

"کیا" اس نے سننا تھا کہ بھاگ کر کمرے میں گیا نورالعین جس نے مشکل سے احمد سے کہہ کر مختلف قسم کی چیمپس بسکٹ جیسی مختلف چیزیں مزے سے کھا رہی تھی کسی کی آہٹ سے جلدی سے سب بیڈ کے نیچے رکھ دیا لیکن اس کا منہ ابھی بھی کھانے سے بھرا ہوا تھا شازل کو دیکھ کر وہ وہی پر فریز ہو گئی

کیا ہوا تمہیں تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا ایسے ہی اگئی کہاں پین ہو رہا ہے "وہ اس کے ہاتھ پکڑے فکر مندی سے پوچھنے لگا"

"نورالعین تو تو گئی آج کس نے کہا تھا اتنا سرا ٹھوس لو آف اللہ جی آج بچا لے " وہ شازل کو دیکھتے سوچ رہی تھی

"تم بول کیوں نہیں رہی ہو زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلے" وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا دوسری طرف منہ کر کے چبانے لگی پھر جلدی سے گلاس میں پانی ڈال کر پیسا گہرا سانس لے کر شازل سے مخاطب ہوئی

"نہیں شازل اب میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں" شازل کو اس کی خرکتیں بہت ہی عجیب لگ رہی تھی لیکن پھر بھی اس کے کہنے پر مطمئن ہو گیا

"میری شہزادی اٹھو چیخ کر کے سو" اس کے کہنے پر وہ اٹھ کر چلی گئی شازل کے پاؤں کے ساتھ کچھ ٹکرایا اس نے بیڈ کے نیچے دیکھا

نورالعین واشروم سے باہر نکلی اس نے دیکھا شازل اسے ہی گھور رہا ہے وہ کافی وقت کھڑی اسے دیکھتی رہی

"کی کیا آپ مجھے اس طرح کیوں گھور رہے ہیں"

"یہ کیا ہے" اس نے سب اٹھا کر اس کے سامنے رکھے ان کو دیکھتے ہیں نورالعین کی آنکھیں پھیل گئی

"شازل شاید مجھے چچی جان بلا رہی ہیں" وہ بہانہ بنا کر باہر جانے لگی

"اچھا مجھے تو آواز نہیں آہی" وہ اس کے قریب جاتے بولا

نور میں تمہارے بھلے کے لیے ہی کہتا ہوں کب چھوڑو گی یہ بچوں والی چیزیں-----چلو جلدی سے بتاؤ کس نے لا کر دیا تمہیں یہ سب

"نہیں آپ اسے ڈانٹے گے"

"اور کون ہے احمد نے ہی لا کر دیا ہو گا"

"شازل پرامس میں اب ایسا کچھ نہیں کھاتی لیکن آپ اسے کچھ مت کہنا میں نے ہی ضد کی تھی " وہ اس کا بازو پکڑے اسے منارہی تھی

"تم بہت بے بس کر دیتی ہو مجھے ----- چلو سو جاو بہت دیر ہو گئی ہے "

"مجھے آپ سب سے بہت ضروری بات کرنی ہے " ہال میں سب موجود تھے سوائے نورالعین کے جب شازل نے سب کو مخاطب کیا

"کیا بات " شاہد صاحب نے متوجہ ہوتے ہوئے کہا

"وہ مجھے کچھ مہینوں کے لیے ایک کیس کے سلسلے میں دوسرے شہر جانا ہے اور میں وہ " اور کچھ بولتا جب کوثر بیگم نے اس کی بات کاٹی

"شازل یہ کیا بول رہے ہو تم عینا کو اس خالت میں اس کو ابھی سب سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے "

"میں جانتا ہوں لیکن میرا جانا ضروری ہے اور اس کا خیال رکھنے کی لیے آپ سب بھی تو ہیں " وہ ان کو پاس بیٹھتا پیار سے سمجھا رہا تھا

"لیکن عینا نہیں مانے گی تمہیں پتا ہے وہ تم سے کس قدر اٹیچ ہو چکی ہے " اس بار شاہد صاحب بولے

"اسے میں منالوں گا " وہ کہہ کر کمرے میں چلا گیا اس نے دروازہ کھولا تو اس کی زندگی سامنے کوہی ڈرامہ میں کھوہی ہوئی تھی اسے شازل کے آنے کی بلکل بھی خبر نہیں ہوئی شازل نے کھانستے ہوئے اسے خود کی طرف متوجہ کیا

"شازل اپ کب آئے سوری مجھے پتا نہیں چلا " وہ اسکے پاس جاتے اس گلے سے لگایا یہ اسکی روز مرہ عادت تھی وہ روز اسے جانے سے پہلے اور واپس آکر ایسے ہی گلے لگاتا تھا

"کوہی بات نہیں طبیعت ٹھیک ہے نہ " وہ پیار سے گویا ہوا

"جی"

"ادھر او" وہ بیڈ پر بیٹھتے اس اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا

"میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے آرام سے سننا" نورالین متوجہ ہوئی

"مجھے کیس کے سلسلے میں دوسرے شہر جانا ہے بہت ضروری ورنا اپنی نور کو چھوڑ کے کبھی نہ جاتا
"اس نے جیسے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ ڈالی

"شازل یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں آپ کو نہیں جانے دوں گی" اس نے شازل کو اس کو بازو
سے پکڑتے بولا جیسے وہ ابھی ہی کہیں بھاگ جاہے گا

"جانا بہت ضروری ہے نہ اتنے سارے بچوں کی جان خطرے میں ہے کیا تم چاہتی ہو ان معصوم
بچوں کو کچھ ہو جاہے" اس نے نورالین کا چہرہ سامنے کرتے اسے پیار سے سمجھایا

"اپ مجھے بھی ساتھ لے جاہیں"

"میں وہاں تمہیں ٹائم نہیں دے سکوں گا تمہارا خیال کون رکھے گا آہی پراس میں جلدی انے کی کوشش کروں گا"

"کب جانا ہے"

"صبح ----- اچھا مجھے بتاؤ تمہیں نے کھانا کھا لیا" نورالعین اس کے جانے کے لیے ماں گئی تھی شازل کے منع کرنے کے باوجود اس نے شازل کی ساری پیکنگ خود کی تھی صبح شازل جلدی تیار ہو گیا تھا وہ سب سے مل چکا تھا جب اس کی نظر کونے میں کھڑے اس کی روندوں بیوی پر پڑی وہ اس کے پاس گیا

"نور میری شہزادی ایسے روتی رہو گی تو میں کیسے جا سکوں گا" شازل نے اس کے انسو صاف کرتے کہا

"آپ جلدی آجاہیں گے نہ"

"جی میں پوری کوشش کروں گا-----چلو اپنے انسوں صاف کرو" اس نے اسے گلے لگایا اس کی بھی آنکھیں نم تھی کیونکہ وہ بھی اس سے زیادہ دور نہیں رہ سکتا تھا اس نے اس خود سے الگ کیا

"اپنا اور بیبی کا بہت سارا خیال رکھنا میں جلدی واپس آ جاؤں گا" وہ اسے کہتے چلا گیا

وقت اسی طرح گزرتا گیا نورالعیین کا گھر والے بہت خیال رکھ رہے تھے لیکن اسے شازل کی کمی پھر بھی بہت زیادہ محسوس ہوتی تھی وہ دونوں فون پر بات کرتے تھے لیکن نورالعیین آدھے سے زیادہ وقت روتے ہوئے گزار دیتی اس لیے شال اس بہت کم فون کرتا تھا سب سے بات کرتے وقت نورالعیین کی طبیعت کا ضرور پوچھتا تھا اس کے علاوہ بھی وہ ان سے دور ہوتے ہوئے بھی ایک پل بھی خویلی والوں سے باخبر نہیں تھی ان سب میں ہی اس کی جان بستی تھی

وہ ابھی شاہد صاحب سے بات کر رہا تھا شازل نے سب کو بتایا کہ وہ صبح واپس آ رہا ہے جس کی وجہ سے سب بہت خوش تھے لیکن نورالعیین اس بات سے انجان تھی شازل نے ہی سب کو منع کیا تھا اسے بتانے سے وہ اسے سرپرہیز دینا چاہتا تھا

نورالعیین کی رات کو اچانک طبیعت خراب ہو گئی جس کی وجہ سے سب اسے لے کر ہسپتال چلے شازل نے خویلی میں قدم رکھا اسے بالکل خاموشی نے ان گھیرا وہ جلدی سے ایک ملازمہ کے پاس گیا

"سب لوگ کہاں ہیں" اس نے پریشانی سے پوچھا

"وہ صاحب چھوٹی بی بی کی رات کو طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لیے سب" اس کا جملہ ابھی منہ میں ہی تھی جب شازل پیچھے کی طرف بھاگتا گاڑی کی طرف گیا اسے پتا تھا وہی کس ہسپتال گئی ہو گے وہ ریش ڈرائیونگ کرتے جلدی سے

سب پریشانی سے باہر انتظار کر رہے تھے جب ایک نرس ہاتھ میں چھوٹی سی گڑیا اٹھا ہے باہر نکلی سب سے پہلے احمد آگے بڑھ کر اسے گود میں لیا

"مبارک ہو بہت پیاری گڑیا ہے"

"نورالعین ٹھیک ہے" کوثر بیگم اس سے گویا ہوی

جی وہ بالکل ٹھیک ہیں کچھ دیر میں انہیں دوم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ مل لیجیے گا

"اما دیکھیں یہ کتنی پیاری ہے----- یہ تو بالکل شازل بھاہی جیسی ہے----- پر یہ تو بہت چھوٹی ہے کہیں میرے ہاتھ سے پھسل ہی نہ جاہیں----- شازل بھاہی میرا کچومر بنا دیں گے" اس نے وہ ننھی سی جان کوثر بیگم کو دے دی وہ سچ میں ہی پوری شازل کی کاپی لگ رہی تھی سب اسے دیکھ بہت خوش تھے خویلی میں بہت سے بکرے زبج کروائے گے نورالعین کو کمرے میں شفٹ کر دیا تھا اسے ہوش آیا اس نے اپنی بیٹی سے بہت سارا پیار کیا لیکن پھر گہری نیند میں چلی گئی

شازل نورالعین کا پوچھ کے بھاگتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف آیا پھر رک کے گہری سانس لیتے اندر داخل ہوا سامنے ہی وہ ساری دنیا سے باخبر لیٹی ہوی تھی کمرے میں چچی جان احمد ہی تھے وہ

چلتا ہوا پہلے نورالعین کے پاس آیا وہ اس کے پاس بیٹھتے اسے سر پر پیار کیا پھر سامنے دیکھا آواز
 قدموں کے ساتھ بے بی کاٹ کا رخ کیا گلابی مخملیں کمبل میں لپٹا ہوا وہ ننھا وجود گہری نیند میں تھا
 وہ اپنی جگہ ساکت سا کھڑا رہا احساسات عجیب ہونے لگے تھے اس نے ہمت کرتے ہوئے بے حد
 احتیاط سے اسے اٹھالیا نگاہیں اس کے پیارے سے چہرے پر جمی رہے گئی اس اپنے بازوؤں میں
 اٹھاتے اسے اس قدر سکون محسوس ہوا کہ وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا باپ بننے کا احساس
 اس قدر خوبصورت تھا کہ شازل کی آنکھوں سے ایک آنسوؤں نکلتے اس ننھے وجود کے چہرے پر گرا
 وہ بالکل اس جیسا تھا شازل نے شدت سے چاہا کہ وہ اس کی آنکھوں کا کلر دیکھیں
 کوثر بیگم اور احمد بھی اس دیکھ مسکرا رہے تھے شازل نے اس کے ماتھے پر پیار کیا اس کی بیڑی کی
 چھن سے اس نے گلہ پھاڑ رونا شروع کر دیا کچھ ہی دیر میں نرس اسے لے گئی
 شازل --- وہ جو ابھی ہی نیند سے اٹھی تھی بند آنکھوں کے ساتھ ہی شازل کا پکارا وہ الگ بات
 ہے کہ وہ اس چیز سے لاعلم ہے کہ شازل اس کے پاس ہی کھڑا ہے شازل اس کی پکار سن کے فوراً
 اس کے پاس آیا

نور میں ادھر ہی ہوں کچھ چاہیے تو نہیں ----- ارام سے " اس نے اسے بیٹھنے میں مدد کی
نورالعین نے دیکھا وہ اسے ہی دیکھے جا رہا ہے نورالعین نے اپنی نظریں جھکالی

"مجھے بتاؤ میں کس طرح تمہارا شکریہ ادا کروں تم نے مجھے اتنا انمول اور خوبصورت تحفہ دیا مجھے
الفاظ نہیں مل رہے میری زندگی " وہ اس کے ہاتھ پکڑے پیار سے پوچھ رہا انکھیں ابھی بھی نم تھی

"کیا ہوا ----- ناراض ہو " وہ اسے خاموش دیکھ پھر سے گویا ہوا

"میں نے بہت مس کیا آپ کو "

"ای نو ---- میں نے بھی اپنی شہزادی کو بہت مس کیا "

"آپ نے بیٹی دیکھی ہماری " اس نے اچانک سے پوچھا

"ہم بہت پیاری ہے نہ بالکل اپ کی طرح پری جیسی " وہ اس کا ناک کھینچنے ہوئے بولا

"پر سب تو کہہ رہے تھے کی پوری شازل کی کاپی ہے "

"ہاہا ---- ایسا ہے کیا " اس نے اسے گلے لگایا

"تھینکیوں سوچ نور میری زندگی پوری کرنے کے لیے میری زندگی میں کسی فرشتے کی طرح آہی اور مجھے سنوار دیا تم نے تھینکیوں سوچ ہر اس پل کے لیے جس وقت تم میرے ساتھ تھی "

نورالعین کو کچھ دنوں میں چھٹی مل گئی تھی سب کے نامپوچھنے پر شازل اور نورالعین دونوں نے ساتھ حیا کا نام لیا کوثر بیگم نے پٹ سے ان کی طرف دیکھا پھر پاس آ کر اس کو اپنی گود میں اٹھایا

"میری حیا " وہ نم آنکھوں سے مسکراہی

کچھ سال بعد

"نانو بابا کے پاس جانا ہے " کوثر بیگم کب سے اس کی منتیں کر رہی تھی کہ کچھ کھالے لیکن وہ تو بس بابا ہی کر رہی تھی

"میرا بچہ پہلے یہ ختم کرو وہ کام کام سے گئے ہیں ابھی آجائیں گے "

"نو نو " وہ اب باقاعدہ رونا شروع ہو گئی تھی تب ہی اسے نورالعین اندر آتی نظر آہی وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس گئی

"کیا ہوا میری جان آپ اس طرح کیوں رو رہی ہیں " نورالعین نے پریشانی سے پوچھا

نانو مجھے بابا کے پاس نہیں لے کے جا رہی " اس نے ہچکیوں سے بات بتائی

"بابا سے ابھی بات ہوئی ہے میرا بچہ وہ آرہے ہیں " وہ اسے لیے اپنے کمرے میں آہی اور مشکل سے بہلاتے ہوئے اسے کھلانے لگی وہ شازل کے ساتھ حد سے زیادہ اٹیچ ہو چکی تھی

"بابا ابھی تک کیوں نہیں آئے نور"

"حیا میں نے کتنی بار بولا ہے مجھے ماما بولا کریں"

بابا بھی تو آپ کو نور بولتے ہیں پرنسز شہزادی روشنی اتنے زیادہ نیمز ہیں آپ کے اس نے بازوؤں کو پھیلاتے ہوئے اتنے کو لمبا کر کے کہا

"اف خود سے بڑی باتیں کرتی ہو تم"

"بابا کیوں نہیں ہے" اس نے پھر سے اس کا دھیان اپنی بات کی طرف کیا

بیٹا بابا کو بہت سارے کام ہوتے ہیں نہ اسی لیے دیر ہو جاتی ہے

میرے بابا تو بہت بریو ہیں ہیں نہ

"جی بہت زیادہ"

"وہ کبھی روتے بھی نہیں ہیں" نورالعین نے اسے خیرت سے اسے دیکھا جو نجانے کہاں کہاں سے سوال نکال لیتی تھی

"نہیں وہ بھی روے تھے"

"کب"

"جیسے بابا آپ سے دور جاتے ہیں تو آپ روتی ہو نہ اسی طرح جب ماما بابا سے دور ہو گئی تھی تب وہ بھی روے تھے"

"وہ مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں" اس نے فوراً سے کہا وہ اسے لے کر بہت پوزیسو تھی نورالعین کو شازل کے پاس بیٹھا دیکھ فوراً ان کے درمیان آکر بیٹھ جاتی

"جی نہیں وہ مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں" نورالعین نے بھی اتراتے ہوئے کہا

مجھ سے

"جی نہیں مجھ سے" ان دونوں کی نوک جھوک شروع تھی جب شازل دروازے سے اندر داخل

ہوا

با-----با حیا فوراً سے بھاگ کر اس کی ٹانگوں سے چپک گئی شازل نے اسے اٹھا کر گھمایا اور

بہت سارا پیار کیا

"یہ بابا کی جان" اس کی ساری تھکن کہیں اڑن چھو ہو گئی تھی

I missed you so much baba

اس نے اس کے گلے لگتے کہا

Baba missed you to my doll

اس نے اسے کہا پھر دھیان نور کی طرف گیا تو اسے بھی گلے لگایا

"بابا آپ سب سے زیادہ کس سے پیار کرتی ہیں" اس نے جیسے ہی دیکھا وہ نورالعین کے پاس گیا فوراً اس کا چہرہ اپنے نازک ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کیا

"آپ کی ماما سے" اس نے نورالعین کی طرف دیکھتے کہا جب اپنی بیٹی کے مرجھائے چہرے کی رفتار دیکھ کر بات سمجھ گیا

"نہیں بیٹا بابا سب سے زیادہ اپنی حیا سے پیار کرتے ہیں" اس نے فوراً تصحیح کی

I love you baba

I love you to meri jan

شازل نے اس کے ماتھے پر پیار کرتے کہا
"میں کھانا لے اوں آپ کے لیے" نورالعین نے شازل سے پوچھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ حیا اب
شازل کی جان نہیں چھوڑنے والی

"نہیں بس کافی بنا دیں" نورالعین اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی

"آپ ابھی تک سوہی کیوں نہیں" اس نے حیا کو بستر پر لیٹاتے کہا

"آپ مجھے اچھی سے سٹوری سناہیں پھر میں سو جاؤں گی"

"آپ ماما سے بولتی نہ"

"ماما غصہ کرتی ہیں" اس نے شکایت لگائی

"آپ ان کو بہت تنگ کرتی ہو اسی لیے کرتی ہیں ورنہ تو آپ کی ماما آپ سے بہت پیار کرتی ہیں"

"بابا" وہ شازل کے بازو پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ چہرہ اس کے سینے پر تھا اس نے چہرہ اٹھاتے ہوئے

اسے پکارا

"جی بابا کی جان" وہ پیار سے بولا

"مجھے بھی بھائی چاہیے میری سب فرینڈز کے پاس بھائی ہے صرف میرے پاس ہی نہیں ہے" وہ اداسی سے اسے اپنا مسئلہ بتا رہی تھی

"ہاہا --- کرتے ہیں آپ کے بھائی کا انتظام" شازل سے باتیں کرتی کرتی اس کے سینے پر سر رکھے نیند کی وادیوں میں پہنچ چکی تھی

نورالعین کمرے میں داخل ہوئی اسے اس کے اوپر ایسے سوئے دیکھ مسکراتی ہوئی شازل کے پاس آ کر اس کو کافی دی

"آہ باپ بڑی کا پیار " اس نے اسے شازل کے اوپر سے اٹھا کر سیدھا لیٹاتے ہوئے کہا حیا ایسے ہی کرتی

"اپ جیلس ہو رہی ہیں "

"ارے میں کیوں جیلس ہوں گی -----دن بھر کی میری شکایتیں لگاتی لگاتی سو گئی ہو گی
چغل خور کہیں کی "

ہاہا نہیں ایسی بات نہیں ہے بس وہ اپنے باپ سے کچھ چھپاتی نہیں ہے -----اور آج تو وہ
کچھ مانگ رہی تھی مجھ سے

"کیا "

"خود ہی پوچھ لینا اس سے صبح "

"آپ سے کہی گی بات کہیں وہ مجھے بتا ہی نہ دے"

جانہ کعبہ کے سامنے ہیں وہ تینوں بیٹھے تھے شازل اور نورالعین کی آنکھیں نم تھی کیونکہ وہ اس پاکیزہ جگی بیٹھ کر جتنا ہی اپنے رب کے کا شکر کرتے کم تھا دونوں نے ہی مشکل وقت دیکھا تھا لیکن اللہ پر پورا یقین تھا اسی لیے آج انہیں زندگی مکمل لگ رہی تھی شازل کو گود میں بیٹھی حیا معصوم چہرے سے کبھی اپنی ماں کو دیکھتی تو کبھی باپ کو نورالعین اللہ سے بہت سارا شکریہ ادا کر کہ نم آنکھوں سے شازل کو کاندھے پر سر رکھے خانہ کعبہ کو دیکھنے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد